اصلی

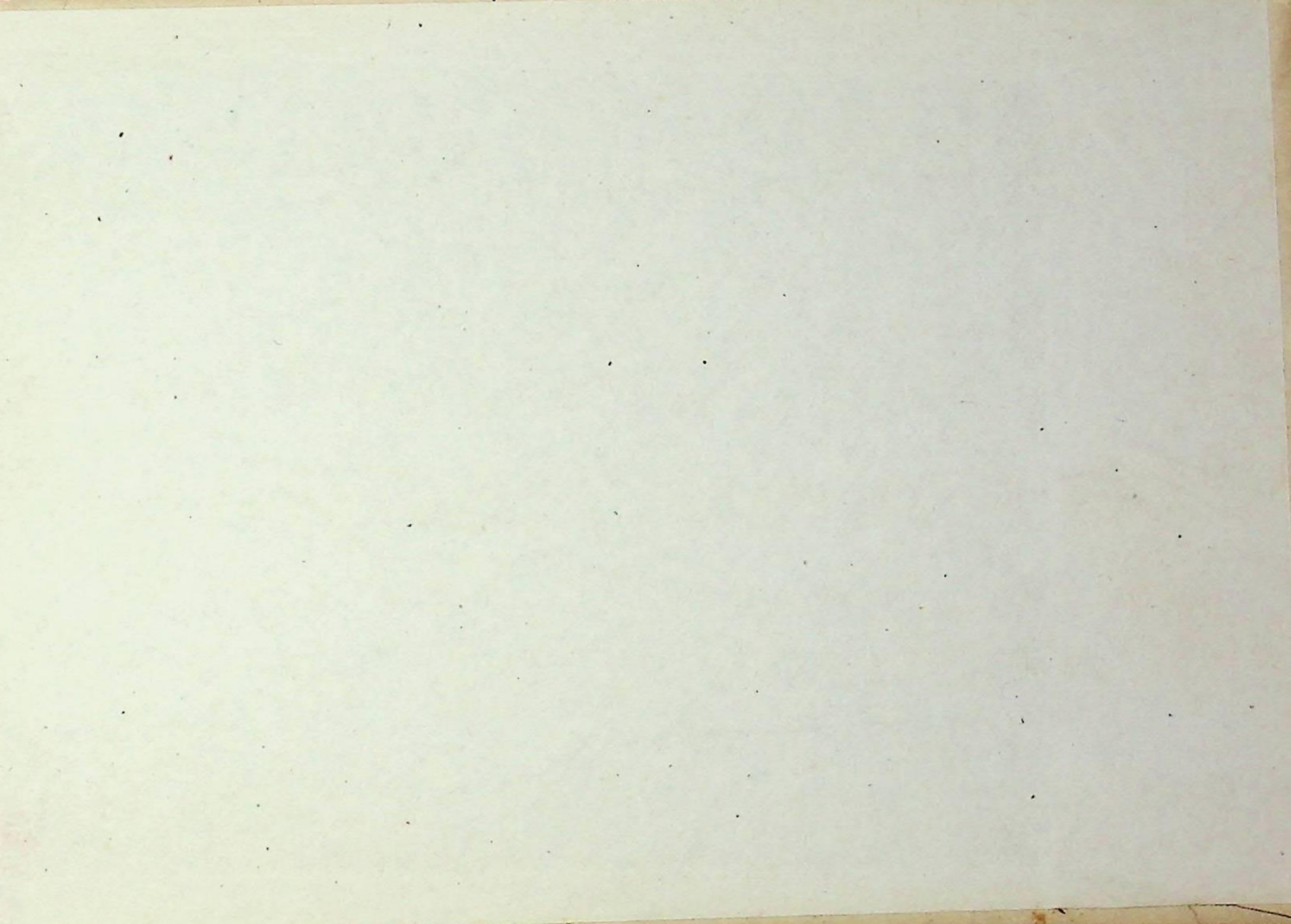


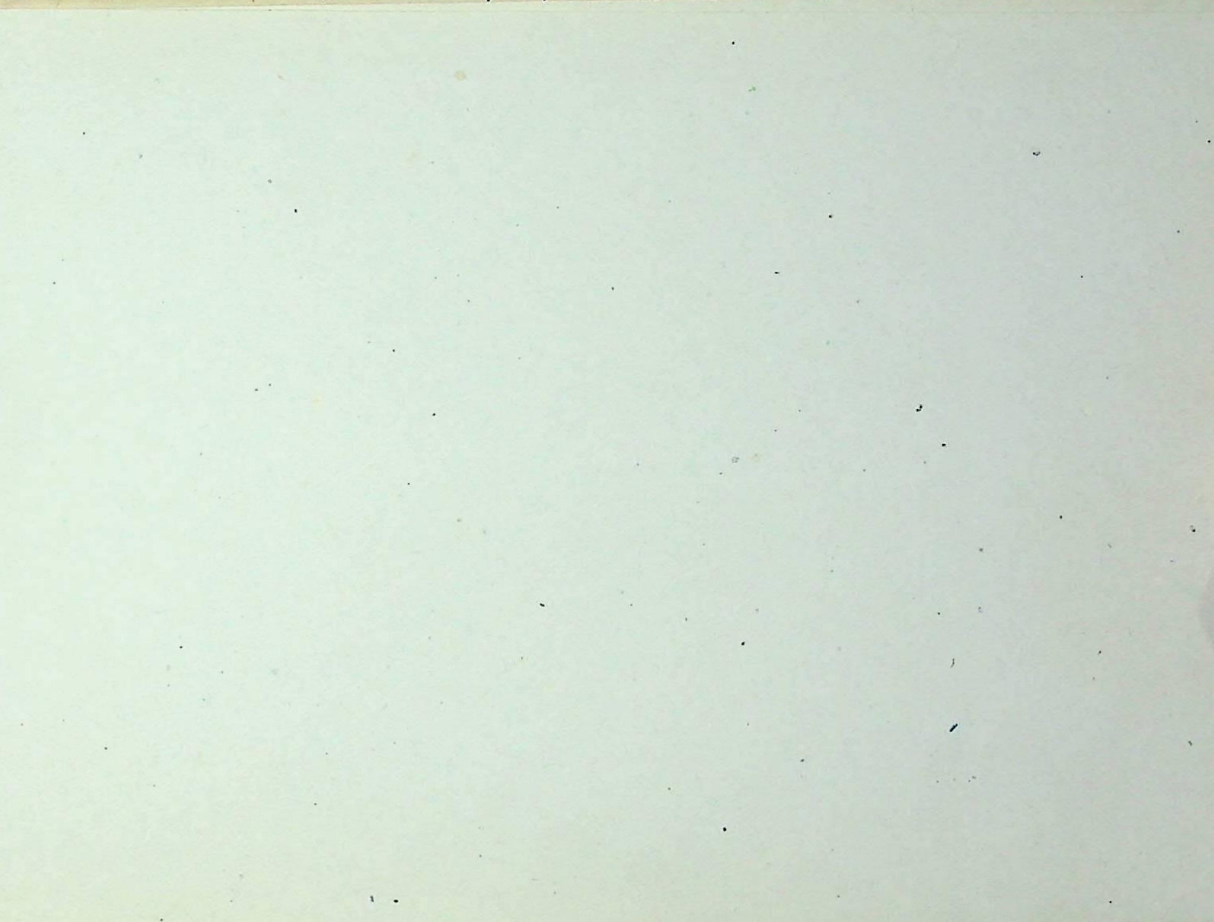
شریمد بھگوت گیتا

معہ مہاتم

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی

Rs 50/-





D



شری کرشن اور کورو پانڈو



دھرم یدھ میں وجے یا مرمٹنا تخت یا تختہ

ہا ہا ہا ہا ہا ہا (دروپدی اپنے محل کے جھروکے میں زور سے قہقہہ لگاتی ہے اور دُریودھن کی طرف مخاطب ہو کر زور سے کہتی ہے) ''اندھوں کی اولاد اندھے ہی ہوتے ہیں۔''

قہقہہ دریودھن نے بھی سُن لیا اور اپنی بھابھی کا طعنہ خیز قہقہہ دریودھن کے کانوں سے داخل ہو کر دِل کے اس کونے تک جا پہنچا جہاں کہ بدلہ لینے کی بھاؤنا کی جوالا بھڑک اٹھتی ہے۔ سوچتا ہے۔ دروپدی سچّی بھی ہے آنکھیں ہوتے ہوئے مجھے یہ نہ پتہ چل سکا کہ یہ تالاب نہیں بلکہ ایسا دِکھائی پڑتا ہے۔ اس میں صاف سُتھرا ٹھنڈا پانی گہرائی تک نہیں بھرا ہوا بلکہ شیشے سے بنا ہوا میدان کا ایسا ٹکڑا ہے جو تالاب دکھائی پڑتا ہے۔ جس میں پانی صاف سُتھرا اور ٹھنڈا گہرا بھرا معلوم ہوتا ہے۔ یہی حال بُھلیّاں جو میرے بھائی پانڈوؤں نے تعجّب خیز بنا رکھی ارجن وغیرہ مجھے یہی تو دکھانے کیلئے یہاں لائے ہیں۔ کاش میں اِس تالاب میں ہاتھ مُنہ دھونے کیلئے جوتی کھول کر

کِنارے پر نہ بیٹھتا اور شرمندہ نہ ہوتا، نہ ہی بھابی دروپدی اُس پر قہقہہ لگا کر میرے پتاجی کے اندھاپن کی طرف اِشارہ کر کے اُن کی اولاد جو کہ میرے جیسا بادشاہ اور میرے بھائی ہیں انھیں اندھا کہہ پاتی۔ ارجن: (دریودھن سے) آؤ بھائی صاحب! جُوتی پہن لو یہ تو شیشے کی دھرتی ہے جو ہم نے تالاب کی مانند بھُول بھلیاں سی بنائی ہوئی ہیں۔ اس کے اُوپر سے آپ بخوبی چل پھر سکتے ہیں۔ یہی دکھانے کے لئے تو آپ کو ہم نے بلاوہ دیا ہے۔ آؤ آگے چلیں۔

دریودھن:۔ (شرمندگی سے جوتی پہنتا ہے۔ ارجن وغیرہ کے ساتھ اُن کی بنائی بھُول بھلیوں کے آگے سیر کرنے لگتا ہے۔ واہ کیا ہی بڑی دیوار ہے۔ اتنی بڑی بھیانک دیوار یہ تم نے کیسے بنائی ہوگی؟ دروازہ بھی اس میں بہت عالیشان لگا رکھا ہے۔ جس کا دُنیا میں کوئی ثانی نہ ہو۔ واہ دروازہ کھُل گیا اور اس کے پار کیا ہی عالیشان باغ باغیچے لگے ہوئے ہیں۔ یہ تو واقعی آپ نے سُرگ بنا رکھا ہے۔" اُتاولا ہو کر مُنہ سے پُکار اٹھتا ہے۔

"اگر فردوس بر زمیں است۔ ہمیں است وہمیں است وہمیں است" اَرجن سے پوچھتا ہے۔ اَرجن کیا اس دروازے کے پار جو سُرگ دیکھ رہا ہوں اُس میں بھی کوئی بھُول بھلیّاں بنی ہوئی ہیں؟ اگر ہوں تو ذرا مجھے بتلا دینا تاکہ میری بھابی دروپدی جو سامنے جھروکے میں سے مجھے دیکھ رہی ہے۔ میرے پر قہقہہ نہ مار سکے۔" یہ کہہ کر فوراً آگے بڑھتا ہے اور دروازہ میں سے گزرنے لگتا ہے اور یونہی اس نے دروازے میں سے گزر کر سورگ میں پہنچنے کے

لئے قدم اُٹھایا۔ اُس کا ماتھا زور سے دیوار میں لگتا ہے اور چوٹ کھا کر ڈر کر پیچھے ہٹ کر شرمندہ ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔
درپدی :۔ ہاہاہاہاہاہا :۔ اندھوں کی اَولاد اندھے ہی ہوتے ہیں۔ یہ آواز سامنے جھروکے میں سے درپدی کی تھی جو دریودھن کی دِل کی حالت کو چیڑ پھاڑ کا کام کر گئی۔
ارجن :۔ مہاراج ذرا سنبھل کر چلیئے یہ کوئی دروازہ تو نہیں تھا یہ تو ایسا بھُول دینے کے لئے ہم نے بنا رکھا ہے یہ آپ دھیان رکھیں کہ آپ بھُول بھُلیاں میں پھر رہے ہیں۔
دریودھن :۔ کے (دل میں) درو پدی کا قہقہہ اب ناقابلِ برداشت ہے۔ اچھا بدلہ لُوں گا۔ درو پدی کو وہ سزا دونگا جو دُنیا یاد رکھے گی۔ (کہتا ہے) "ارجن بھیا میں تھک گیا اور واپس ہونا چاہتا ہوں (اور واپس ہو لیتا ہے)
دِل میں بھڑکی ہوئی جوالا لیکر دریودھن شاہی محلات میں واپس پہنچا اور زور سے اپنے بند کمرے نیں چلاتا ہے۔ "میں اس طعنہ اور مخول کا بدلہ درو پدی سے ضرور لوں گا" یہ کہہ کر سُوچ میں پڑ جاتا ہے اور سوچتا چلا تا جاتا ہے کہ یہ بدلہ کیسے لُوں؟
جُوا :۔ دریودھن نے کچھ دِنوں کے بعد پانڈوؤں کو بُلا کر شاہی محلات میں جُوا کھیلنے اور درپدی تک کو جیتنے کی دِلی سازش بنا کر پانڈوؤں کو جُوا کھِلانے میں راضی کر کے بڑے مکر و فریب سے جُوا کھیلا اور پانڈوؤں کا

راج پاٹ اور سمیت درروپدی کے سب کچھ جیت بیٹھا۔ پانڈوؤں کو چودہ ۱۴ سال کے بن باس کا حکم دیا اور درروپدی
کو سر کے بالوں سے پکڑ کر اُس کے جھروکے میں سے گھسیٹتے لاکر اپنے دربار میں حاضر کرنے کے لئے نوکروں کو حکم
دیتا ہے۔ جس سے نوکروں نے درروپدی کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا اور سر کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے لے آئے
اور روتی ہوئی دہاڑتی ہوئی درپدی کو دریودھن کے سامنے لا پیش کیا۔
دریودھن کے دل میں درروپدی کا چہرہ دیکھتے ہی بدلے کی بھاؤنا اور بھڑک اُٹھتی ہے اور انسانیت سے
گرا ہوا حکم دیتا ہے۔ "پانچوں پانڈوؤں کی اس عورت کو سارے دربار کے سامنے ننگی کردو۔"
یہ سُن کر درروپدی گھبرائی۔ گھبرائے ہوئے دل سے نکلی ہوئی سچی پکار بادلوں کو پھاڑتی ہوئی پرماتما کے دربار
کو جا ہلاتی ہے۔ درروپدی کی بے بسی میں نکلی ہوئی مُنہ سے ارداس پر بھگوان نے اُسے ننگی ہونے سے بچا کر
انسانیت کی جس طرح رکھشا کری اسے تمام دُنیا جانتی ہے۔ اگر چاہو تو مہابھارت میں پڑھو۔
پانچوں پانڈو یُدھشٹر۔ ارجن۔ بھیم۔ نکل۔ سہدیو ۱۴ سال کے بن باس کی سزا بھگتنے چلے جاتے ہیں اور
اور جنگلوں اُجاڑوں بیابانوں میں بھٹک بھٹک کر اپنا جیون بِتاتے ہیں۔ جس کا حال مہابھارت میں پڑھیئے۔
آخر کار جب وہ بن باس کی سزا کاٹ کر واپس آتے ہیں تو راجہ دریودھن ان کو ایک انچ بھی زمین

دینے سے انکار کرتا ہے، پانڈو اپنا حق غصب ہوتا دیکھ یُدھ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جیسا کہ دریودھن نے کہا کہ یدھ کر کے لے لو۔ ورنہ شانتی سے ایک انچ بھومی نہ دوں گا۔

یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ جب بڑی لڑائی چھڑتی ہو تو تمام دُنیا کے راجہ مہاراجہ کسی نہ کسی گُٹ میں شامل ہو ہی جاتے ہیں۔ کوروں اور پانڈوؤں کی فوجیں آمنے سامنے آجاتی ہیں۔ کوروکشیتر کا میدان۔ میدانِ جنگ بنتا ہے۔ پانڈوؤں کی طرف کرشن بھگوان ارجن کا رتھوان بن کر مدد پر ہیں۔

یُدھ کے میدان میں ارجن یہ دیکھ کر کہ آج بھائی کا بھائی خون چُوسنے کو تیار کھڑا ہے۔ یُدھ کرنے سے انکار کرتا ہے اور مہاراج کرشن جو اس کے رتھوان ہیں اس کے دل اور آتمک دشا کے بھی رتھوان بن کر اُسے اُپدیش دے کر یُدھ کے لئے تیار کر لیتے ہیں۔ وہ اُپدیش ہی گیتا کا اُپدیش ہے اسکو گیتا کہتے ہیں۔





گیتا



پانچ ہزار سال سے زاید عرصہ گزر چکا جبکہ مہابھارت یُدھ کوروا ور پانڈوں کے دو دلوں کے درمیان کورُوکشیتر کے میدان میں ہوا تھا۔ دونوں طرفوں میں تائے چچیرے بھائی رشتہ دار ساتھی۔ کورُوجن شامل تھے ایک طرف سے راجہ دریودھن کورُوں کا سردار اور دوسری طرف سے ارجن جیسا بلوان یودھا میدان جنگ میں اپنی اپنی فوجیں لیکر ایکدوسرے سے ٹکّر کھانے کیلئے پہنچے۔ جنگ کی بنا پانڈوؤں کا اپنا راج پاٹ واپس مانگنا اور دریودھن کا انکار تھا۔ باقی کہانی کو دُنیا جانتی ہے۔ اگر چاہو تو مہابھارت جیسی بڑی پُستک میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس جنگ کے شروع ہونے میں گیتا ظہور میں آئی۔ گیتا ایک اُپدیش ہے جو کہ کرشن مہاراج نے جس کے نام سے سب دُنیا واقف ہے۔ ارجن جیسے کشتری بہادر یودھے کی دِل کی گرتی ہوئی حالت اور کرم دھرم سے دُور ہٹ رہی دِل کی حالت کو بندھانے اور اسن ناشوان دُنیا کی اور اس میں موہ پیار کی جھوٹی کہانی اور آتما پرماتما کی سچّی اور سچّی حالت کے بارے میں دیا۔ اس اُپدیش میں کرشن مہاراج نے جو گیان بڑھ چلا یہ آتمک گیان تھا جسکو رشی وید ویاس جی نے مہابھارت پُستک میں ۷۰۰ شلوکوں میں قلمبند کیا جنکو علیحدہ پُستک کی شکل دیکر گیتا کا نام دیا جا چکا ہے ہر انسان دُنیا کے چِنتا غم فکروں میں پھنس کر اور دُکھوں سے گھبرا کر مصیبتوں کا ٹاکرا نہ کر سکنے پر دل چھوڑ سکتا ہے۔ جسکو گیتا کا گیان ہو جائے وہ اس جیون کے پنتھ پر ثابت قدم چل دیتا ہے۔ اسلئے گیتا کی تعلیم ہر ایک انسان کیلئے ساجھی اور ضروری ہے۔ اِس میں ہندو مسلم سِکھ عیسائی کا کوئی بھید بھاؤ نہیں۔ گیتا کے زُمرہ میں سب میں خدا ایک کا نور ہے۔

گیتا کا اُپدیش!

پھر سولہ کلا سمپورن بھگوان کرشن چندر جی مہاراج نے ارجن کو وراٹ رُوپ دِکھاتے ہوئے مُکتی کا اُپدیش دیا۔ جس میں انسان کے فرائض ایشور کو پانے کے تین راستے۔ (۱) کرم یوگ (۲) بھگتی یوگ (۳) گیان یوگ بتائے جسے سن کر ارجن نے اِس مہایُدھ میں حصّہ لیا اور فتح پائی۔ مہرشی وید ویاس جی نے گیتا کو تمام شاستروں سے اتم کہا ہے۔ کیونکہ یہ بھگوان کرشن کی پوتر بانی ہے گاتری کا جاپ کرنے والوں کو تو صرف مُکتی ہی ملتی ہے۔ مگر گیتا کے جاپ سے جس کی آتما بھگوان میں سما جاتی ہے۔ اور وہ آواگون کے چکروں سے چھوٹ جاتا ہے۔

گیتا کا ترجمہ

ادھیائے	صفحہ	ادھیائے	صفحہ	ادھیائے	صفحہ	ادھیائے	صفحہ	ادھیائے	صفحہ	ادھیائے	صفحہ
پہلا ادھیائے صفحہ	9	چوتھا ادھیائے صفحہ	39	ساتواں ادھیائے صفحہ	57	دسواں ادھیائے صفحہ	75	تیرہواں ادھیائے صفحہ	97	سولہواں ادھیائے صفحہ	113
دوسرا " "	19	پنجواں " "	43	آٹھواں " "	63	گیارہواں " "	82	چودہواں " "	103	ستارہواں " "	119
تیسرا " "	29	چھٹا " "	50	نوواں " "	69	بارہواں " "	93	پندرہواں " "	108	اٹھارہواں " "	125



شریمد بھگوت گیتا

سینتالیس شلوک (۱)

پہلا ادھیائے

وِکھا دیوگ



جب کورو اور پانڈو مہابھارت کے یُدھ کو چلے تب راجہ دھرت راشٹر نے کہا کہ میں بھی یُدھ دیکھنے کو چلوں گا۔ تب ویاس دیوجی نے کہا۔ ہے راجن! تیرے تو نیتر نہیں ہیں۔ نیتروں بنا کیا دیکھو گے۔؟ تب راجہ دھرت راشٹر نے کہا۔ ہے پربھو دیکھوں گا نہیں تو سنوں گا تو سہی۔ تب ویاس دیوجی نے کہا۔ ہے راجن! تیرا جو سارتھی سنجے ہے۔ وہ میرا شاگرد ہے۔ جو کچھ مہابھارت کے یُدھ کی لیلا کوروکشیتر میں ہوگی، سنجے تم کو ہی سُنا دے گا۔ جب ویاس دیوجی کے کمل مکھ سے یہ وچن سُنے تب سنجے نے شری ویاس دیوجی کے چرنوں کو نمسکار کیا اور ہاتھ جوڑ کر ونتی کی ہے پربھوجی! مہابھارت کا یُدھ دھرم چھیتر کوروکشیتر میں ہوگا اور ہستنا پور میں کیسے جاؤں گا اور راجہ کو کس طرح کہوں گا۔ جب اس طرح سنجے نے ویاس دیوجی کے آگے ونتی

کی تو شری ویاس دیو جی نے خوش ہو کر سنجے سے کہا کہ ہے سنجے! میری کرپا سے تجھے یہاں ہی سب کچھ دکھائی دے گا۔ اور بُدھی کے نیتروں سے سُوجھے گا۔ جب ویاس دیو جی نے یہ وردان دیا تو اسی وقت سنجے کو دوّیہ درشٹی پراپت ہوئی اور بُدھی بھی دوّیہ ہو گئی۔ اب ہم مہابھارت کا حال کہتے ہیں، سو سُنو سات اکشونی سینا پانڈوؤں کی اور گیارہ اکشونی سینا دھرت راشٹر کے پُتر کوروؤں کی یہ دونوں سینائیں اکٹھی ہو کر جب کوروکشیتر میں پہنچی تو راجہ دھرت راشٹر نے سنجے سے پوچھا۔ ہے سنجے! دھرم کا میدان جو کوروکشیتر ہے وہاں میرے اور پانڈو کے بیٹوں نے کیا کیا۔ سو مجھ سے کہو۔ راجہ کا وچن سُن کر سنجے بولا۔ ہے راجہ! تیرے بیٹے دریودھن نے پانڈوؤں کی سینا کو دیکھ کر اپنے گورو دیو درونا چاریہ کے پاس جا کر التجا کی۔ ہے آچاریہ! دیکھو تو پانڈوؤں کی فوج کا گروہ اور فوج کی قطار کیسی اچھی طرح بنی ہے اور دروپد کا بیٹا دھرشٹ دیومن جو تمہارا شاگرد ہے کیسا عقلمند ہے جس نے پانڈوؤں کی سینا کی قطار کتنی خوبی سے بنائی ہے اور جو پانڈوؤں کی سینا کے مکھیہ یودھا ہیں۔ ان کے نام دریودھن درون چاریہ کو سُناتا ہے۔ اس سینا میں گدا دھاری بھیم سین۔ دھنش دھاری ارجن اور راجہ یو یودھان۔ راجہ وراٹ۔ راجہ دروپد۔ مہارتھی دھرت کیتو چیکتان اور بڑا بلوان کاشی کا راجہ اور پروجت کُنتی بھوج۔ انسانوں میں سریشٹھ شیویہ یُدھا منیو اور وگرانت۔ بڑا بلوان اُتّموجا۔ سُبھدرا کا پُتر ابھمنیو اور دروپدی کے پانچوں پُتر بھی مہارتھی ہیں۔ اب دریودھن اپنی سینا کے مکھیہ یودھاؤں کے نام اور طاقت سناتا ہے۔ ہے اچاریہ جی! جو میری سینا کے مکھیہ یودھا ہیں۔ اے براہمنوں میں سریشٹھ درونا چاریہ جی اُن کے نام سنو۔ اوّل تو آپ بھیشم جی۔ کرن کرپاچاریہ جی سمیتیجے۔

اشو تھاما ۔ وکرن اور بھوری شروا ۔ جے دھرتھ ۔ ان کے علاوہ اور بھی یودھا ہیں ۔ جنھوں نے میرے لئے اپنا جیون تیاگ دیا ہے اور جو کئی قسم کے ہتھیار دھارن کرنے والے ہیں ۔ یُدھ کرنے میں بہت ہوشیار ہیں ۔ ہماری گیارہ اکشونی سینا ہے اور پانڈوؤں کی سینا سات اکشوہنی ہے ۔ ہماری سینا کے ادھیکاری اور منتظم بھیشم ہیں اور پانڈووُں کی سینا کا ادھیکاری اور منتظم بھیم سین ہے ۔ اب دریودھن اپنی سینا سے کہنے لگے ۔ جتنے تم ہماری سینا کے لوگ ہو سبھی بھیشم کی رکشا کرنے والے ہو، اور جتنے ہتھیار آنے کے راستے ہیں ۔ ان سب راستوں سے بھیشم کی امداد کرو ۔ دُریودھن کے منہ سے انیک بہادروں نے یہ الفاظ سن کر ان کو خوش کرنے کے لئے کوروؤں میں جو بوڑھے بھیشم پتامہ ہیں، اُس نے سب سے پہلے شیر کی طرح گرج گرج کر پرتاپ وان شنکھ بجایا ۔ جس کے بعد دریودھن کی ساری سینا نے شنکھ بجائے ۔ بھیری ڈھول اور لڑائی کے باجے بجائے ۔ دمامے اور گومکھی وغیرہ ۔ سبھی باجے مختلف اقسام کے ساری سینا نے اکٹھے بجائے ۔ ان باجوں کی بڑی خوفناک آواز ہوئی ۔ اب پانڈووُں کی سینا کے باجے بجے ۔ کہتے ہیں پہلے تو جس رتھ پر شری کرشن بھگوان دراجمان ہیں ۔ اُس بڑے رتھ کی ساری سامگری کنچن کی ہے اور رتنوں سے جڑا ہوا ہے ۔ جیسے برسات کے موسم میں بادل گرجتے ہیں ۔ ویسے ہی رتھ کے پہیوں کی آواز ہے ۔ ایسا تو رتھ ہے ۔ اب گھوڑوں کی شوبھا کہتے ہیں ۔ جیسے گائے کا دودھ ہوتا ہے ۔ ویسا اُن گھوڑوں کا خوبصورت رنگ ہے، اور جیسے کارتک کا پھولا ہوا کمل ہوتا ہے ایسا خوبصورت گھوڑوں کا منہ ہے ۔ گردن اور کان جن کے بہت خوبصورت ہیں جن کی پونچھ سونے کے بالوں کا گچھا معلوم ہوتا ہے، در پاؤں میں سونے کے گھنگھرو جڑے ہیں ۔ یہ اُن گھوڑوں کی شوبھا ہے ۔ ایسے خوبصورت

رتھ پر سارتھی بھگت وتسل ستیہ سروپ آنند کند شری کرشن بھگوان جی وراجمان ہیں، اور یودھا کی جگہ پر ارجن بھگت وراجمان ہے۔ انھوں
نے بھی دبیہ شنکھ بجائے اول شری کرشن بھگوان نے اپنا پانچ جنیہ نامی شنکھ بجایا اور دیودت نامی شنکھ ارجن نے بجایا، اور پانڈر نامی
شنکھ بھیم سین نے بجایا۔ بھیم سین کیسا ہے۔ جس کا پیٹ بڑا ہے اور کمر بھی بڑی ہے۔ اننت وجے نامی شنکھ کنتی پُتر راجہ یدھشٹر نے بجایا۔
اور سنگھوش نامی شنکھ نکُل نے بجایا۔ منی پشپ نامی شنکھ سہدیو نے بجایا۔ بڑے دھنش دھارن کرنے والے کاشی کے راجہ نے بھی
اپنا شنکھ بجایا۔ مہارتھی شکھنڈی نے بھی بجایا اور دھرشٹ دیومن نے بھی بجایا۔ اور راجہ وراٹ نے بھی اپنا شنکھ بجایا، اور اجیت جو کسی سے
جیتا نہ جاسکے ایسا جو ساتیکی یادو ہے اُس نے بھی بجایا اور راجہ دروپد نے بھی بجایا۔ اور دروپد کے پانچوں بیٹوں نے بھی بجائے اور جتنے بھی پانڈوؤں
کی سینا کے راجے تھے۔ سب نے شنکھ بجائے اور مہاباہو سُبھدرا کے بیٹے ابھمینو نے بھی بجایا۔ ان سب نے اپنے الگ الگ شنکھ بجائے
اُن شنکھوں کی آواز سُن کر دھرت راشٹر کے لڑکوں کے دل دہل گئے۔ دھرتی اور آکاش شبدوں سے بھر گیا۔ اس کے بعد
دھرت راشٹر کے بیٹوں کی سینا ارجن نے دیکھی۔ جب دونوں طرف کی سینا کے ہتھیار چلنے لگے تب اپنے دھنش کا سرا اوپر اٹھا کر پانڈو
ارجن رشی کیش شری کرشن بھگوان سے بولا، کہ ہے اوبناشی پُرش! میرا رتھ دونوں سیناؤں کے بیچ میں لے جاکر کھڑا کرو۔ تب دیکھوں
ہمارے ساتھ یُدھ کرنے کو کون آئے ہیں۔ پرانوں کو اور دھن کو تیاگ کر جو آئے ہیں اُن کو میں دیکھوں گا۔ سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا
کہ ہے راجہ رشی کیش ارجُن نے شری کرشن بھگوان سے جب یہ وچن کہے، تب بھگت وتسل گوبندجی نے گھوڑوں کو ہانک کر ارجن کا رتھ دونوں

سیناؤں کے درمیان بھیشم اور دروناچاریہ کے سامنے لے جاکر کھڑا کر دیا۔ بھیشم اور دروناچاریہ کی دائیں بائیں طرف اور بھی یودھا تھے۔
تب شری کرشن بھگوان ارجن سے بولے ہے ارجن! تیرا رتھ میں نے کوروؤں کی سینا کے سامنے کھڑا کیا ہے۔ ان کو دیکھ۔ تب ارجن نے کوروؤں
کی سینا میں بہت یودھا دیکھے۔ ان میں پتامہ دیکھے۔ گورو دیکھے۔ ماموں دیکھے۔ بیٹے دیکھے۔ پوتے دیکھے۔ رشتہ دار دیکھے۔ سسر اور
دوست دیکھے۔ ان دونوں سیناؤں میں اپنے ہی رشتہ دار دیکھ کر ارجن کو بہت ترس آیا۔ تب ارجن دکھ کے ساتھ شری کرشن بھگوان سے
بولے۔ ہے بھگوان! اس سینا میں میں نے سب اپنے بھائی۔ رشتہ دار دوست ہی دیکھے ہیں۔ جو یودھا رن میں آئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر میرا
شریر بہت دکھ پاتا ہے۔ میرا منہ سوکھ گیا ہے۔ میرا جسم کانپ رہا ہے، اور جسم سارے میں پسینہ آگیا ہے۔ میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے ہیں۔
اور گانڈیو دھنش میرے ہاتھ سے گر رہا ہے، اور جسم جل رہا ہے۔ میں کھڑا بھی نہیں ہو سکتا، اور میرا من بھی بھرم میں پڑ گیا ہے۔ اور ہے کیشو!
ہیں شگن علامات بھی برے دیکھتا ہوں، اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ یہ یدھ میرے خلاف ہے۔ ہے کیشو جی! اس یدھ میں بھائیوں کو مارنے
میں میں اپنا کلیان بھی نہیں دیکھتا۔ ہے شری کرشن! میں اپنی فتح بھی نہیں چاہتا، اور مجھے راجیہ کی بھی خواہش نہیں ہے، اور نہ ہی سکھ کی تمنا ہے۔
ہے گوبند! راجیہ کس کام کا ہے اور راجیہ کے بھوگ کس کام کے ہیں۔ جن کے سکھ کے لئے کنبے کے لوگوں کو مار کر راج ملے گا۔ وہی سبھی کنبے
کے یودھا لوگ اکٹھے ہوئے ہیں پران اور دھن کو تیاگ کر یدھ کیلئے تیار کھڑے ہیں۔ سو یہ کون کون ہیں، گورو ہیں پتامہ ہیں۔ پتر ہیں پیارے
ہیں سسر ہیں۔ پوتے ہیں۔ سالے ہیں اور رشتہ دار ہیں۔ ہے مدھوسودن جی! ان کو مارنے کی مجھ کو خواہش نہیں۔ ان پر مجھ کو بہت رحم آتا

ہے ۔ ہے دھرتی کے دھارن ہارے شری کرشن بھگوان ! میں ان کو مار کر ترلوکی کا راجیہ پاؤں، تب بھی میں نہ ماروں گا۔ بھومی کے راجیہ کی تو بات ہی کتنی ہے ۔ ہے جنار دھن جی ! دھرت راشٹر کے بیٹوں کو مارنے سے ہمارا کلیان نہیں ۔ بلکہ اس کے برخلاف ہوگا۔ ان کو مارنے سے ہمیں بڑا پاپ لگے گا ۔ اگرچہ یہ مہا پاپی بھی ہیں تو بھی مارنے یوگیہ نہیں ہیں ۔ پر بھوجی ! یہ سبھی پوجنے یوگیہ ہیں ۔ اور بھینٹ یوگیہ ہیں ۔ میں ان کو نہیں ماروں گا۔ ہے مادھو! سجن بھائی ۔ بندھو ۔ کنبہ ان کو مارنے سے سُکھ اور مکتی کہاں اگرچہ راج کے لوبھ سے ان کی بُدھی خراب ہوگئی ہے ۔ یہ دھرت راشٹر کے پُتر جو کچھ خاندان نشٹ (برباد) کرنے سے دوش (پاپ) ہوتے ہیں ۔ جو کچھ دوست کے ساتھ فریب کرنے سے دوش ہوتے ہیں ان کو نہیں سمجھتے ۔ تو کیا ان کی طرح میں بھی نہیں سمجھتا ۔ جو خاندان کے نشٹ کرنے سے پاپ لگتے ہیں، ان پاپوں کو میں بخوبی جانتا ہوں ۔ اب جو پاپ خاندان کے نشٹ کرنے سے لگتے ہیں ۔ اُن پاپوں کو ارجن اچھی طرح کہتے ہیں ۔ ہے جنار دھن ! خاندان کا ناش کرنے سے خاندان کے جو پُرانے دھرم چلے آئے ہیں ۔ اُن کا بھی ناش ہوتا ہے ۔ سارے خاندان کے برباد ہونے سے خاندان کی عورتیں بدچلن ہو جاتی ہیں ۔ جن عورتوں کے ہاں ورن سنکر اولاد یعنی حرام کی اولاد پیدا ہوتی ہے ۔ جب حرامی اولاد پیدا ہوئی تو پنڈ اور جل پتروں کو پہنچنے سے رہ گئے ۔ اُن کے پتر سُورگ سے گر پڑیں گے ۔ اس لئے ہے یدونشیوں میں سریشٹھ شری کرشن بھگوان جی جس نے خاندان کو برباد کیا، اس نے اتنے پاپ کئے ۔ سو یہ سب پاپ خاندان کو برباد کرنے والے کے سر پر ہوتے ہیں ۔ پھر وہ انسان ان پاپوں کا پھل کیا پاتا ہے ۔ سو سُنو ! وہ پرانی ہمیشہ نرک بھوگتا ہے ۔ نیائے شاستر میں میں نے یہ سنا ہے ۔ اب ارجن پچھتاتا ہے اور ہاتھ کو مل کر اور سر پر پھیر کر کہتا ہے ۔ ہا ہا دیکھو بھائی میں نے کیسے پاپ کی تیاری کی تھی ۔ راجیہ

سکھ کے لئے اپنے خاندان کا ناش کرنے لگا تھا۔ اب میں اپنے ہاتھ میں ہتھیار نہ پکڑوں گا، اور دھرت راشٹر کے پتروں کے ہاتھ میں ہتھیار ہونگے اور میں ان کے سامنے ہوں گا۔ وہ مجھ کو ماریں گے، اس سے میرا کلیان ہوگا۔ سنجے دھرت راشٹر سے کہتے ہیں۔ ہے راجن! ارجن نے اتنے الفاظ کہہ کر دھنش بان ہاتھ سے چھوڑ دیا، اور دکھ سے بے چین ہو کر بے ہوش ہو کر بیٹھ گیا۔



پہلے ادھیائے کا مہاتم



ایک دفعہ کیلاش پربت پر مہادیو اور پاروتی کی آپس میں بات چیت ہوئی۔ پاروتی نے پوچھا "مہادیو جی! آپ اپنے من میں کس گیان سے پوتر ہوئے ہیں۔ کس گیان کی طاقت سے آپ کو سنسار کے لوگ شوجی مان کر پوجتے ہیں اور آپ کے کام ایسے ہیں کہ مرگ چھالا اوڑھے۔ جسم پر شمشان کی راکھ لگائے گلے میں سانپ اور منڈوں کی مالا پہن رہے ہو، ان میں تو کوئی بھی کام پاک نہیں۔ سو آپ مجھے وہ گیان سناؤ۔ جس سے آپ اتنے پاکیزہ تسلیم ہوتے ہو۔ تب شری مہادیو نے جواب دیا۔ پریہ سنو! جس گیتا کے گیان کو دل میں دھارن کرنے سے میں پاک ہوں اس گیان سے مجھے باہری چیزیں نہیں گھیرتیں۔ تب پاروتی نے کہا، ہے بھگوان! جس گیتا گیان کی آپ تعریف کرتے ہیں اس گیان کے سننے سے کوئی نجات بھی پا سکا ہے۔ تب مہادیو جی بولے۔ اس گیان کو سن کر بہت جیو مکت ہوئے ہیں اور آگے بھی ہونگے۔

میں ایک پرانی کتھا سناتا ہوں۔ تو سن! ایک دفعہ پاتال لوک میں شیشناگ کی شیّا (چارپائی) پر شری نارائن جی آنکھیں بند کر اپنے آنند میں مگن تھے۔ اس وقت بھگوان کے چرن دباتی ہوئی شری لکشمی جی نے پوچھا۔ ہے پربھو! نیند اور سستی تو اُن کو ہوتا ہے جو تامسی ہیں پھر آپ تو تینوں گنوں کے انگ ہو۔ شری نارائن یعنی واسدیو ہو۔ آپ نیتر جو بند کیے ہو سو مجھے بڑا تعجب ہے۔ شری نارائن جی بولے ہے لکشمی جی! مجھ کو نیند یا سستی نہیں آتی۔ ایک شبد رُوپی جو گیتا ہے اس میں جو گیان ہے۔ اُس کے آنند میں مگن رہتا ہوں۔ جیسے ۲۴ اوتار میرے آدھار روپ ہیں۔ ویسے ہی یہ گیتا شبد رُوپی اوتار ہے۔ اس کے پانچ ادھیائے میرا مکھ ہیں۔ پانچ ادھیائے میری بھُجا ہیں۔ پانچ ادھیائے میرا ہردیہ اور من ہے۔ سولہواں ادھیائے میرا پیٹ ہے۔ سترہواں ادھیائے میری جانگھیں ہیں۔۔۔ اٹھارہواں ادھیائے میرے چرن ہیں اور جتنے شلوک ہیں سو میری ناڑیاں ہیں اور جو الفاظ ہیں سو میرے رونگھٹے ہیں۔ ایسا جو میرا شبد روپی گیتا گیان ہے۔ اُس کے مطلب کو میں وچارتا ہوں اور بہت آنند پاتا ہوں۔ تب لکشمی جی کہنے لگیں ہے نارائن! جب شری گیتا جی کا ایسا گیان ہے۔ تو اُس کو سُن کر کوئی جیو کرتارتھ (خوش حال) بھی ہوا ہے۔ تب شری نارائن نے کہا، ہے لکشمی! گیتا گیان کو سُن کر بہت جیو مکت ہو گئے سو تو سُن! ملیکش ذات کا ایک آدمی تھا، جو چانڈالوں جیسے کام کرتا تھا، اور تیل نمک کا بیوپار کرتا تھا۔ اُس نے ایک بکری پالی۔ ایک دن وہ بکری چرانے کو بن میں گیا، اور درختوں کے پتّے توڑنے لگا۔ وہاں سانپ نے اُس کو ڈس لیا۔ وہ فوراً مر گیا۔ مگر اُس پرانی نے بہت سے نرک بھوگے۔ پھر بیل کی یونی پائی۔ اُس بیل کو ایک بھکاری نے مول لے لیا۔ بھکاری اس بیل پر

چڑھ کر سارے دن مانگتا پھرتا، جو کچھ بھیک مانگ کر لاتا وہ اپنے کنبے کے ساتھ مل کر کھاتا۔ وہ بیل ساری رات دروازہ پر بندھا رہتا۔ اُس کے کھانے پینے کی بھی خبر نہ لیتا۔ کچھ تھوڑا سا بھوسہ اس کے آگے ڈال دیتا۔ اس طرح کئی دن گذرے تو وہ بیل بھوک کا مارا گر پڑا۔ مرنے لگا۔ لیکن اُس کے پران نہیں چھوٹتے تھے۔ سارے شہر کے لوگ دیکھنے لگے، کوئی تیرتھ یاترا کا پھل دینے لگا۔ کوئی برت کا پھل دے۔ مگر اس بیل کے پران چھوٹے نہیں۔ ایک دن ایک گنیکا آئی۔ اس نے لوگوں سے پوچھا یہ بھیڑ کیسی ہے تو انھوں نے کہا۔ اس بیل کے پران نہیں چھوٹتے۔ کئی طرح کے دھرموں کا پھل دے رہے ہیں، تو بھی اس کی مکتی نہیں ہوئی۔ تب گنیکا نے کہا میں نے جو جرم کیا ہے، اس کا پھل میں نے اس بیل کو دیا۔ اتنا کہتے ہی بیل کی مکتی ہوگئی۔ اُس بیل نے براہمن کے گھر جنم لیا۔ پتا نے اس کا نام سُوشرما رکھا۔ بڑا ہونے پر پتا نے اُس کو پڑھایا۔ اُس کو پچھلے جنم کا ہوش رہا۔ اُس نے ایک دن مَن میں سوچا، کہ جس گنیکا نے مجھے بیل کی یونی سے چھڑایا تھا اُس کے درشن کروں۔ براہمن چلتا چلتا گنیکا کے گھر پہنچا، اور کہا۔ تو مجھے پہچانتی ہے گنیکا نے کہا۔ میں نہیں جانتی تو کون ہے۔ کیونکہ تو براہمن۔ میں دیشیا۔ تب براہمن نے کہا۔ میں وہی بیل ہوں جس کو تُو نے اپنا پُنیہ دیا تھا، تب میری مکتی ہوئی تھی۔ اب میں نے پنڈت کے گھر جنم لیا ہے تو اپنا پنیہ بتا۔ دیشیا نے کہا میں نے اپنی یاد میں کوئی پُنیہ نہیں کیا۔ پر میرے گھر میں ایک طوطا ہے، وہ سویرے کچھ پڑھتا ہے۔ میں اس کے الفاظ سُنتی ہوں۔ اس پُنیہ کا پھل میں نے تیرے لئے دیا تھا۔ تب اُس براہمن نے طوطے سے پوچھا، کہ تو سویرے کیا پڑھتا ہے۔ طوطے نے کہا میں پچھلے جنم میں براہمن کا لڑکا تھا۔ پتا نے مجھے گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ پڑھایا

تھا۔ایک دن میں نے کہا۔ مجھ کو گورو نے کیا پڑھایا ہے۔تب گوروجی نے مجھے سٹراپ (بددعا) دیا کہ تو طوطا ہوجا۔تب میں طوطا بنا۔ایک شکاری پکڑلے گیا۔ ایک براہمن نے مجھے مول لیا۔ وہ براہمن بھی اپنے بیٹے کو گیتا کا پاٹھ پڑھاتا تھا۔تب میں نے بھی وہ پاٹھ سیکھ لیا۔ایک دن براہمن کے گھر چور آئے کچھ دھن نہ ملا، تو میرا پنجرا ہی اٹھالے گئے۔اُن چوروں کی یہ گنیکا دوست تھی۔ مجھے اس کے پاس لے آئے۔سو میں روزانہ گیتا کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتا ہوں۔یہ سنتی ہے۔لیکن جو میں پڑھتا ہوں، اس گنیکا کی سمجھ میں نہیں آتا۔وہی پُنیہ تیرے لئے دیا تھا۔سو شری گیتاجی کے پہلے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل ہے۔تب براہمن نے کہا۔ ہے طوطے! تو بھی براہمن ہے میرے آشیرواد سے تیرا کلیان ہو۔سو ہے لکشمی! اتنا کہنے سے طوطے کی مُکتی ہوئی۔ اُس گنیکا نے بھلے کرم کرنے شروع کر دیئے۔روزانہ اشنان کر کے گیتاجی کے پہلے ادھیائے کا پاٹھ کرتی۔اس طرح بھلے براہمن کشتری۔ ویش۔سبھی اُس ویشیا کی پُوجا کرنے لگے۔ اور براہمن اپنے گھر کو گیا۔شری نارائن جی نے کہا۔ ہے لکشمی! جو کوئی بھی گیتا کا پاٹھ کرے یا سُنے اس کو بھی مُکتی ملے گی۔یہ پہلے ادھیائے کا مہاتم میں نے تم سے کہا ہے۔





انٹھتّر شلوک (■) دوسرا ادھیائے



سانکھیہ یوگ

سنجے راجہ دھرت راشٹر سے کہنے لگے ۔اِس طرح رحم سے بھرپور آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے دُکھی اور بے چین ارجن سے مدھُوسودن کہنے لگے ۔ ہے ارجن ! ایسے مشکلات کے وقت تجھے یہ موہ کہاں سے آیا ۔ ایسا موہ نیچ لوگوں کو ہوتا ہے ۔ اس سے نہ پرلوک میں سُورگ ملتا ہے اور نہ اس سنسار میں بڑائی ہوتی ہے پارتھ تو کائرمت بن ۔ تجھے یہ مناسب نہیں ہے بشترو سودن دل سے اس نیچ خیال کو تیاگ ۔ اٹھ کھڑا ہو ۔ ارجن نے کہا ۔ ہے مدھوسُودن ! میں لڑائی میں بھیشم پتامہ ۔ درونا چاریہ وغیرہ گوروؤں سے یُدھ کیسے کروں گا ۔ ہے شتر ونکدن ! یہ دونوں پُوجا کے یوگیہ ہیں ۔ ان پر تیر کیسے چلاؤں ۔ ہے کرشن ! اس لوک میں ایسے باعزت بزرگوں کو مارنے کی بجائے بھیک مانگ کر کھالینا کہیں زیادہ بہتر ہے ۔ گوروجنوں کو مار کر بھوگ بھوگنا بہتر نہیں ہے ۔ جو ہم ادھرم کرنے کو تیار ہو بھی جائیں تو ہمیں یہ نہیں معلوم کہ کون بلوان ہے ۔ وہ ہم کو جیتیں گے یا ہم اُنھیں ۔ جن کو مار کر ہم جینا نہیں چاہتے ہیں، وہ دھرت راشٹر کے پُتر ہمارے

سامنے کھڑے ہیں۔ ان کو مارنے سے ہمارا جینا بھلا نہیں۔ یہ سراسر غلط ہے، اور خاندان کا ناش ہونا پاپ ہے۔ ان دونوں باتوں سے میرا سُبھاؤ بگڑ گیا ہے۔ اب میں ایسا مُورکھ ہو گیا ہوں کہ مجھے دھرم ادھرم کا کچھ گیان نہیں رہا۔ اسی لیے میں آپ سے پوچھتا ہوں، کہ یدھ کرنا اور بھیک مانگ کر گذارہ کرنا، ان دونوں میں سے کونسی بات ٹھیک ہے۔ ان میں جو ٹھیک ہو کہیئے۔ میں آپ کا شاگرد ہوں۔ آپ کی شرن آیا ہوں۔ جس طرح میرا دھرم بچے، اور جو یقیناً کلیان ہونے والا ذریعہ ہو وہی کہیئے۔ ہے پربھو! جو ساری بھُومی کا بغیر کسی روکاوٹ کے راجیہ پاؤں اور دیولوک جو سورگ ہے اس کا مالک بن جاؤں، تو بھی مجھے کوئی ایسا اُپائے نہیں سُوجھتا ہے جس سے اِندریوں کو دُکھانے والا میرا یہ غم دُور ہو جائے۔ سنجے نے کہا ہے دھرت راشٹر! دشمنوں کو سنتاپ دینے والا ارجن شری کرشن جی سے یہ کہہ کر چپ ہو گیا۔ کہ میں اب یُدھ نہیں کروں گا۔ شری کرشن جی دونوں سیناؤں کے درمیان کھڑے ارجن کو غمگین دیکھ کر کچھ کہنے کی خواہش سے ہنستے ہوئے وچارنے لگے، کہ ارجن کو دیہہ (جسم) اور آتما کے آگیان سے دکھ پیدا ہوا ہے۔ سو اس کو جب وقت تک گیان نہیں ہو گا تب تک دُکھ دور نہیں ہو گا۔ یہ سوچ کر شری کرشن جی کہنے لگے، کہ ہے ارجن! جو گیانی پُرش ہیں۔ وہ کسی وستُو (چیز) کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن تم سوچ کرتے ہو، اور پنڈتوں کی طرح باتیں بناتے ہو۔ یہ تمہاری ضد ٹھیک نہیں ہے۔ وِدوان لوگ جیتے اور مرے ہوؤں کا سوچ نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ جینا اور مرنا دونوں ہی جھوٹ ہیں۔ ہے ارجن! کیا یہ سب پہلے نہیں تھے اور کیا آگے نہیں ہوں گے۔ یہ بات نہیں ہے۔ اس کے پہلے بھی میں تھا، اور تم بھی تھے اور یہ سب راجہ بھی تھے۔ آگے بھی ہم تم اور یہ راجہ ہوں گے۔ ہے ارجن! جس طرح اس جسم کی تین حالتیں بچپن، جوانی

اور بڑھاپا ہوتی ہیں۔ اسی طرح جیو بھی اس جسم کو چھوڑ کر دوسرا جسم پاتا ہے۔ اس میں گیانی پرشوں کو موہ کرنا مناسب نہیں ہے ہے کنتی نندن!
شبد۔ سپرش (چھونا) روپ۔ رس۔ گندھ (بو) جو اندریوں کے وشیہ ہیں۔ یہ سردی۔ گرمی اور سکھ دکھ کے دینے والے ہیں۔ جن کو اندریوں کے
سکھ اور دکھ اپنی نشچلتا سے چلائمان نہ کرسکیں۔ انہی پرشوں نے امرت پیا ہے۔ اس لئے ہے ارجن ان لوگوں کی بڑائی کرنا ٹھیک ہے۔ ہے ارجن!
جن کو یہ اندریوں (نفسیات) کے وشیہ نہیں ستاتے ہیں، اور جو سکھ دکھ کو سمان (برابر) جانتے ہیں۔ وہ موکش کے ادھیکاری ہوتے ہیں۔
ارجن سکھ دکھ وغیرہ ناشوان پدارتھ (فانی مادے) ہمیشہ چلتے رہتے ہیں۔ اور سچائی جو آتما ہے اس کو تو لافانی سمجھ۔ تتو درشیوں نے بھاؤ
ور ابھاؤان دونوں کا تتو دیکھا ہے۔ جو سب میں موجود ہے۔ وہ غیرفانی ہے۔ اس لافانی کا ناش کوئی بھی نہیں کرسکتا ہے بھارت!
یہ جسم فنا ہونے والا ہے۔ اس میں جو جیو رہتا ہے وہ لافانی اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پھر اس فنا ہونے والے شریر کے ساتھ اپنا دھرم
کیوں چھوڑتا ہے۔ اس سے ہے ارجن! یدھ کر کے کوئی کہے، میں نے فلاں شخص کو مارا ہے، سو وہ دونوں کچھ نہیں سمجھتے نہ کوئی مرا،
اور کسی نے مارا ہے۔ آتما امر ہے۔ اس آتما کو نہ کوئی مار ہی سکتا ہے، اور نہ مرتا ہی ہے تو جو بھیشم پتامہ کے مرنے کا سوچ کرتا ہے،
وہ فضول ہے۔ کیونکہ آتما تو کسی طرح مرتا نہیں۔ صرف شریر کا ناش ہوتا ہے۔ اس لئے کھڑے ہو کر یدھ کرو ہے ارجن!
یہ آتما نہ کبھی جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے۔ نہ کبھی پہلے ہوا تھا، اور نہ کبھی آگے ہوگا۔ یہ آتما جنم رہت ہے۔ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ سدا ایک
رس ہے۔ اور سناتن پراتن ہے۔ شریر کے ناش ہونے پر بھی آتما کا ناش نہیں ہوتا۔ جو اس آتما کو اوناشی نتیہ۔ اجنما۔ ادھیکاری

سمجھتا ہے ۔ وہ کس کو مرواتا ہے اور کس کو مارتا ہے ۔ ہے ارجن ! جیسے منشیہ (آدمی) پُرانے کپڑوں کو اُتار کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے پُرانے کپڑوں کو چھوڑنے میں کچھ تکلیف نہیں ہوتی ، ویسے ہی پُرانے شریر کے چھوڑنے میں بھی کچھ کشٹ نہیں ہونا چاہیئے ہے ارجن ! اس آتما کو شستر (ہتھیار) چھید نہیں سکتا ۔ آگ جلا نہیں سکتی ۔ جل (پانی) اُسے بھگو نہیں سکتا ۔ اور ہوا سُکھا نہیں سکتی۔ شستر سے کٹ نہیں سکتا ہے ۔ کیونکہ ہمیشہ رہنے والا ۔ ہر جگہ موجود ۔ ستھر ۔ اچل اور سناتن ہے ۔ ہے ارجن ! یہ آتما اندریوں سے پرے ہے ۔ من سے بھی وچار کے یوگیہ نہیں ہے ۔ ایسا نِرکار رہت ہے ۔ آتما کو جان کر اس کے لئے سوچ نہیں کرنا چاہیئے ۔ ہے ارجن جس نے جنم لیا ہے وہ یقیناً مرے گا اور جو مرا ہے وہ ضرور جنم لے گا ۔ اس لئے لاعلاج باتوں کے لئے تمہارا سوچ کرنا فضول ہے اور تو کسی بھوت پرانی کی چنتا ، دفکر) نہ کر ۔ ہے بھارت ! انسان وغیرہ لوگ جنم لینے سے پہلے دکھائی نہیں دیتے ہیں ، اور نہ ہی مرنے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں ۔ صرف جنم مرن کے بیچ والی حالت میں دکھائی دیتے ہیں ۔ تو اب سوچ کرنے کی بات ہی کیا ہے ۔ ہے ارجن ! کوئی تو اس آتما کو تعجب سے دیکھتے ہیں ۔ کوئی حیرانی سے کہتے اور سُنتے ہیں ، اور کوئی اُسے سُن کر بھی نہیں سمجھتے ۔ یہ حیرانی کیا ہے ۔ جس کا کچھ فیصلہ نہ کیا جائے کہ یہ کیا ہے ۔ ہے بھارت ! سب کی دیہہ (جسم) میں جو آتما ہے ۔ وہ اوناشی ہے ۔ پھر ان کے لئے تمہارا سوچ کرنا فضول ہے ۔ پھر جو تو اپنے کشتریہ دھرم پر وچار کرے تو بھی تجھے ڈرنا نہیں چاہیئے ۔ کیونکہ کشتری کے لئے یُدھ سے اچھا کوئی دھرم نہیں ہے ۔ ہے پارتھ ! یہ وقت اپنے آپ آگیا ہے ۔ یُدھ کال میں سورگ کا دروازہ کھل جاتا ہے ۔ دھرماتما کشتریوں کو

ہی یُدھ کا موقعہ ملتا ہے۔ اے بھات جو کشتری یُدھ میں مرتے ہیں وہ سیدھے سورگ کو جاتے ہیں۔ جو تو یہ کشتری روپ سنگرام نہ کریگا۔
تو تیرا دھرم بھی چھوٹ جائے گا اور عزت بھی جاتی رہے گی۔ اور تجھے پاپ لگے گا۔ لوگ تجھے ہمیشہ بُرا کہیں گے۔ دیکھو! عزت دار لوگوں
کی بے عزتی مرنے سے بھی بُری ہے۔ یہ سب مہارتھی یودھا تجھ کو کائر کہیں گے۔ جو تجھ کو بڑا مانتے ہیں۔ اُن کی نظر میں تو کمزور ہو جائے گا۔
اور یہی تیرے تجھ سے نہ کہنے والی بات کہیں گے، اور تیرے بل (طاقت) کی سدا بُرائی کریں گے۔ اب بتاؤ اس سے بڑا دُکھ کون سا ہے
ہے کونتیہ! جو تو اس یُدھ میں مارا جائے گا تو سیدھا سورگ کو جائے گا۔ اور جو جیئے گا او شیہ تو پرتھوی کا راج بھوگے گا (تیری دونوں طرح
جیت ہے) اس لئے مصمم ارادہ کرکے لڑائی کے لئے کھڑا ہو جا۔ سُکھ۔ دُکھ۔ نفع۔ نقصان۔ ایک سمان جان کر کھڑا ہو جا۔ ہے
ارجن! جو کچھ میں نے تجھ سے کہا ہے وہ سانکھیہ شاستر کے مطابق آتما اور جسم کا تعلق سمجھایا ہے۔ اب اُس بُدھ یوگ کو کہتا ہوں۔ سو سُن اس
بُدھی یوگ کے سُننے سے سُکھ دُکھ وغیرہ جو کرم بندھن ہیں۔ اُن سے چھوٹ جائے گا۔ ہے ارجن! اس کرم یوگ میں شروع کا ناش
نہیں ہوتا ہے، یعنی شروع ہونے پر ختم نہ بھی ہو تو بھی اس کا پھل ملتا ہے۔ نہ اس میں کچھ پاپ ہے۔ اس دھرم کا ذرا سا بھی پالن کرنا جنم
مرن وغیرہ روپی بڑے خوفوں سے بھی حفاظت کرتا ہے۔ ہے پانڈو نندن! نشچل بُدھی ایک ہی ہے۔ یعنی جن کی بُدھی (عقل) نشچل ہو گئی
ہے وہ موکش کے سادھن روپ اس کرم یوگ میں لگ جاتے ہیں۔ اور جن کا من ڈگمگ کرتا ہے۔ اُن کی بُدھی بے شمار ہیں یعنی طرح
طرح کے جھگڑوں میں پھنس جاتا ہے اور اس کی شاخیں بھی بے شمار ہیں۔ ہے پارتھ! اگرچہ گیانی پرش اندریوں (نفسیات) پر قابو پانے

کی کوشش کرتا ہے۔ تو بھی اِندریاں بلوان ہیں۔ من کو جگہ سے چلا دیتی ہیں۔ اس لئے ہے ارجن! سُورگ وغیرہ حاصل کرنے کی خواہش جن
کو ہے۔ ایسے پُرش بھوگ اور سُکھ کو پانے کے لئے کئی طرح کے یگیہ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے کام جنم اور کرم پھل کو دینے والے ہیں ہے ارجن!
بھوگ اور عیش و آرام میں جن کے من پھنس گئے ہیں اور کرم پھلوں کو بتانے والی بانی (آواز) سے جن کے من چُرا لئے گئے ہیں، ان کا من
کسی ایک بُدھی پر نہیں ٹکتا۔ اور دیھ ست رج۔ تم اِن تینوں گُنوں کے وشیہ ہیں۔ ہے ارجن! تم ان تینوں گُنوں کو چھوڑ سُکھ دُکھ نفع نقصان
کو چھوڑ بے فکر ہو جاؤ، اور ہمیشہ ستّو میں لگے رہو۔ جو چیز تمہیں میسّر نہیں اُس کو حاصل کرنے میں اور میسّر شدہ چیز کی حفاظت میں من کو لگاؤ
آتما کا ہمیشہ دھیان رکھّو۔ ہے ارجن! جیسے تالاب جوہڑ وغیرہ پانی سے بھرے ہوئے ہیں۔ آدمی اپنے استعمال کرنے کے لئے اس میں
سے جل لے لیتا ہے۔ ایسے ہی برہم کو جاننے والا سارے ویدوں میں سے اپنے لئے گیان لے لیتا ہے۔ کرم میں تیرا ادھیکار (حق) ہے۔ پھل
میں کبھی نہیں۔ جو تو کرم کرے اس کا پھل بھوگنے والا تو مت بن۔ ہے دھنجے! سب سنگ کو چھوڑ کر یوگ میں لگ جا۔ کرم کر۔ ہار جیت
سمان بھاؤ سے دیکھ۔ دونوں کی سمانتا ہی یوگ ہے۔ ہے ارجن! بُدھی یوگ سے کرم نیچ ہے۔ اس لیے بُدھی کا آشریہ لے کر کرم کرو
جو گیانی پرش ہیں۔ سو پھل کسی کرم کا نہیں چاہتے۔ جو پھل چاہتے ہیں، سو نیچ بُدھی والے ہیں۔ جو بُدھی یوگ سے کرم کرتا ہے وہ اسی سنسار
میں اکٹھے کئے گئے پاپ دھرم کو تیاگ دیتا ہے۔ اس لئے تم بُدھی یوگ میں لگ جاؤ۔ اس طرح کا یوگ ہی کرموں میں بھلائی دینے والا
ہے جو عقلمند بُدھی یوگ والے ہیں وہ کرم پھل کو چھوڑ کر جنم وغیرہ کے بندھن سے چھوٹ کر موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔ جب تیری عقل

اس موہ روپی سُکھ دُکھ سے پار کر بالکل پاک ہو جائے گی، تب تو ورکت (گیانی) ہو جائے گا۔ انیک وشیوں کو سننے سے جو تیری بُدھی
چنچل ہو گئی ہے۔ وہ جب میرے وچنوں میں لگ جائے گی۔ تب تو یوگ پائے گا۔ یہ سُن کر ارجن نے پوچھا ہے کیشو! سمادھی میں لگا ہوا
پُرش جس کی بُدھی ٹکی ہوئی ہے۔ اُس کے لکشن (علامتیں) کہیئے۔ وہ کس طرح بولتا ہے۔ بیٹھتا، چلتا اور پھرتا ہے۔ شری بھگوان بولے۔
ہے ارجن! جس کی خواہش کسی کام کرنے پر نہیں اٹھتی۔ اپنی آتما کو پا کر ہی مطمئن ہے۔ اُس کی نشچل بُدھی جان۔ جس کا مَن دُکھ پڑنے سے
گھبراتا نہیں ہے۔ جسے سُکھ میں خوشی نہیں ہوتی۔ روگ، خوف، غصہ جس کے پاس نہیں آتے ہیں وہی نشچل بُدھی ہے۔ ہے ارجن!
جس کو کسی پدارتھ سے پریم نہیں ہے اور جو کسی اچھی چیز سے خوش نہیں ہوتا۔ اور بُری چیز کی پراپتی سے دکھی نہیں ہوتا۔ نہ کسی سے حسد
یا میل ملاپ رکھتا ہے اُس کی بُدھی نشچل ہے۔ جیسے کچھوا اپنے سب انگوں کو سُکیڑ لیتا ہے۔ وہ لوگ اسی طرح اپنی اِندریوں کو اُن
کے وشیوں سے سمیٹ لیتا ہے۔ اُس کی بُدھی نشچل ہوتی ہے۔ کچھ نہ کھانے سے بھی نفسیات پر قابو پا لیا جاتا ہے۔ لیکن خواہش بنی رہتی
ہے۔ نشچل بُدھی پُرش کو پرماتما کے درشن سے خواہشات بھی دور ہو جاتی ہیں۔ ہے کُنتی پُتر! یہ اِندریاں بڑی طاقت ور اور لوبھ پیدا
کرنے والی ہیں۔ کوشش کرتے کرتے گیانی پرش کے من کو بھی زبردستی کھینچ لیتی ہیں۔ یعنی اندریوں کو روکنا مشکل ہے۔ جو یوگی ان سب اِندریوں
پر قابو پا کر آتما میں مگن ہو جاوے اور جس کے قابو میں اندریاں ہیں وہ ہی نشچل بُدھی ہیں۔ اِندریوں کو قابو کئے بنا من میں وشے کا چنتن
بنا رہتا ہے۔ دھیان سے من میں خواہش پیدا ہو جاتی ہے۔ خواہش سے عمل کی تمنا۔ عمل کرنے سے غصہ۔ غصہ سے موہ۔ موہ

سے بُدھی بھرم (وہم) میں پڑ جاتی ہے اور عقل ماری جاتی ہے۔ اور عقل ضائع ہو جانے سے اِنسان کا خود ناش ہو جاتا ہے۔ وہ انسان جس نے اپنا من وش میں کر لیا ہے وہ خوشی اور غم سے چھٹکارا پا کر اندریوں کے وشیوں کا سیون کراتا ہوا۔ ابھی شانتی پاتا ہے۔ ہے ارجن! شانتی مل جانے پر آدمی کے سب دُکھ مٹ جاتے ہیں۔ اور اُس شانت چت والے آدمی کی عقل جلد ہی ٹک جاتی ہے جس شخص نے اپنی اِندریوں کو قابو میں نہیں کیا ہے۔ اُس کی بُدھی ستھر نہیں ہوتی۔ اور آتما کے دھیان کا ادھیکاری نہیں ہو سکتا۔ پھر دھیان نہ لگانے والے کو شانتی نہیں اور بغیر شانتی کے پرمانند سُکھ نہیں ملتا ہے۔ من وشیوں کو بھوگنے والا اندریوں کے پیچھے لگا پھرتا ہے۔ اور پھر وہ بُدھی کو کھینچ کر ایسے لے جاتا ہے جیسے جل میں ہوا ناؤ کو گھماتی ہے ہے مہا باہو! اس لئے جس نے اندریوں کو ان کے وشیوں سے ہٹا کر قابو میں کر لیا ہے۔ اُسی کی بُدھی ستھر ہے جس میں سب لوگ سوتے ہیں وہ آتما کو جاننے والے آدمی کا دِن ہے۔ اور جب سب لوگ جاگتے ہیں، ایسے آدمی کی رات ہے۔ کیونکہ وشیوں میں لگے ہوئے آدمیوں کو آتما کا گیان نہیں ہے۔ اِس وشے میں اُنھیں کچھ نہیں سوجھتا۔ اس لئے ان کے لئے یہ رات کے برابر ہے۔ اور عقلمند لوگوں کو یہ آتم تتو دِن کے برابر ہے۔ اسی طرح سنسارک وِشیوں کا سُکھ پرانیوں کے لئے دن ہے اور یوگیوں کو رات کے برابر ہے۔ کیونکہ وہ وِشے بھوگوں کو کچھ نہیں جانتے ہیں۔

ہے ارجن! جیسے سمندر میں ہر طرف سے پانی ہی بھرا ہوا ہے اور اس میں بہت سی ندیاں اور نالوں کا جل چاروں طرف سے آ کر گرتا ہے لیکن پھر بھی وہ اچل اور ستھر رہتا ہے۔ یعنی اپنی مریاد کو نہیں چھوڑتا، اس طرح گیانی پرشوں میں بھی سب کامنائیں سمائی ہیں۔ اور اُن

کو شانتی بنی رہتی ہے۔ لیکن کامنا کی تمنا کرنے والے کو شانتی نہیں ملتی۔ جو پرش سب کامناؤں کو چھوڑ کر نسوارتھ ہو کر کام کرتا ہے اور ممتا وابھیمان کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہی شانتی کو پاتا ہے۔ ہے ارجن! یہ میں نے تمہیں برہم گیان کی نشٹھا کہی ہے۔ اس برہم گیان کی قدر کو پا کر پھر دنیاوی موہ مایا میں نہیں پھنستا۔ اور آخری وقت میں جو ایک لمحے کے لئے بھی اس برہم گیان نشٹھا میں لگ جاتا ہے۔ وہ موکش پد (نجات) کو پراپت کرتا ہے ؛



دُوسرے اَدھیائے کا مہاتم



لکشمی جی نے کہا پہلے ادھیائے کا مہاتم جو آپ نے سُنایا، اُس کے سننے سے میری خواہش اب دوسرے ادھیائے کے مہاتم کی بھی ہو رہی ہے۔ نارائن جی نے کہا۔ ہے پریہ! سُن۔ دکشن دِشا میں اِندرپور نام کا نگر تھا۔ اس میں ایک وشنوشرما نام کا براہمن رہتا تھا۔ وہ وید شاستروں کا جاننے والا بڑا سداچاری تھا۔ جو کوئی سادھو مہاتما اس براہمن کے گھر آتے۔ اس کا انتہی ستکار کرتا۔ اور دھرم کے بارے میں پوچھتا تھا۔ ایک دن اس کے دروازے پر گھومتے ہوئے ایک برہمچاری آئے۔ براہمن نے اُن کی سیوا کی، اور نمرتا (عاجزی) سے پوچھا ہے مہاتمن! مجھے آپ برہم گیان کو پانے کا اُپدیش کریں جس سے میرا کلیان ہو۔ برہمچاری نے کہا

ہے گیانی! آپ نے اچھا سوال کیا ہے، اس کا جواب گیتا کے دوسرے ادھیائے میں ہے۔ وہ میں آپ سے کہتا ہوں۔ اس کے سننے سے تمہارا کلیان ہوگا۔ وشنو شرما نے کہا۔ برہمچاری جی! اس دوسرے ادھیائے کے سننے سے کوئی پہلے بھی مکت ہوا ہو تو پہلے اس کا حال سنائیے۔ برہمچاری جی بولے۔ میں تمہیں ایک پرانی کتھا سناتا ہوں۔ ایک جنگل میں جہاں میں تپ کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک اُبالی نام کا چرواہا روزانہ بکریاں چرانے آیا کرتا تھا۔ ایک دن میں بھجن کر رہا تھا۔ تھوڑی دور پر ایک طرف ایک شیر بیٹھا ہوا تھا۔ اور ساتھ ہی ہرنوں کا ایک جھنڈ کھیل رہا تھا۔ اسی وقت اُبالی بکریوں کو جنگل میں چرنے کے لئے چھوڑ کر میری کُٹیا پر آیا۔ وہاں شیر کو بیٹھا دیکھ کر بہت گھبرایا، اور حیران ہو کر سوچنے لگا کہ ہرنوں کے بچوّں کو شیر کیوں نہیں پکڑتا۔ اتنا سوچ کر ڈر سے چیخنے لگا میری سمادھی کھلی دیکھ کر اُس نے پکارا۔ جب میری نظر اس پر پڑی، تو وہ کانپ رہا تھا۔ میں نے اس ابالی کو پاس آنے کیلئے کہا۔ اگرچہ پہلے وہ آنے کو تیار نہ ہوا۔ لیکن میرے حوصلہ دلانے پر وہ میرے پاس آ گیا، اور پرنام کرکے بڑی حلیمی سے پہلے اپنی ساری حالت کہہ سنائی، پھر کہا کہ مہاتما جی! یہ شیر ان ہرنوں کو کیوں نہیں کھاتا؟ میں نے اُس سے کہا کہ یہ اہنساورت کا پھل ہے۔ جو آدمی اہنساورت کو کرتا ہے۔ اس کے پاس آنے والے خونخوار جانور بھی بَیر بھاؤ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جو کچھ تم دیکھ کر حیران ہوئے ہو۔ وہ میرے اہنساورت کا اثر ہے۔ یہ سُن کر ابالی نے کہا کہ ہے دیو مجھے بھی ایسی طاقت دیجئے جس سے مجھے کسی سے ڈر نہ ہو۔ تب میں نے اُس سے کہا کہ تم گیتا کے دوسرے ادھیائے کا پاٹھ سنو۔ ایسا کہہ کر میں نے من ایشور۔ جیو اور پرکرتی (قدرت) کا حال جیسا گیتا میں ہے کہہ سنایا۔ ابالی دوسرے

ادھیائے کا مہاتم سُن کر پورا گیانی ہوگیا۔ اُسی وقت آکاش سے وِمان آئے اور اُسے بیکنٹھ کو لے گئے۔ اور اس شریر کو چھوڑ کر موکش کو پراپت ہوا۔ ہے براہمن! اگر تم بھی اس ادھیائے کو دھیان سے سُن کر اس پر عمل کرو گے۔ تو یقیناً موکش پد کو حاصل کرو گے۔ ہے لکشمی! برہمچاری نے دوسرے ادھیائے کا مہاتم وشنو شرما کو سنایا، جسے سُن کر وہ مکت ہوگیا اور دیو دیہی پاکر بیکنٹھ کو گیا:



تینتالیس شلوک ● تیسرا ادھیائے

کرم یوگ

ارجن نے کہا ہے جنار دن! جو آپ کرم یوگ سے گیان یوگ سریشٹھ بتاتے ہو تو اس بھیانک کرم جو یُدھ ہے اس میں مجھ کو کیوں جوڑتے ہو اور جو تم نے کبھی کچھ اور کبھی کچھ ملی ہوئی گئی قسم کی باتیں کہی ہیں۔ اس میں میری بدھی اور بھی چکر میں پڑ گئی ہے۔ آپ کی ان باتوں سے میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا، کہ میں کیا کروں۔ اس لئے اب ایک بات نشچے کر کے کہو، جس سے میرا کلیان ہو۔ یہ سُن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن میں نے جو پہلے اس سنسار میں تو گیان نشٹھا اور کرم یوگ نِشٹھا کہا ہے۔ اُن میں سانکھیہ والوں کو تو گیان نِشٹھا، اور یوگیوں کو کرم یوگ نِشٹھا ہے، کرم کئے بنا منشیہ نشکرم جو تتو گیان ہے اس کو نہیں پاتا ہے۔ کیونکہ صرف

سنیاس لے لینے سے ہی کرم کرتے کرتے چت شدھ کئے بنا سدھی پراپت نہیں ہوجاتی۔ کسی حالت میں کوئی پرانی شریر، من، وچن، کرم کئے بنا ایک لمحے کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ قدرت کے جو راگ دویش گن ہیں۔ ان کے قبضہ میں ہو کر سب پرانیوں کو (آدمیوں کو) کرم کرنا پڑتا ہے۔ جو ہاتھ پاؤں وغیرہ کرم کرنے والی اندریوں کو قابو میں کر کے بھگوان کے سمرن کے بہانے سے من میں اندریوں کا دھیان کرتا رہتا ہے۔ وہ کم عقل جھوٹا کہلاتا ہے۔ ہے ارجن! جو کوئی نیتر وغیرہ اندریوں کو من سے روک کر یعنی اپنے سب کرموں میں اپنے کو بھگوان کے آدھین جان کر کرم اندریوں سے کرم یوگ کا آرمبھ (شروع) کرتا ہے۔ اور پھل کی اچھا (خواہش) نہیں کرتا وہی شریشٹھ ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو بھروسہ رکھ کر کرم نہ کرنے سے کرم کرنا سریشٹھ ہے اور کرم کرنا چھوڑ دینے سے تیرے شریر کا گزارہ ہونا بھی مشکل ہو جائے گا۔ وشنو بھگوان کی آرادھنا کے لئے جو کرم ہیں، ان کو چھوڑ کر باقی جتنے کرم ہیں سب بندھن روپ ہیں۔ اس لئے ہے ارجن! وشنو بھگوان کی آرادھنا کے لئے تو نشکام ہو کر کرم کرنے میں لگ جا۔ پرماتما نے سرشٹی رچنے کے وقت یگیہ کے ساتھ پرجا کو رچ کر کہا کہ اس سے تمہاری ورِدھی ہوگی (اضافہ ہوگا) اور یہی تمہارے سب منورتھوں کو پورا کرے گا۔ تم یگیہ وغیرہ کرموں سے دیوتاؤں اور مہاپرش بھگوان کا پوجن کرو۔ تب وہ دیوتا بھی بارش وغیرہ سے اناج وغیرہ کی ورِدھی کر تمہاری ورِدھی کریں گے۔ اس طرح آپس میں ایک دوسرے کی ورِدھی کرنے میں تم سب کا بہت بھلا ہوگا۔ یگیوں سے پوجے گئے دیوتا تمہاری دلی مراد پورا کریں گے۔ اور جو کوئی ان کے دیئے بھوگوں کو ان کے لئے دیئے بغیر بھوگیں گے وہ چور ہیں۔ ہے ارجن! جو بلی ویشو دیو وغیرہ

پانچ یگیہ کر کے بھوجن کرتے ہیں ۔ وہ مہاتما گرہستھوں کے پانچ پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں ۔ اور جو کوئی اپنے لئے بھوجن بناتے ہیں ، اور بنا دیوتاؤں کے ارپن لئے خود ہی بھوجن کر لیتے ہیں ۔ وہ لوگ سب پاپوں کو بھوگتے ہیں ، ہے ارجن! سب شریر دھاری لوگ اناج سے ہوتے ہیں ۔ اوّل اناج پیٹ میں جاتا ہے ۔ تب وہ رس بنتا ہے ۔ پھر ویریہ (منی) اور خون بن کر پرانیوں (لوگوں) کی ورِدھی کرتا ہے یہ اناج بادلوں سے ہوتا ہے ۔ بادل یگیہ سے ہوتے ہیں اور یگیہ کرم سے ہوتا ہے ۔ کرم کی پیدائش وید سے ہوتی ہے ۔ وید پار برہم سے پیدا ہوتے ہیں ۔ برہم ہر جگہ موجود اور یگیہ میں سدا رہتا ہے ۔ اس لئے یگیہ وغیرہ کرم ضرور ہی کرنا چاہیئے ۔ ان کرموں کو کرنے سے سنسار کا کلیان ہوتا ہے ۔ ایشور بھگتی روپی یگیہ وغیرہ کرم میں جو نہیں لگتے ہیں اور صرف وشے بھوگوں میں لگے رہتے ہیں ، ان کا جیون بیکار ہے جس کی آتما سے پریت ہے ۔ جس کو آتما میں صبر ہے ، اور جو آتما پر ہی بھروسہ رکھتا ہے ، جو اندریوں میں مشغول نہیں ہے ۔ ایسے تو گیانی پُرش کو کرم نہیں کرنا چاہیئے ۔ اُن کا کسی اچھے کرم کے پھل نہیں ، اور نہ کرنے سے کچھ پاپ بھی نہیں ہے ۔ کیونکہ گیانی کو ابھیمان نہیں ہوتا ، اس لئے اُسے کچھ لالچ نہیں ہے ۔ اور گیانی کو پرانی ماتر کا آسرا لینے کی بھی ضرورت نہیں ، ہے ارجن! پھل کی ابھیلاشا کو چھوڑ دو ۔ جو روزانہ کے کرم کرنیوالے ہیں انھیں کرو ۔ جو پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرتے ہیں انھیں ضرور موکش ملتی ہے ۔ سندھیا پوجا پاٹھ وغیرہ روزانہ کے کرنے والے کرم ہیں ۔ اور اولاد وغیرہ پیدا کرنے کے لئے جو کرم کئے جاتے ہیں ۔ اُن کو نتیہ کرم کہتے ہیں ۔ راجہ وِدیہہ جیسے جو گیانی ہو گئے ہیں ۔ اُن کو بھی کرم کرنے سے سِدّھی ملی تھی ۔ چاہے تو اُپنے آپ کو بڑا گیانی سمجھتا ہے تو بھی دُنیاوی دکھاوے کے لئے کرم کرنا

ٹھیک ہے۔ ہے ارجن! بڑے آدمی جو کرم کرتے ہیں۔ اُنہی کرموں کو عام آدمی کیا کرتے ہیں۔ اور جن باتوں کو بڑے آدمی پرمان مان لیتے ہیں، عام آدمی اُنہی کے پیروکار ہو جاتے ہیں۔ ہے پارتھ! تو مجھ کو دیکھ۔ مجھ کو تینوں لوک میں کچھ کرنا نہیں ہے۔ اور نہ کسی چیز کو حاصل کرنے کی تمنّا ہے۔ پھر بھی کرم کرتا ہوں۔ جو میں ہی سُستی کو چھوڑ۔ توجہ سے کرم کرنے میں نہ لگوں تو یہ سب لوگ اچھّے کرموں کو کرنا چھوڑ دیں گے۔ ہے ارجن! جو میں کرنا چھوڑ دوں تو کرم لوپ (غرق) ہو جانے سے دھرم نشٹ ہو جائے گا، اور یہ سب لوگ نشٹ ہو جائیں گے، اور سرشٹی ورن شنکر (حرامی) ہونے لگے گی۔ تو اس کا الزام مجھ پر آئے گا۔ اور اس پرجا (پبلک) کو تباہ کرنے والا بھی میں ہی ہوؤں گا۔ ہے پارتھ! جیسے اگیانی لوگ کرم کرنے میں مشغول ہو کر کرم کرتے ہیں۔ ویسے ہی گیانی لوگ دنیاداری کے لئے کرم کرتے ہیں، جو اگیانی ہیں، اور کرم کرتے ہیں، اُن کو کرم نہ کرنے کا اُپدیش دے کر اُن کی بُدھی میں بھید پیدا نہ کرے۔ ودوان لوگوں کو چاہیئے کہ خود بھی سادھان ہو کر اُن سے کرم کروائے۔ ہے ارجن! قدرتی طور پر خود بخود یہ سب کام ہو رہے ہیں۔ لیکن جو ابھیمانی ہیں وہ اپنے کو ان سب باتوں کا کرنے والا مان لیتے ہیں۔ ہے مہاباہو! جو گُن اور کرم کے وبھاگوں کے تتو کو جانتے ہیں کہ ساتوک گُن اپنے اپنے کاریہ میں موجود ہیں۔ اس لئے اُن میں مگن نہیں ہوتے۔ مایہ کے ستو رج تم گُنوں میں جو منشیہ موہت ہو رہے ہیں۔ وہ ہی گُن اس کے کرم میں ہوتے ہیں۔ اُن نا سمجھ لوگوں کو گیانی لوگ کرم مارگ سے نہ ہٹاویں۔ شورویر اپنی ویرتا کی عادت سے آتما میں من لگا کر سب کاموں کو چھوڑ کر مجھے سونپ کر پھل کی آشا اور ممتا کو چھوڑ کر سب دُکھوں سے دُور ہو یُدھ کریں۔ ہے ارجن! جو آدمی شردھالو ہو

اور میرے وچن کی برائی نہ کرکے اس میرے مت (مذہب۔ دھرم) کو روزانہ عمل میں لاتے ہیں، وہ بھی اِن کرم بندھنوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ارجن! جو لوگ میرے راستے کو مانتے نہیں اور بُرائی کرتے ہیں سو نہایت بیوقوف اور جاہل ہیں۔ اُن کو ناسمجھ اور نشٹ سمجھو۔ پھر جو اگیانی عادت کے مطابق کام کرتے ہیں، اور کوشش کریں تو کہنا ہی کیا ہے؟ سب لوگ اپنی پرکرتی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ کیونکہ پرکرتی بلوان ہے۔ اس میں اِندریاں کچھ نہیں کرسکتیں۔ ہے ارجن! ہر ایک اِندری کا اپنے اپنے وِشے سے راگ ودیش ہے۔ یعنی اپنے مطابق ہونے والی چیز میں دلچسپی، اور برخلاف چیز میں حسد ہے۔ ان راگ دویش کے قبضہ میں ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دونوں موکش میں رُکاوٹ ڈالنے والے ہیں۔ اچھی طرح کئے ہوئے بھی پرائے دھرم سے اپنا دھرم گُن سے رہت ہونے پر بھی اچھا ہے۔ اپنے دھرم پر مرنا اچھا ہے۔ اور دُوسرے کا دھرم خطرناک ہے، یعنی تیرا جو کشتری دھرم یدھ کرنا ہے۔ اس پر مرنے پر بھی سورگ ملے گا۔ اور اس کو چھوڑنے میں نرک ملے گا۔ ارجن نے کہا ہے کرشن! پاپ کرنے کی اچھیا کسی کی نہیں ہوتی پھر بھی زبردستی اُس سے پاپ کرم ہو جاتا ہے۔ سو ایسا کرانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہے۔ سو ہے کرشن! وہ کون ہے؟ شری بھگوان جی بولے ہے ارجن! یہ کام یعنی کامنا ہی ہے جو کسی سبب پھل کی اچھیا کرنے سے غصہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس غصہ کا پیدا ہونا رجوگُن سے ہے۔ یہ کام بڑا کھانے والا ہے۔ یعنی کئی قسم کے بھوگوں کو بھوگتا ہوا بھی صبر نہیں کرتا۔ اور یہ غصہ بڑا پاپی ہے۔ اسے آدمیوں کا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ جیسے دُھواں آگ پر چھا جاتا ہے۔ شیشہ میل سے ڈھک جاتا ہے، اور پیٹ

کی گندگی سے پیٹ میں بچہ ڈھکا رہتا ہے، ویسے ہی یگیہ روپی گیان بھی کامنا نے ڈھک لیا ہے۔ یہ کامنا آدمی کی بہت بڑی دشمن ہے۔ یہ بھوگوں کے ملنے پر بس نہیں کرتی۔ جیسے آگ لکڑی ملنے پر بڑھتی ہے ویسے ہی جیوں جیوں اسے بھوگنے کی چیزیں ملتی ہیں ویسے ہی بڑھتی ہے اور بھوگنے والی چیزیں نہ ملنے پر آگ کی طرح جلتی ہے۔ ایسے ہی اس کام نے گیانیوں کے گیان کو بھی ڈھک رکھا ہے۔ ہے ارجن! ساری اِندریاں اور من بدھی۔ یہ کام کی پیدائش کے گھر اور رہنے کی جگہ ہیں۔ ان میں رہ کر آدمیوں کو موہت کرتے ہیں۔ اس لئے ہے بھرت کُل بھوشن! اوپر کہی گئی وجوہات سے تو پہلے اندریوں۔ من اور بُدھی کو قابو میں کر۔ کیونکہ یہ بڑے پاپ رُوپ ہیں۔ آتم گیان اور شاشتر گیان دونوں کو ہی ناش کرنے والے ہیں۔ باہری چیزوں سے سریشٹھ اندریوں سے دُور والی چیزیں ہیں۔ اور من سے بُدھی سے دور جو چیزیں ہیں وہ ان سے سریشٹھ ہیں اور جو ان سب سے پرے آتما ہے وہ سب سے ہی سریشٹھ ہے۔ اسی آتما کو یہ پاپی کام موہت کرتا ہے۔ ہے مہاباہو! اس طرح بُدھی سے پرے آتما کو جان کر اور من کو قابو میں کر کے اس قابو میں نہ آنے والے کام کرودھ رُوپی دُشمنوں کو مار کر چپ دھیان میں لگ جاؤ۔





تیسرے اَدھیائے کا مہاتم



شری کرشن چندر جی نے کہا۔ ہے لکشمی! تم نے دوسرے ادھیائے کا مہاتم سُنا۔ اب میں تیسرے ادھیائے کا مہاتم سُناتا ہوں۔ ایک براہمن روزانہ بُرے کرم (چوری وغیرہ) کیا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد اس کی موت ہو گئی۔ کھوٹے کرموں کی وجہ سے وہ پریت یونی میں گیا۔ اس کی عورت حاملہ تھی۔ اس کی کوکھ سے لڑکا پیدا ہوا۔ جب بچہ بڑا ہوا تب اپنی ماں سے پتا کے مرنے کا حال پوچھا۔ براہمنی نے سب کچھ کہہ سنایا۔ لڑکے نے کہا۔ میرے پتا کی نیچ یونی ہوئی ہوگی۔ اب ان کے ادّھار کے لئے گیا جی جاؤں۔ پنڈ دان کروں۔ پھر پتا جی یقیناً اچھی یونی میں چلے جائیں گے۔ ایسے وچار کر لڑکا گیا جی کو چل دیا۔ بالک روزانہ گیتا جی کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ راستے میں ایک دن پیپل کے نیچے بیٹھ کر تیسرے ادھیائے کا پاٹھ کیا۔ اِتفاق سے اُس کا پتا بھی پریت بنا ہوا اُسی پیپل پر رہتا تھا۔ اپنے بیٹے سے تیسرے ادھیائے کے پاٹھ کو سُن کر وہ دیو گتی کو پراپت ہوا۔ اور اس سے پہلے بھی جو سات پیڑھی تک کے بُزرگ نرک میں پڑے دُکھ بھوگ رہے تھے۔ سُورگ کو گئے۔ بالک اپنے بزرگوں کو سورگ میں جاتا دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس طرح جیسے عقل سے آدمی ناؤ بنا کر سمندر پار کر لیتا ہے۔ ویسے ہی کرم کر کے موت رُوپی اس

بھیانک سنسار ساگر کو پار کر کے آدمی گیان کے ذریعے موکش کو پراپت ہوتا ہے ۔ ہے لکشمی !اس طرح گیان اور کرم کے بھید کو جان کر کرم کرنے والوں کو نجات ملتی ہے ۔ اس لیئے جو شخص اس ادھیائے کے گہرے راز کو جان کر اس پر عمل اور پاٹھ کرے گا وہ یقیناً مُکتی پائے گا ۔



بیالیس شلوک (4) چوتھا اَدھیائے

کرم سنیاس یوگ !

شری کرشن بھگوان ارجن کو کہتے ہیں ۔ ہے ارجن ! یہ کرم یوگ پہلے میں نے سُورج کو بتایا تھا ۔ سُورج نے مُنو سے کہا ۔ پھر مُنو نے اپنے بیٹے اِکشواکو سے کہا تھا ۔ یہ گیان یوگ اسی طرح چلا آیا ہے ۔ اسے رشی لوگ جانتے تھے ۔ ہے پرنتپ ! یہی یوگ پھر بہت وقت گزرنے کے بعد غائب ہو گیا ۔ یہی پراچین یوگ میں نے تیرے کو سنایا ہے ۔ تجھے سُنانے کی وجہ یہی ہے کہ تو میرا پرم بھگت ہے ۔ اور دوست بھی ہے ۔ اس لیئے اُوتم اور پوشیدہ (گپت) بھید تجھے بتایا ہے ۔ یہ سُن ارجن نے پوچھا ! ہے کرشن ! تمہارا جنم تو اب ہوا ہے اور سُورج تو پُرانے زمانے سے ہے ۔ پھر ہم یہ کیسے جان سکتے ہیں کہ آپ نے یہ کرم یوگ سُورج کو سنایا تھا ۔ ارجن کی بات

سُن کر شری کرشن جی نے کہا۔ ہے ارجن! میرے اور تیرے بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ ان سب جنموں کا حال میں جانتا ہوں۔ تم نہیں جانتے
اگرچہ میری آتما کبھی ناش نہیں ہوتی۔ میں سب کا ایشور (مالک) بھی ہوں، پھر بھی اپنی ساتوک پرکرتی کو چھوڑ کر اپنی مایا سے اوتار لیتا
ہوں۔ جو سادھو مہاتما اپنے دھرم پر لگے ہوئے ہیں اُن کی حفاظت کے لئے اور پاپیوں کو تباہ کرنے کے لئے اور دھرم کو مضبوط بنانے
و دھرم بڑھانے کے لئے میں یُگ یُگ میں اوتار لیتا ہوں۔ ہے ارجن! جو میرے ان جنم کرموں کو الوکِک جان کر ان کے راز کو جان
لیتے ہیں۔ وہ اس شریر کو چھوڑ کر پھر جنم نہیں لیتے۔ اور مجھ میں مل جاتے ہیں۔ یعنی آواگمن سے چھُوٹ جاتے ہیں۔ میرے اوتاروں
کا الوکِک بھید جان لینے سے بہت سے لوگوں کے امراض۔ خوف اور غصّہ وغیرہ دُور ہو جاتے ہیں اور وہ ہر چیز میں مجھے ہی دیکھتے
ہیں، اور میری ہی امید پر رہتے ہیں۔ ایسے لوگ گیان اور تپ سے پاک ہو کر میرے خیال میں مل گئے ہیں۔ جو مجھے سکام اور
نشکام جس طرح سے بھجتا ہے۔ میں اُسے ویسا ہی پھل دیتا ہوں۔ جو سکام پُوجن کرتے ہیں، اُن کو کرموں کے مطابق پھل دیتا ہوں
اور جو نشکام بھجتے ہیں وہ میرے میں مل جاتے ہیں جو تو کہے کہ سبھی لوگ تمہارا بھجن کیوں نہیں کرتے۔ تو اُن کی بات سُن۔ اس سنسار
میں جو لوگ کرم سِدّھی کو چاہتے ہیں۔ وہ اِندر وغیرہ دیوتاؤں کو پُوجتے ہیں۔ کیونکہ اس جہان میں کرم کی سِدّھی جلد ہو جاتی
ہے۔ اور میرا ساکشات سیوا سے گیان کا پھل روپ جو مُکتی ہے سُو مشکل سے مِلتا ہے۔ براہمن کشتری۔ ویش اور شودر یہ

چاروں ورن میں نے اپنے اپنے گُن کرم سے بنائے ہیں۔ اگرچہ ان کا کرتا و ناش کرنے والا میں ہی ہوں۔ پھر بھی مجھے کسی کرم کرنے کا
پاپ دھرم نہیں لگتا۔ کیونکہ میں اونیاشی ہوں، اور ان میں میرا لگاؤ نہیں ہے۔ ہے ارجن! کرم مجھے نہیں لگتے، اور نہ ہی کرموں
کے پھل کی مجھے اچھیا ہے۔ کیونکہ میں پُورن کام ہوں۔ جو مجھ کو ایسا جانتے ہیں۔ وہ کرم سے نہیں بندھتے۔ پہلے جنک وغیرہ لوگوں نے
بھی اوپر کہی ہوئی سب باتیں جان کر کرم کئے تھے۔ اس لئے تم بھی اب وہی کرو جو پہلے لوگوں نے کئے ہیں۔ ہے ارجن! کون سا
کرم کرنا چاہیئے اور کون سا کرم نہیں کرنا چاہیئے۔ اس بات کے وچار میں بڑے بڑے پنڈتوں کی بُدھی چکر میں پڑ جاتی ہے۔ اسی کرم کو
میں تم سے کہتا ہوں۔ جسے جان کر سنسار کے بندھنوں سے چھوٹ جاؤ گے۔ ایک تو وہ کرم ہیں جو شاستروں کے کہنے کے مطابق
کرنے چاہئیں۔ ایک وہ کرم ہیں جو نشیدھ ہیں، اور ایک وہ کرم ہیں۔ جن کا تو گیان ہونے پر تیاگ کہا ہے۔ ان تین طرح کے کرموں
کا وچار کرنا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ کرموں کی گتی بڑی کٹھن ہے۔ جو کرم کو اکرم اور اکرم کو کرم سمجھتا ہے یعنی کرم کرنا جس کے گیان میں
روکاوٹ نہیں کرتا ہے۔ اور شاستروں کے مطابق کرم کے نہ کرنے ہی میں فرض سمجھتے ہیں۔ وہی گیانی سب کاموں کا کرنے والا
ہے۔ ہے ارجن! گیان روپی آگ سے جس کے سب کرم جل گئے ہیں۔ ایسا جو ہو اُسے گیانی پرش کہتے ہیں۔ جو کرم پھل کی اچھیا
نہیں کرتا، اور نہ ان میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اور سب کا آسرا چھوڑ کر ہمیشہ مطمئن رہتا ہے۔ چاہے ایسا آدمی کرم کرتا بھی ہو تو بھی وہ
کچھ نہیں کرتا۔ جو سب خواہشات کو چھوڑ کر من اور آتما پر قابو پا کر سب سنسارک جھگڑوں سے منہ موڑ کر صرف شریر سے ہی کرم

کرتے ہیں۔ وہ بھی کرم بندھن سے دُکھ نہیں پاتے۔ ہے ارجن! جو پُرش اپنے آپ ملی ہوئی چیزوں پر صبر کرتے ہیں۔ دکھ سکھ۔ نفع نقصان سے جن کے من کو خوشی، غمی نہیں ہوتی۔ جو ہر حالت میں ایک سمان ہیں۔ وہ کرم کر کے بھی کرم بندھن میں نہیں بندھتے۔ جو بھائی۔ بندھو۔ استری۔ پُتر وغیرہ کی ممتا سے چھُوٹ گیا ہے اور سنسارک وشے واسنا سے من رُکا ہوا ہے، اور جس کا من گیان میں لگا ہوا ہے۔ وہ یگیہ کے لئے جو کرم کرتا ہے، اُس کے وہ سب کرم واسنا (خواہشات) کے ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔ برہم کے ارتھ اور برہم رُوپ اگنی پر یہ برہم ہی نے دیا ہے۔ اس طرح جو جانتا ہے یعنی ہوم۔ اگنی۔ کرتا۔ گھی۔ لکڑی۔ سامگری وغیرہ سب کچھ برہم سرُوپ ہے۔ جس کی برہم کرم میں دلچسپی ہے وہ ضرور برہم کو پراپت ہوتا ہے۔ ہے ارجن! کتنے ہی کرم لوگ شردھا... پوروک اندر وغیرہ دیوتاؤں کی پُوجا کرتے ہیں اور کتنے ہی گیان یوگی برہم رُوپ اگنی میں برہم رُوپ سے ہون کرتے ہیں۔ ہے ارجن! کتنے ہی ایسے یوگی ہیں، جو اپنے ناک، کان وغیرہ اندریوں کو بند کر کے سنیم رُوپ اگنی ہوم دیتے ہیں۔ کتنے ہی ان اندریوں کے رُوپ شبد وغیرہ وشیوں کو اندریہ رُوپ اگنی میں ہوم دیتے ہیں۔ کتنے ہی ایسے یوگی ہیں جو کرم اندری اور گمیا اندریہ کے کرموں کو اور پران۔ اپان (پر ہیز) وغیرہ ولیش پرانوں کے کرموں کو گیان سے جلتی ہوئی من کے نگرہ روپ اگنی میں ہوم دیتے ہیں۔ یعنی سب خواہشات سے دور ہو کر صرف برہم میں سما جاتے ہیں۔ جو اپنے وعدہ (نیم) میں بڑے مصروف ہیں۔ ان میں سے کتنے ہی دھن دولت کا دان کرتے ہیں اور کتنے ہی وید کا پڑھنا پڑھانا روپی یگیہ کرتے ہیں۔ کتنے ہی ورزش میں لگ کر پران اور اپان کی گتی

درفتار) کو روک کر اپان میں پران ہون کرتے اور پران میں اپان کا ہون کرتے ہیں۔ کتنے ہی بالترتیب ایک ایک لُقمہ گھٹاتے ہیں اور
یہ جتنی قسم کے یگیہ کہے ہیں۔ سو سبھی پاپوں کو ناش کرتے ہیں۔ جو یگیہ باقی ہیں وہ امرت رُوپی اناج کھاتے ہیں۔ وہ سناتن برہم کو ملتے
ہیں ہے ارجن! جو یگیہ نہیں کرتے ہیں، اُن کو نہ یہ لوک ہے نہ پرلوک ہے۔ ایسے بہت قسم کے یگیہ وید میں کہے ہیں۔ ان سب کی
پیدائش کرم سے ہے۔ ان کو جاننے سے تیری مکتی ہو جائے گی۔ ہے ارجن! دھن دولت کے یگیہ سے گیان یگیہ سریشٹھ (اچھا) ہے
کیونکہ جتنے کرم ہیں وہ سب گیان میں ختم ہو جاتے ہیں۔ تتو درشی لوگ جو گیانی ہیں اس تتو گیان کا تجھے اُپدیش کریں گے۔ جب تو اُن
کی سیوا کرے گا۔ ہاتھ جوڑے گا۔ پرنام کرے گا، اور کئی مرتبہ پوچھے گا کہ اس سنسار میں میری مُکتی کیسے ہوگی ہے ارجن! اس گیان
کے پرتاپ سے تجھ کو اب موہ پھر کبھی نہ ہوگا۔ اور اس گیان سے سب آدمیوں کو اپنی آتما میں اور مجھ میں بھی دیکھے گا۔ اب اس گیان کا
پھل سُن۔ جتنے پاپ جان بُوجھ کر یا نا سمجھی سے ہو گئے ہیں، اُن پاپوں کا پھل جو دُکھ ہے اُن دُکھوں سے گیان ناؤ میں چڑھ کے دُکھ ساگر سے
پار ہو جائے گا۔ ہے ارجن! جیسے جلتی ہوئی اگنی لکڑی کو جلا کر بھسم (راکھ) کر دیتی ہے۔ ویسے ہی گیان رُوپی اگنی سب موہ کو جلا کر خاک
کر دیتی ہے۔ صرف یہ بات نہیں ہے کہ گیان سے پاپوں سے ہی پار ہو جاتے ہیں۔ اسی سنسار میں گیان کے علاوہ اور کوئی چیز من کو پوتر
کرنے والی نہیں ہے۔ یہ گیان کچھ وقت کے بعد مشق کرنے سے کرم یوگ کے ذریعہ تھوڑے ہی عرصہ میں موکش کو پاتے ہیں۔ اور جو اگیانی
ہیں۔ جن میں شردھا نہیں، یا جن کے من میں فریب (کپٹ) بنا رہتا ہے۔ وہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ سندیہہ رکھنے والے کو نہ اس دنیا

کا سُکھ ملتا ہے اور نہ پرلوک کا۔ اُس کو سُکھ برائے نام بھی نہیں ملتا۔ ایشور بھگتی روپی یوگ سے جس کے سب شک دشبہ دُور ہوگئے ہیں۔ ایسے آتما میں لگے ہوئے لوگوں کو کرم کا بندھن نہیں ہوتا ہے۔ کرم تو صرف دُنیا داری کو قائم رکھنے کے لئے ہیں۔ ہے ارجن! ان اُوپر کہی گئی اچھّی باتوں سے تیرے دل میں جو اگیان سے شک پیدا ہوا ہے۔ اس کو اس گیان رُوپ تلوار سے کاٹ ڈال، اور بُدھ رُوپ جو کرم یوگ تیرے سامنے حاضر ہوا ہے اُس کو کرنے میں لگ جا۔



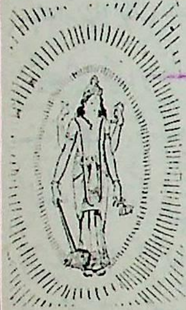
چوتھے ادھیائے کا مہاتم!



بھگوان بولے۔ ہے لکشمی! جو لوگ شری گیتاجی کا پاٹھ کرتے ہیں۔ اُن کو چھُونے سے ہی اس نکمّی دیہہ سے چھٹکارا پا کر موکش کو پراپت ہوتے ہیں۔ لکشمی جی نے پوچھا ہے مہاراج! شری گیتاجی کے پاٹھ کرنے والے کو چھُو کر کوئی جیو مُکت بھی ہوا ہے۔ تب شری بھگوان جی نے کہا، ہے لکشمی! تم کو مُکت ہوئے پُرش کی پُرانی کتھا سُناتا ہوں۔ بھاگیرتھی گنگا کے کنارے شری کاشی نگر ہے۔ وہاں ایک ویشنو رہتا تھا۔ وہ شری گنگاجی میں اشنان کر کے شری گیتاجی کے چوتھے ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اس ویشنو کے پاس یہی تپ دھن تھا ایک دن وہ سادھو (ویشنو) جنگل میں گیا۔ وہاں بیری کے دو درخت تھے۔ وہ سادھو اُن کی چھایہ میں بیٹھ گیا، اور بیٹھتے ہی

اس کو نیند آگئی ۔ایک بیری سے اس کے پاؤں لگے ۔اور دوسری کے ساتھ سر لگ گیا تو دونوں آپس میں کانپ کر زمین پر گر پڑیں ۔اُن کے پتّے سوکھ گئے ۔پرمیشور کی کرپا سے وہ دونوں بیریاں براہمن کے گھر میں لڑکیاں بن گئیں ۔ہے لکشمی! بڑے اچھے دھرم کرموں سے منشیہ شریر ملتا ہے ۔دونوں لڑکیوں نے اُگر تپ کرنا شروع کیا ۔جب دونوں بڑی ہوئیں ۔تب اُن کے ماتا پتا نے کہا ۔اے بیٹیو! ہم تمہاری شادی کرتے ہیں ۔تب ان دونوں نے جواب دیا ۔ہم شادی نہیں کراتیں ۔اُن کو اپنے پچھلے جنم کی سب باتیں یاد تھیں ۔وہ پوتر ذات میں جنمی تھیں ،انھوں نے کہا ۔ہمارے مَن میں ایک خواہش ہے ۔اگر ایشور اُسے پُورا کرے تو بہت اچھی بات ہے ۔اُن کے من میں یہی تھا کہ وہ سادھو جس کے چھُونے سے ہماری وہ دیہہ چھوٹ کر یہ شریر ملا ہے وہ ہمیں ملے ۔اتنا سوچ کر ان دونوں لڑکیوں نے اپنے ماتا پتا سے تیرتھ یاترا کرنے کی اجازت مانگی تو ماتا پتا نے اجازت دے دی ۔دونوں لڑکیوں نے اپنے ماتا پتا کے چرن چھُو کر وِدا مانگی ۔تیرتھ یاترا کرتی کرتی کاشی میں پہونچیں وہاں جاکر دیکھا کہ وہ تپسوی بیٹھا ہے ۔جس کی کرپا سے بیری کی دیہہ سے چھُوٹی ہیں ۔تب دونوں لڑکیوں نے چرن چھُو کر ڈنڈوت کی ،اور کہا ،ہے سنت جی! آپ کی جے ہو ۔آپ نے ہمیں مُکتی دی ہے ۔تب اُس تپسوی نے کہا ۔میں تو تم کو جانتا نہیں ۔لڑکیوں نے کہا ۔ہم آپ کو پہچانتی ہیں ۔ہم پچھلے جنم میں بیریوں کی یونی میں تھیں ۔آپ ایک جنگل میں آئے ،آپ زیادہ دھوپ کی وجہ سے چھایا میں آبیٹھے ۔لمبا فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک بیری کو پاؤں اور دوسری کو سر لگا ۔اُسی وقت ہم بیریوں کی یونی سے چھُوٹ گئیں ۔اب براہمن کے گھر میں جنمی ہیں ۔بہت سُکھی ہیں ۔

آپ کی کرپا سے ہم نے یہ جنم پایا۔ تب تپسوی نے کہا۔ مجھے اس بات کی خبر نہیں تھی۔ تمہاری کیا سیوا کروں۔ تم برہم رُوپ۔ ادتم جنم شری نارائن جی کا مُکھ ہو۔ تب اُن لڑکیوں نے کہا۔ ہم کو شری گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا پھل دان کرو۔ جس کو پاکر ہم دیودیہی پاکر سُکھی ہوویں۔ تب اُس تپسوی نے چوتھے ادھیائے کے پاٹھ کا پھل دیا اور کہا، کہ تمہاری مکتی ہو۔ اتنا کہتے ہی آکاش سے بوان آئے، وہ دیودیہی پاکر بیکنٹھ کو گئیں۔ پھر تپسوی کو گیان ہوا، کہ شری گیتا جی کے چوتھے ادھیائے کا ایسا مہاتم ہے۔ تب شری نارائن جی نے کہا، ہے لکشمی! یہ چوتھے ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو میں نے تم کو سنایا ہے۔



اُنتیس شلوک

(5) پانچواں اَدھیائے

کرم سنیاس یوگ!

ارجن نے کہا، ہے شری کرشن جی! تم کرموں کو تیاگ کا بھی اُپدیش دیتے ہو، اور پھر کرم کرنے کے لئے بھی کہتے ہو۔ اب ان دونوں میں جو سریشٹھ ہو اُس بات پر یقین رکھ کر مجھ سے کہو۔ یہ سن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! کرموں کا تیاگ

اور کرموں کا پالن یہ دونوں ہی کلیان کرنے والے ہیں۔ ان دونوں میں کرم سنیاس سے کرم سریشٹھ ہے۔ یعنی کرم کرتے کرتے دل شدھ ہونے سے سنیاس ہوتا ہے۔ ہے مہاباہو! جو انسان گیان کی ایسی بات کو سمجھنے والا ہے۔ سنیاسی ہے۔ جو نہ تو کسی سے حسد رکھتا ہے۔ اور کسی بات کی خواہش کرتا ہے۔ ایسے انسان ہی بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ہے ارجن! اگیانی ہی سانکھیہ اور یوگ کو الگ الگ کہتے ہیں۔ گیانی کبھی ایسا نہیں کہتے۔ جو اِن دونوں میں سے ایک میں بھی اچھی طرح جُٹ جاتا ہے، وہ دونوں کا پھل پاتا ہے۔ ہے ارجن! گیان سے جو بدوی (رتبہ) ملتا ہے وہی کرم یوگ سے بھی ملتا ہے۔ اس لئے جو گیان اور کرم کو ایک ہی درشٹی (نظر) سے دیکھتے ہیں وہی وِدوان ہیں۔ ہے مہاباہو ارجن! بنا کرم یوگ سنیاس کو پانا مشکل ہے اور کرم کے کرنے والے مُنی یوگ کرم کرنے سے من کی پوترتا کے ذریعہ جلد ہی برہم کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ ہے ارجن! جو کرم یوگ میں لگے ہوئے ہیں، یعنی کامنا کا تیاگ کر کے کرم کرتے ہیں۔ جن کا چِت شدھ ہے۔ جنھوں نے اپنی آتما، اور اندریاں جیت لی ہیں، اور جو اپنی آتما کو سب لوگوں کی آتما سے الگ نہیں مانتے۔ پھر بھی اُن میں محو نہیں ہوتے۔ ہے ارجن! کرم سے مُکت تو گیانی لوگ دیکھتے ہیں۔ سنتے ہیں۔ چھُوتے ہیں۔ سونگھتے ہیں۔ چلتے ہیں۔ سوتے ہیں، اور سانس لیتے ہیں۔ پھر بھی یہی جانتے ہیں کہ میں کچھ بھی نہیں کرتا ہوں۔ وہ بولتے ہیں۔ چھوڑتے ہیں۔ لیتے ہیں۔ آنکھ کھولتے ہیں۔ بند کرتے ہیں۔ لیکن یہی سمجھتے ہیں کہ کچھ بھی نہیں کرتا۔ اِندریاں ہی اپنے اپنے کام کر رہی ہیں۔ جو آدمی کرم کرتے ہیں۔ اور اُن کرموں کو برہم کو سونپ کر پھل کی تمنّا کو چھوڑ دیتے ہیں، ان لوگوں کو پاپ اس طرح نہیں چھُوتا جیسے کمل کے پھُول

پر پانی نہیں لگتا۔ ہے ارجن! شریر من ۔بُدھی اور صرف اندریوں سے یوگی جن پھل کی کامناؤں کو چھوڑ کر کرم کرتے ہیں ۔ وہ کرم کرنا
چت شدھی کے لئے ہے۔ جو پھل کی کامناؤں کو چھوڑ کر کرم کرنے میں لگا رہتا ہے وہ ایشور میں بیٹھی شانتی کو پاتا ہے ۔ اور جو ایشور
سے وِمکھ (الگ) ہے ۔ اور پھل کی کامنا میں من لگا کر کام کرتا ہے ۔ وہی کرم سے بندھا ہوا ہے ۔جو جتیندریہ پُرش اس تتو
اندریوں سے بنی ہوئی دیہہ (جسم) ہیں ۔من سے سب کرموں کو چھوڑ کر سُکھ سے رہتے ہیں ۔وہ ابھیمان کے نہ ہونے سے خود کوئی
کام نہیں کرتے ہیں اور ممتا نہ ہونے کی وجہ سے اور کسی سے بھی کچھ نہیں کراتے ۔ پرماتما اس جیو کے نہ کرتا پن ۔نہ کرم پھل اور نہ کرم پھل
کے سنیوگ کو بناتا ہے ۔ ان سب کرموں کو کرانے والی قدرت ہے ۔یعنی جیو اپنے پچھلے کرموں کے مطابق کرم کرنے لگتا ہے ۔
ہے ارجن! ایشور کسی کے پُنیہ اور پاپ کو نہیں لیتا ہے ۔ اس جیو کا گیان اگیان ڈھونگ رکھا ہے ۔ اسی لئے اگیانی جیو موہ میں
پھنس کر ایشور پر بھروسہ نہیں رکھتے ۔ ہے ارجن! جن کا یہ اگیان آتم گیان سے نشٹ ہو گیا ہے ۔ وہ اُن کا سورج کی طرح
پرکاش (اُجالا) کرتا ہے ۔ اور اندھیرے رُوپی سب دُکھ کو مٹا دیتا ہے ۔ اُس پرماتما ہی میں جتنی بُدھی ہے اور اُسی میں جتنی
شردھا ہے ۔ اور اُسی میں جو لگے ہوئے ہیں ۔اسی پرماتما کی کرپا سے گیان سے جن کے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں ۔ وہ اس سنسار
میں پھر جنم نہیں لیتے ہیں ۔ جو وِدوان ہیں وہ وِدّیا اور (نمرتا) عاجزی والے براہمن میں ۔ گائے ۔ ہاتھی وغیرہ میں کتّے اور چنڈال
میں ۔ آتما کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں ۔ انھوں نے سنسار کو جیت لیا ہے ۔کیونکہ برہم میں کوئی نقص نہیں ۔ اور وہ ایک جیسا ہے

اس لئے ایسے آدمی برہم میں سما جاتے ہیں۔ ہے ارجن! جو اچھی چیز پا کر خوش نہیں ہوتے، اور بُری چیز کو پا کر رنج نہیں کرتے ایسی بُدھی والے برہم کو جاننے والے برہم میں ہی مگن رہتے ہیں، اور جو باہری اِندریوں کے رُوپ رس وغیرہ میں نہیں لگے ہوئے وہ آتما رُوپی پرم شانتی روپی سُکھ کو محسوس کرتے ہیں۔ اور اس شانتی سے وہ برہم یوگ میں اپنی آتما لگا کر سمادھی کے ذریعے ہمیشہ رہنے والے سُکھ کو محسوس کرتے ہیں۔ ہے ارجن! جو رُوپ رس وغیرہ اندریوں کے بھوگ ہیں۔ وہ دُکھ کی جڑ ہیں۔ یہ بھوگ پیدا ہوتے ہیں، اور مِٹ جاتے ہیں۔ اس لئے عقلمند آدمی وشیوں میں نہیں لگتے۔ جو منشیہ جیتے جی یا جب تک جسم میں طاقت رہے۔ تب تک کام کرودھ کے جوش کو جیت لیتا ہے۔ وہی اس سنسار میں یوگی ہے سُکھی ہے۔ کیونکہ پرشارتھ گھٹ جانے پر تو سبھی کے کام کرودھ گھٹ جاتے ہیں۔ ہے ارجن! جو اپنی آتما ہی میں سُکھ محسوس کرتا ہے، اور جو اپنے دل کی آتما سے متعلقہ گیان کی روشنی سے پرکاشت ہے۔ وہی یوگی برہم روپ ہو کر نروان پد کو پراپت ہو جاتا ہے۔ جن کو وہ بھاؤ نہیں ہیں، اور اپنی آتما کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ جو سب کی بھلائی چاہتے ہیں، اور جس کے سب پاپ مٹ گئے ہیں۔ وہی نروان سُکھ میں مگن ہوتے ہیں۔ جو کام کرودھ سے مُکت ہو گئے ہیں۔ نیم پُورُوک رہتے ہیں۔ جنھوں نے اپنا من قابو میں کر رکھا ہے اور جو آتم تتو کو جانتے ہیں۔ اُن کو سب سُکھ موجود رہتے ہیں۔ رُوپ رس وغیرہ اِندریوں کے باہری وشیوں کو باہر کر کے اور نیتروں سے بھرکٹی کا دھیان کر کے پران اور اپان وایُو کو سمان مکھ کنبھ پرانا یام کرے۔ بھرُو مدھیہ (درمیان) میں درشٹی رکھتا، اس لئے

کہاہے کہ نیتر بند کرنے سے تو نیند کا ڈر ہے۔ اور کھلے رہنے سے باہری چیزوں پر من دوڑتا ہے۔ اور وہ دونوں وایو (ہوا) برابر ہو کر ناک میں سے آتی جاتی ہیں۔ وہ شخص جس نے اپنی اندریاں۔ من اور بُدھی کو جیت لیا ہے۔ وہ موکش کا ہی سہارا لئے رہتا ہے۔ اور جس کے خواہش۔ ڈر اور غصہ بھی نہیں، وہ جیو ہمیشہ مکت ہے۔ سب یگیہ اور تپسیاؤں کا جو پالن کرنے والا سب لوکوں کو۔ ایشور کو اور سب جیوؤں کو اپنا دوست مانتا ہے وہ پرم سکھ پاتا ہے۔





پانچویں ادھیائے کا مہاتم

شوجی سے پاروتی جی نے پوچھا، کہ ہے مہاراج! گیتا کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم بڑا شریشٹھ سنا ہے۔ سو آپ کرپا کر کے مجھے سنائیے۔ تب شوجی نے پاروتی سے کہا، کہ جس طرح میں یہ گیتا جی کے پانچویں ادھیائے کا مہاتم کہوں گا۔ اسی طرح لکشمی جی نے وشنو جی سے پوچھا، اور وشنو جی نے جیسا سنایا ہے وہ میں تم سے کہتا ہوں۔ منداکنی ندی کے کنارے کروی نگری ہے۔ وہاں پر پنگل نام کا ایک برہمن وید شاستروں کو جاننے والا اور سادھو مہاتماؤں کی سیوا کرنے والا تھا۔ اُس نے ایک دفعہ منداکنی کے کنارے بڑا بھاری یگیہ شروع کیا۔ یگیہ میں بلیدان کے لئے ایک بکرا لایا گیا۔ اُسے نہلا دھلا کر

پوچھن کیا۔ تو وہ بکرا ہنس کر بولا ہے پنڈت جی! اِن یگوں سے جو پھل ملتا ہے وہ چنچل اور ناش وان ہے۔ یگیہ کرنے والے کی مُکتی نہیں ہوتی۔ بکرے کا یہ شبد سُن کر یگیہ میں بیٹھے ہوئے سبھی براہمن آشچریہ میں پڑ گئے۔ تب پنگل براہمن ہاتھ جوڑ کر بولا کہ آپ اپنے پہلے جنم کا حال کہیئے۔ اور کس کرم سے آپ کو بکرے کی یونی ملی ہے۔ تب وہ بکرا بولا کہ میں نے براہمن کے خاندان میں جنم لے کر بہت یگیہ کیئے۔ ایک دفعہ میں عورت کے مرض کو دُور کرنے کے لئے دیوی جی کی بھینٹ بکرا منگا کر بلیدان دینا چاہتا تھا۔ وہیں پر اس بکرے کی ماتا تھی۔ اُس نے دیکھا کہ میرے بیٹے کو یہ بلیدان دینا چاہتے ہیں۔ تو اُس نے مجھے بد دُعا دی کہ اے پاپی براہمن! جو تو میرے بیٹے کو مارنا چاہتا ہے تو تو بھی بکرے کی یُونی کو پاوے گا۔ بکرے کی ماں کی بد دُعا پر میں نے دھیان نہیں دیا۔ اور اُس بکرے کو بلیدان کر دیا۔ کچھ دن بعد میری مرتیو ہوئی۔ لیکن مجھے پچھلے جنم کی بات یاد ہے، کہ بکرے کی یُونی چھوڑ کر میں بندر ہو کر ناچتا رہا۔ پھر کُتے کی یونی ملی۔ ایک دن بھوک سے بے چین ہو کر ایک بچے کو کاٹ لیا۔ اُس بچے کے باپ نے اُس قصور میں ایسا مارا کہ میں مر گیا۔ پھر مجھے ایک دفعہ گھوڑا بننا پڑا۔ ایک دفعہ میرا مالک تیرتھ یاترا کے لئے جانے لگا۔ تو مجھے دوسرے کے ہاتھ بیچ گیا۔ وہ مجھے پیٹ بھر کھانے تک کو نہیں دیتا تھا۔ ایک دن پانی پلانے کے لئے وہ تالاب میں لے گیا۔ تب وہاں کیچڑ میں پھنس گیا۔ میرے مالک نے نکالنے کے لئے بہت اُپائے کیا۔ لیکن میں نہیں نکل سکا، وہیں میری موت ہو گئی۔ کئی قسم کی یونیوں میں دُکھ بھوگ کر میں نے پھر بکرے کا جنم پایا ہے۔ مجھے اس یگیہ میں تم بلیدان کرو۔ تو میرے پچھلے جنم کے سب پاپ دُور ہو جاویں۔ میں نے ایک راجہ

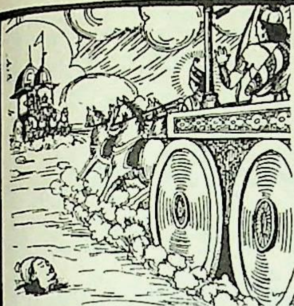
کا کال پرش دان کرتے وقت گیتا کے پانچویں ادھیائے کو سنا ہے۔ اس کے اثر سے ہی مکتی ہو جائے گی۔ تب براہمن نے اُس بکرے سے پوچھا کہ تم نے ایسی مشکل یونیاں پاکر کس طرح اُن کو برداشت کیا۔ بکرے نے کہا۔ ہے براہمن! جس وقت میں نے گیتا کے پانچویں ادھیائے کو سنا تبھی سے میرا دُکھ دُور ہو گیا ہے۔ اب میرے مکت ہونے کا وقت آگیا ہے۔ یہ حال جان کر گوبند براہمن نے بکرے سے گیتا کے پانچویں ادھیائے کو سنا۔ بکرا مر نے پر سورگ کو گیا۔ براہمن بھی یگیہ کو پورا کر کے گیتا کے پانچویں ادھیائے کا پاٹھ روزانہ کرنے لگا۔ جس کے نتیجہ کے طور پر براہمن کی مکتی ہو گئی۔ ہے لکشمی! وہ پانچویں ادھیائے کا مہاتم میں نے تمھیں کہہ سنایا ہے۔ جس کو سن کر اور جان کر سبھی پرانی مکت ہو سکتے ہیں۔



ہر شئے میں نمایاں ہے ہستی تیری
کیا خوب جوانی میں ہے مستی تیری
ہر سمت اُجالا ہے تیری رحمت کا
واقعی میرے دل میں ہے بستی تیری







سینتالیس شلوک (6) چھٹا ادھیائے



ابھیاس یوگ!

شری کرشن جی نے کہا ۔ ہے ارجن! اپنے کئے ہوئے کرموں کے پھل کی خواہش کو چھوڑ جو اپنا روزانہ کا کام کرتے رہتے ہیں، وہ ہی سنیاسی اور وہ ہی یوگی ہیں، اور جو اگنی ہوتر آدی شُبھ کرموں کو تیاگ دیتے ہیں ۔ اور کنواں، باؤلی وغیرہ کا بنوانا ان سب کرموں کو چھوڑ کرنشکریہ ہو جاتے ہیں، وہ نہ سنیاسی ہیں اور نہ یوگی ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ سنیاس لینے پر بھی کرم کرنا چاہیئے ۔ لیکن کرم کرتے ہوئے پھل کی خواہش نہ کرنا سنیاس ہے ۔ اسی کا نام یوگ ہے ۔ بنا پھل کی کامنا کو چھوڑے کوئی بھی یوگی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ کرم پھل کا تیاگ سنیاس اور یوگ دونوں ہی میں ہے ۔ جو گیان یوگ کی پراپتی کرنا چاہتے ہیں ۔ اُن کی گیان پراپتی کا کارن کرم کہا ہے ۔ کیونکہ نشکام کرنے سے چت شدھ ہوتا ہے ۔ چت شدھی سے گیان کی پراپتی ہوتی ہے اور اُس گیان پراپتی سے منشیہ کو شانتی ملتی ہے ۔ ہے ارجن! جب منشیہ کی اِندریاں کسی چیز کے لئے نہ اٹھیں اور من میں سمرن بنا کوئی چنتا بھی

نہ ہو جب ایسا ہو تب یوگ آروڑھ کہلاتا ہے۔ اس لئے گیانی پرش اپنی آتما کا سنسار میں آپ ہی اُدّھار کریں۔ اُس کی ادھوگتی نہ کریں۔ کیونکہ کامنا سے رہت جو آتما ہے وہ دوست کی طرح اُپکاری ہے۔ جس نے مجھے بھلا کر اپنی آتما کو وشیوں میں لگایا ہے۔ اُس کا آتما دشمن ہے۔ ہے ارجن! جس نے اپنی آتما سے آتما کو جیت لیا ہے تو وہی آتما اُس کا بندھو ہے، اور جو آتما اُس کا بندھو ہے، اور جو آتما کو نہیں جیتتا ہے۔ اُس کی آتما ہی اُس کا دشمن ہے۔ جس نے اپنا من اپنے قبضہ میں کر لیا ہے، اور سردی، گرمی سُکھ اور دُکھ، عزت بے عزتی میں جو سدا شانت رہتا ہے اُس کے دل میں پرماتما رہتا ہے۔ شاستر یعنی گورو کے اُپدیش سے جو گیان پیدا ہو، اور تجربہ ملے وہ دوان ان سے سنتشٹ ہے۔ جن کی آتما اور جن کا منَ کبھی چلا یمان نہیں ہوتا ہے اور انہی وجوہات سے جن کی اندریاں قابو میں ہو گئی ہیں، وہ سونے۔ چاندی اور مٹی پتھر کو ایک سمان سمجھتے ہیں۔ ایسے ہی یوگی یوگ آروڑھ ہوتے ہیں۔

ہے ارجن! جو دوست دشمن۔ سادھو اور پاپیوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ وہ یوگیوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ ہے ارجن! یوگی کو چاہئیے کہ ایکانت میں رہے۔ کسی کو اپنے اپنے ساتھ نہ رکھے۔ اپنے من اور آتما کو قابو میں رکھے۔ کسی بات کی آشا نہ رکھے۔ اور نہ کسی چیز کو اکٹھا کرے۔ اس طرح لگاتار ہر وقت اپنی آتما کو پرماتما میں لگا تار ہے۔ ہے ارجن! یوگ سادھن کے لئے سُندر۔ پوتر زمین میں جو جو نہ بہت اونچی ہو نہ نیچی۔ اُس پر کُشا کا آسن۔ اس پر مرگ چھالا کے اوپر کپڑا بچھا کر نشچے من ہو کر بیٹھے۔ من کو ٹھہرا کر چت کو روک کر یا سے رہت ہو، اپنی آتما شدھی کے لئے یوگ سادھن کرے۔ سب دیہہ۔ سر۔ گردن کو سیدھا رکھے۔ اور اپنی ناک کے اگلے حصّے

کو دیکھے اور کسی طرف نہ دیکھے۔ من کو شانت کر۔ بے خوف ہو۔ برہم چریہ ورت میں ٹِکا رہے۔ مجھ میں چت لگا من کو روک کر یوگ کا سادھن کرے۔ من کو قابو میں رکھنے والا جو یوگی اس طرح سدا اپنی آتما کو یوگ میں لگائے گا، وہ پرم شانتی یعنی مُکتی کو پائے گا۔ ہے ارجن! زیادہ خوراک کھانے والے کا، اور بالکل نہ کھانے والے گا، زیادہ سونے و جاگنے والے کو یوگ پراپت نہیں ہوتا۔ جو لوگ ٹھیک بھوجن۔ چال چلن اور کرم بھی ٹھیک کرتا ہے اور قاعدہ سے سوتا جاگتا ہے۔ اُس کا یوگ دکھوں کو دُور کرنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ یوگی کو چاہیئے کہ آہار وہار وغیرہ مناسب اور قاعدے کے مطابق کرے۔ جو منشیہ اپنی آتما ہی میں چت کی خواہشات کو روک لیتا ہے اور سب کامناؤں کو چھوڑ کر بالکل شانت ہو جاتا ہے۔ تبھی وہ پرش سِدھ یوگی کہلاتا ہے۔ جیسے جس جگہ ہوا نہیں چلتی اُس جگہ دیپک کی روشنی ہلتی نہیں۔ ایسے ہی جو اپنا من لگا کر کے ایکانت میں بیٹھ کر یوگ ابھیاس میں من لگاتا ہے۔ اُس کا من دیپک کی طرح چلائمان نہیں ہوتا۔ جن اوستھا میں یوگ ابھیاس سے اپنی چت کی کامناؤں کے رُکنے پر جہاں آرام لیتا ہے۔ بُدّھی سے آتما کے سروپ کو دیکھتا ہے۔ اور اپنی آتما میں سنتُشٹ ہوتا ہے۔ ہے ارجن! جس کسی خاص حالت میں یوگی لوگ ایسے مہمان سُکھ کو محسوس کرتے ہیں، کہ جو اندریوں کے وشئے سے دُور ہے اور صرف بُدّھی کے ذریعے ہی جانا جاتا ہے۔ اس لئے اُس سُکھ میں یوگی آتم سروپ سے چلائمان نہیں ہوتا ہے۔ ہے ارجن! جو آتم سروپی۔ اس سُکھ کو پا کر اس سے زیادہ کسی لابھ کو نہیں مانتے ہیں۔ وہ اس سُکھ میں لگ کر بڑے بڑے جو سردی گرمی وغیرہ کے سُکھ دُکھ ہیں۔ اُن میں بھی نہیں ڈگمگاتے ہیں

جس حالت میں دُکھ ذرا بھی نہیں رہتا۔ اُسی حالت کو یوگ اوستھا جانے۔ اس لئے من کو روک کر کوشش سے یوگ ابھیاس کرنا ٹھیک ہے۔ سنکلپ سے پیدا ہونے والی اور یوگ میں روکاوٹ ڈالنے والی سب قسم کی خواہشات کو چھوڑ کر اور اندریوں کو من کے سبھی قسم کے جوش سے روک کر یوگ ابھیاس کرے۔ قابو میں ہوئی بُدھی سے آہستہ آہستہ من کو آتما میں ٹکائے اور کسی بات کا دھیان نہ کرے۔ من بڑا چنچل ہے۔ کسی جگہ جلدی نہیں ٹکتا۔ اس لئے جہاں جہاں من جاوے۔ وہاں سے اسے روک کر آتما میں لگائے۔ ہے ارجن! اُوپر لکھے طریقے کے مطابق شانت چت ہونے سے تین گُن خود بخود بھاگ جاتے ہیں۔ آتما نشپاپ ہو، برہم میں لین ہو جاتی ہے۔ ایسے یوگی کو سمادھی کا اُوتم سُکھ اپنے آپ مل جاتا ہے۔ اس طرح ہمیشہ آتما کو لگائے رکھنے والا نشپاپ یوگی سُکھ سے بنا محنت مہان برہم سُکھ کو بھوگتا ہے۔

سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے یوگ ابھیاسی اپنی آتما کو سب آدمیوں میں دیکھتے ہیں اور سب آدمیوں کو اپنی آتما میں دیکھتے ہیں۔ ہے ارجن جو مجھ کو سب آدمیوں میں دیکھتا ہے، اور سب آدمیوں کو مجھ میں دیکھتا ہے۔ اس یوگی سے میں دُور نہیں رہتا ہوں۔ اُس یوگی کو میں صاف طور سے درشن دیتا ہوں سبھی لوگوں میں مجھ کو سمایا ہوا جان کر جو میرا بھجن کرتے ہیں، اُن کو پھر جنم نہیں لینا پڑتا، اور جو سب لوگوں کے دُکھ سُکھ کو اپنے دُکھ سُکھ کی طرح مانتا ہے اور سب کو یکساں دیکھتا ہے۔ وہی یوگی سریشٹھ ہے۔ شری کرشن جی کی بات سُن کر ارجن نے کہا۔ ہے مدھوسُودن! آپ نے جس یوگ کا مجھے اُپدیش کیا ہے سو یکساں طور سے دیکھیں۔

میں اپنی بُدھی کی چنچلتا سے یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح یوگی کا یوگ بہت عرصے تک نہیں رہ سکتا۔ کرشن! یہ من بڑا چنچل ہے۔ جسم اور اندریوں کو بھگاتا ہے۔ بڑا بلوان اور مضبوط ہے۔ اس من کو روکنا میری سمجھ میں اِتنا مشکل ہے، جیسے پرچنڈ ہوا کا روکنا۔ ارجن کی بات سُن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے مہا باہو! بے شک من بڑا چنچل ہے۔ یہ رُک نہیں سکتا۔ لیکن ہے ارجن! ابھیاس دمشق) اور ویراگیہ سے رُک سکتا ہے۔ ارجن! جس کا من قابو میں نہیں ہے، وہ یوگ سادھن نہیں کر سکتا جو جتیندر یہ ہیں وہ ہی کوشش سے سادھن کر سکتے ہیں۔ یہ سُن کر ارجن نے کہا، ہے کرشن جی! جو شروع میں تو شردھا پُورو ک یوگ سادھن میں لگ جائے اور بعد میں ٹھیک اُپائے نہ کر سکے، یعنی ابھیاس پورا نہ کر سکے اور اس طرح اس کا من یوگ سے گر گیا، تو ایسے لوگ یوگ کی سِدّھی روپ پھل کو نہ پا کر کس گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ جِس پرانی سے نِشکام کرم کر کے ایشور کو نہ سونپا اور کرم نہ کر کے سُورگ وغیرہ سے بھی محروم رہا اور یوگ سِدّھی نہ ہونے سے موکش نہ ملا۔ وہ شخص دونوں طرف سے نِشٹ اور بے عزّت ہو کر کیا اُس بادل کیطرح برباد نہیں ہوتا جو ایک بادل سے نکل کر دوسرے میں نہ ملنے سے بیچ ہی میں نشٹ ہو جاتا ہے۔ ہے کرشن جی! میرے اس سنشے دسنک کو دور کرنے کے قابل آپ ہی ہیں۔ ارجن کی بات سُن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! اس آدمی کا اس لوک میں اور پرلوک میں کہیں نہیں ہوتا۔ کیونکہ کوئی بھی اچھے کرم کرنے والا بُری حالت کو نہیں پاتا۔ جو لوگ یوگ بھرشٹ ہو کر اسی حالت میں مر جاتے ہیں، وہ پُنیہ آتما لوگوں کے لوکوں میں جا کر بہت دن تک نواس کرتے ہیں۔ پھر پوتر شریمان پُرشوں کے گھر جنم لے کر

بہت سُکھ بھوگتے ہیں۔ یعنی وہ یوگ سے گرے ہوئے پھر بُدھیمان یوگیوں کے گھر جنم لیتے ہیں۔ جو ایسا جنم ہے وہ اس لوک میں دُرلبھ ہے۔ ہے ارجن! اس سنسار میں جنم لے کر پھر وہ پہلے جنم کے بُدھی سنیوگ کو پراپت ہوتا ہے۔ اس بُدھی سنیوگ سے یوگ سِدھی کے لئے پھر کوشِش کرتا ہے۔ اور دنیاوی وشے واسنا میں لگنے پر بھی وہ اُس پہلے جنم کے کارن یوگ سِدھی میں لگ جاتا ہے۔ یوگ سروپ کی خواہش کرنے والا بھی صرف یوگ کو ہی نہیں پاتا ہے۔ بلکہ وہ کرم پھل سے زیادہ پھل پا کر مکت ہو جاتا ہے۔ جو یوگی اس طرح کوشِش کرتا رہتا ہے۔ اُس کے سب پاپ دُور ہو جاتے ہیں، اور یوگ کی سِدھی پا کر پرم گتی کو پاتا ہے۔ ہے ارجن! تپسیوی سے کرم نِشٹھوں سے اور گیانیوں سے یوگی سریشٹھ ہوتا ہے۔ اس لئے ہے ارجن! تو یوگی بن۔ جو شردھا پوروک مجھ میں من لگائے میرا ہی بھجن سمرن کرتا ہے۔ وہ سب یوگیوں میں سریشٹھ ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی پیارا نہیں ہے۔



چھٹے ادھیائے کا مہاتم



شری بھگوان نے کہا۔ ہے لکشمی! گیتا کے چھٹے ادھیائے کا مہاتم سُن۔ گوداوری ندی کے کنارے پر سورگ کی طرح دشنوپور

نامی ایک نگر ہے ۔ وہاں کا راجہ گیان شرتی نام کا تھا۔ اس کی رعایا بھی دھرم کرنے والی تھی ۔ لوگ راجہ کی بڑائی کرتے تھے۔ ایک دن راجہ گیان شرتی اپنے محل کے اُوپر بیٹھا تھا ۔ اسی وقت آکاش میں اُڑتا ہوا ہنسوں کا جُھنڈ آگیا، اور محل کے اُوپر بیٹھ کر آرام کرنے لگا۔ بیٹھتے ہی اُن میں سے ایک ہنس وہاں سے تیزی سے اُڑا ۔ اُس کا اُڑنا دیکھ کر ساتھ کے ہنسوں نے کہا، کہ اتنے جلدباز ہو کر کیوں اڑتے ہو ۔ وہ ہنس واپس آکر باقی ہنسوں سے بولا کہ ادھر دیکھو یہ کیسا پرتاپ وان راجہ بیٹھا ہے ۔ اس راجہ کا اور رئیک مُنی کا تیج پھیل رہا ہے ۔ اس بات کو سُن کر راجہ نے سارتھی کو بلایا اور رتھ میں بیٹھ کر رئیک مُنی کو ڈھونڈھنے چل دیا ۔ ساتھ میں ہزار گائیں اور بہت سا دھن دولت لے لیا، اور سارتھی راجہ کے حکم سے رتھ کو چلا کر بہت سے تیرتھوں میں رئیک منی کو ڈھونڈتا ہوا چلا، لیکن راجہ کے پرتاپ سے رتھ کہیں نہیں رُکا ۔ تب بدری کا آشرم آتے ہی رتھ رُک گیا۔ راجہ سمجھ گیا، کہ انہی پہاڑوں میں کہیں مُنی ضرور رہتے ہوں گے ۔ یہ سوچ کر سارتھی نے رتھ کو روک دیا، اور راجہ رتھ سے اُتر کر منی کو تلاش کرنے لگا۔ آگے جا کر اُس نے دیکھا، کہ ایک جگہ ایک تپسوی بیٹھا ہے ۔ اُس کے پرکاش سے چاروں طرف سورج جیسی کرنیں نکل رہی ہیں ۔ راجہ نے سمجھ لیا کہ یہی رئیک مُنی ہے ۔ پھر ہزار گایوں کے ساتھ رئیک مُنی کے پاس پہنچا اور سب سامگری سامنے رکھ کر ڈنڈوت پرنام کیا ۔ مُنی جی راجہ کے اُوپر غصہ ہو کر بولے ۔ یہ سب مایا کا پھیلاؤ ہمارے سامنے سے اٹھالے جاؤ ۔ راجہ بہت ڈر کر عاجزی سے بولا ۔ ہے مُنی ور! آپ کو یہ عجیب تیج کہاں سے ملا ہے ۔ سو مہربانی

کر کے بتا ہیے۔ رنیک منی نے کہا ہے راجہ! یہ گیتاجی کی مہما ہے۔ میں گیتا کے چھٹے ادھیائے کا روزانہ پاٹھ کرتا ہوں۔ اسی سے میں نے یہ نتیج پایا ہے اور تو گیتا کے ابھیاس سے رہت ہے۔ راجہ نے بھی منی سے چھٹے ادھیائے کے مہاتم کو جانا، اور اُس کا ابھیاس کر کے مکت ہو گیا۔

نارائن جی کہنے لگے لکشمی جی! جو منشیہ اس چھٹے ادھیائے کا روزانہ پاٹھ کرتے ہیں۔ وہ بلاشک وشنو لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔



تیس شلوک

(7) ساتواں اَدھیائے



گیان وگیان یوگ

ہے ارجن! اپنا دھیان مجھ میں لگا کر اور میرا ہی سہارا لے کر جس طرح شک کو دُور کر کے مجھ کو پوری طرح جانو گے سو میں کہتا ہوں، ہے پارتھ! اب تم کو مکمل گیان وِگیان سناتا ہوں۔ اسے جان کر پھر کچھ جاننا باقی نہیں رہتا۔ ہزاروں لوگوں میں کوئی

ایک ایسا ہوتا ہے جو آتم گیان جاننے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور ان کوشش کرنے والوں میں بھی کوئی ہزاروں میں سے ایک مجھ کو اچھی طرح جانتا ہے۔ پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو (ہوا) آکاش۔ من۔ بدھی اور ابھیمان یہ آٹھ طرح کی الگ الگ پرکرتی ہیں۔ انھیں اپرا دھ پرکرتی کہتے ہیں۔ اس لئے اور چیزوں کو جیو بھوت پرکرتی یا پراپرکرتی کہتے ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھو۔ ہے مہابا ہو! اس پراپرکرتی سے یہ جگت دھارن کیا گیا ہے۔ ہے کنتی پتر! سارے پرانی ماتر میری ان دونوں پرکرتیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس بات کو اچھی طرح جان کر میں ہی اس سارے جگت کو پیدا کرنے والا، پرورش کرنے والا اور ناش کرنے والا ہوں۔ ہے ارجن! جیسے دھاگے میں منی پروئی جاتی ہے، اسی طرح یہ سنسار مجھ میں پرویا ہوا ہے۔ اس لئے مجھ سے پرے کچھ بھی نہیں ہے۔ جلوں میں رس۔ سوریہ۔ چندرما میں جیوتی۔ سب ویدوں میں اونکار۔ آکاش میں شبد اور منشیہ میں پرشارتھ میں ہوں۔ پرتھوی میں پوتر خوشبو۔ اگنی میں تیج۔ تپسیوں میں تپ۔ سب پرانیوں میں جیون میں ہوں۔ سب پرانیوں کا سرشٹی کرتا میں ہوں۔ بدھیمان میں بدھی۔ بلوان پرشوں میں بل (طاقت) میں ہوں۔ کام سے دور جو سچا بل ہے وہ میں ہوں، اور دھرم کے مطابق جو خواہش ہے، وہ میں ہوں۔ ستوگن۔ رجوگن۔ اور تموگن یہ تینوں مجھ سے پیدا ہوتے ہیں۔ میں ان کے قبضہ میں نہیں ہوں۔ انہی تینوں گنوں نے سنسار کو موہت کیا ہوا ہے۔ اس لئے مجھے کوئی نہیں جانتا ہے۔ میں ان خیالوں سے پرے ہوں۔ ان کو چلانے والا میں ہوں۔ یہ میری مایا بڑی کٹھن ہے۔ جو میری شرن آتے ہیں وہ ہی میری مایا کے پار پہنچتے ہیں۔ ہے ارجن! میری مایا نے جن

کا گیان ہر لیا ہے ۔ اُس گیان کے دُور ہو جانے سے وہ بُرے خیالات کے ہو گئے ہیں ۔ ایسے بیوقوف پاپی اور دُشٹ مجھ کو نہیں پاتے ۔ ہے دھننجے! بیمار ۔ دُکھی ۔ آتم گیان کو جاننے کی خواہش کرنے والا ۔ اس سنسار یا پرلوک کے بھوگ بھوگنے والا اور گیانی یہ چار قسم کے لوگ پہلے جنم کے پُنیہ اُودے ہونے پر مجھے بھجتے ہیں ۔ ان چار قسم کے پُرشوں میں گیانی سریشٹھ ہیں ۔ کیونکہ وہ سدا ہم میں لگا رہتا ہے ۔ اس لئے گیانی ہم کو پیارا ہے ۔ اور میں گیانی کو بہت پیارا ہوں ارجن! بہت جنم تک گیان اکٹھا کرتا ہوا جو اس سارے جگت کو واسدیو جان کر میرا سمرن کرتا رہتا ہے ۔ وہ مہاتما دُرلبھ ہے ۔ اپنی اپنی عادات کے مطابق منشیہ دھن جن ۔ عورت ۔ بیٹے پوتوں کے لالچ میں پھنس کر اُن خواہشات سے اگیان میں ڈوب کر اُن پھلوں کی اچھیا سے دوسرے دیوتاؤں کی پُوجا کرتے ہیں اُن لوگوں کی شردھا کو میں مضبوطی دیتا ہوں ۔ جس سے وہ مجھے بھُول جاتے ہیں ۔ وہ منشیہ اُنہی دیوتاؤں میں شردھا رکھ کر اُن کی آرادھنا کرتا ہے ، اور اُنہی دیوتاؤں سے اپنے من وانچھت پھلوں کو پاتا ہے ۔ میں بھی اُن کے ویسے ہی خیالات بنا دیتا ہوں لیکن جو ہمیں چھوڑ کر دوسرے دیوتاؤں کی بھگتی سے پھل پاتے ہیں ۔ اُن کے پھل جلد ہی ختم ہو جاتے ہیں ، اور جو میرا بھجن پُوجن کرتے ہیں ، وہ ہم سے ملتے ہیں ۔ میں تباش نہیں ہوتا ۔ سب سے پاک اور پرم سروپ ہوں ۔ اس لئے جو مُورکھ مجھ کو کسی سے پیدا ہوا جانتے ہیں ، اور دوسرے دیوتاؤں کی بھگتی کرتے ہیں ۔ اُن کو ناشوان پھل ملتا ہے ۔ میں یوگ مایا سے ڈھکا ہوا ہوں ۔ اس لئے سب کو دکھائی نہیں دیتا ۔ صرف اپنے بھگتوں کو ہی دکھائی دیتا ہوں ، اور میری مایا سے موہت لوگ

مجھ کو اجنما۔ اوناشی نہیں جانتے ہیں۔ میں بھوت (گذرے ہوئے) ورتمان (موجود) اور بھوشیہ (آگے آنے والا) ان تینوں زمانے میں پیدا ہوئے۔ سبھی لوگوں کو جانتا ہوں۔ اور ہم کو تو ہی جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا ہے ارجن! اس سنسار میں آکر لوگ موہت ہو جاتے ہیں اور بھوگوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اچھیا دویش سے پیدا ہوئے جو سکھ دکھ سے چھوٹ، جو اپنے من کو مضبوط کر کے میرا بھجن کرتے ہیں۔ جو میرا اسہارا لے کر جنم مرن سے چھوٹنے کا اپائے کرتے ہیں، وہ اس برہم سب ادھیاتم اور سب کرموں کو جانتے ہیں۔ جو مجھے عجیب مانتے ہیں میرے کو ہی آدھیاتم دیو مانتے ہیں وہ عقلمند لوگ مرنے کے وقت بھی مجھ کو ایسا ہی جانتے ہیں۔ ہمیں نہیں بھولتے ہیں۔ اس لئے پرمانند اوناشی پد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔



ساتویں ادھیائے کا مہاتم



چھٹے ادھیائے کے مہاتم کو سن کر شری لکشمی جی نے کہا، ہے پربھو اب ساتویں ادھیائے کے مہاتم کو تفصیل کے ساتھ ہمارے کلیان کے لئے کہو۔ شری لکشمی جی کی ضد دیکھ کر وشنو نے کہا۔ ہے لکشمی جی! ساتویں ادھیائے کا مہاتم کہتا ہوں،

سُنو! - پٹنہ نامی نگر میں شنکوکرن نام کا ویش رہتا تھا۔ اُس کے چار بیٹے تھے ۔ وہ تجارت کرنے کے لئے باہر ملکوں میں جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ راستے میں جاتے ہوئے اُس ویش کو کالے سانپ نے کاٹ لیا ۔ وہ سانپ کے زہر سے مرگیا، اُس کے ساتھی اُس کی حالت دیکھ کر دُکھی ہوئے اور اُس کا داہ سنسکار کر کے اُس کے سارے دھن کو لے کر گھر لوٹ آئے ۔ شنکوکرن کے بیٹے کو اُس کا سارا دھن دے کر اس کے مرنے کا حال کہہ اس کی گتی کرنے کو کہا ۔ ویش کے چاروں بیٹے پتا کی دُرگتی کو سُن کر بہت دُکھی ہوئے اور براہمنوں کو بلا کر پوچھا، کہ جس کی موت سانپ کے کاٹنے سے ہو جائے ۔ اُس کی اچھی گتی کس طرح ہو سکتی ہے ۔ براہمنوں نے کہا کہ جس کا مرن پردیس میں ہو یا سانپ وغیرہ کے کارن ہو۔ اس کو گتی نارائنی بلی سے ملتی ہے۔ ویش کے پُتر نے شاستر کی وِدھی سے نارائنی بلی کو کیا، اور بہت سا دان دے کر براہمن ، سادھو اور ذات بھائیوں کو بھوجن دیا۔ باقی دھن جو بچا چاروں بھائیوں نے بانٹ لیا ، لیکن پتا کے مرنے کے فکر سے اور دُکھ سے وہ دن رات بے چین رہنے لگے ایک دن شنکوکرن کے ساتھی بیوپاریوں سے ایک بیٹے نے پوچھا کہ جس جگہ ہمارے پتا کو سانپ نے کاٹا ہے وہ جگہ مجھے بتاؤ ۔ میں اُس سانپ کو مار کر اپنے پتا کا بدلہ لوں گا ۔ بیوپاریوں نے اُس ویش پُتر کو اپنے ساتھ لے جا کر وہ جگہ دکھادی جہاں اُس کے پتا کو سانپ نے کاٹا تھا ۔ شنکرکرن کا بیٹا وہاں سانپ کے رہنے کی جگہ ڈھونڈھنے لگا ۔ نزدیک ہی ایک بانبی کو دیکھ کدال سے کھودنے لگا ۔ تب اُس میں سے ایک بہت بڑا زہریلا سانپ نکلا ، اور کہا تو کون ہے ، اور میری جگہ کیوں

کھودتا ہے۔ تب اُس سانپ نے کہا: میں شنکو کرن ہوں۔ مجھے مت مار۔ اب تو گھر جا کر میری اس ادھم گتی کو چھڑانے
کا اُپائے کر۔ میرے پہلے جنم کے سنسکار سے یہ حالت ہوئی ہے۔ ویش کے بیٹے نے اپنے باپ کی باتیں سُن کر کہا، اے پتا!
جو اُپائے کہو سو تمہاری گتی کے لئے کروں۔ سانپ نے کہا، اے بیٹا! کسی گیتا پاٹھ کرنے والے براہمن کو گھر میں بُلا کر بھوجن،
کپڑے وغیرہ سے خوش کر کے اُس سے گیتا کے ساتویں ادھیائے کے مہاتم کا پھل میرے واسطے دلاؤ تو میرا اُدھّار ہو۔ ویش
پُتر پتا سے وِدا ہو کر اپنے گھر لوٹ آیا، اور سب سماچار اپنی عورت کو سنائے۔ ویش پُتر کی استری نے کہا: جس طرح گتی ہو وہ اُپائے
کرو۔ ویش پُتر نے اپنے نگر کے گیتا پاٹھ کرنے والے براہمنوں کو بلا کر گیتا کے ساتویں ادھیائے کا پاٹھ کرا کے براہمنوں کو بھوجن
وستر وغیرہ دکشنا دے کر آشیرواد لیا، اور ساتویں ادھیائے کے مہاتم کے پھل کو لے کر پتا کو دیا۔ اُس سے شنکو کرن کی سانپ کی
یونی چھوٹ گئی۔ دیبہ شریر ملا، اور وہ وِمان پر چڑھ کر دیوتاؤں کی طرح اپنے بیٹے کو آشیرواد دیتا ہوا بیکنٹھ دھام کو گیا۔
وشنو نے کہا، ہے لکشمی! اس ساتویں ادھیائے کے مہاتم کو جو پڑھے گا، اور سُنے گا وہ اچھی گتی کو پراپت ہو گا۔



اہلِ عالم کو رستہ دکھانے والی ہے تو :: ہر گل کے سینے میں رہنے والی ہے تو
کرتے ہیں عقیدت جو تیری دل وجان سے :: اُن کو آبِ حیات دینے والی ہے تو





اٹھائیس شلوک (8) آٹھواں آدھیائے

اکشر برہم یوگ



شری کرشن جی کے وچن کو سُن کر ارجن نے پوچھا۔ ہے پرشوتم! برہم کیا ہے۔ ادھیاتم کیا ہے۔ کرم کیا ہے؟ ادھی بھُوت کیا ہے۔ اور ادھی دیو کیا ہے۔ اس دیہہ سے ادھی یگیہ کیسے ہوا، اور اس شریر میں کون ہے۔ اس لوک میں اور مرتے وقت یوگی پرش آپ کو کیسے جان سکتے ہیں۔ اور اُس کی حالت کیا ہے۔ ارجن کے سوال کو سُن کر شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! جو جگت کا مُول کارن ہے وہی برہم ہے اور سوبھاؤ (جیو) جو ہے وہی ادھیاتم ہے۔ سب لوگوں کی پیدائش، اور برسات وغیرہ کرنے والا دریبہ تیاگ رُوپی یگیہ ہے سو کرم ہے۔ جو ناشوان ہے وہ ادھی بھُوت ہے۔ اندریوں کے ادھشٹھاتا دیوتاؤں کا ادھی پتی جو ویراگ پُرش ہے وہ ادھی دیوتا ہے۔ ہے ارجن! اس شریر میں دیو پُوجیہ میں ہوں۔ جو آخری وقت مجھے یاد کرتا ہوا شریر چھوڑتا ہے وہ میرے پرمانند۔ اونیاشی پد کو پراپت ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ ہے ارجن! جن جن خیالات کو یاد کرتا ہوا منشیہ شریر چھوڑتا ہے۔ وہ منشیہ اُسی خیال کے کارن اُسی یونی میں جاتا ہے۔ اس لیے تو سب حالتوں میں میری یاد کرتا ہوا یُدھ روپی اپنے دھرم پالن کر۔

اس طرح مجھ میں مَن بُدھی لگانے سے تو ضرور مجھے پائے گا۔ ابھیاس یوگ میں لگ کر جو صرف پرم پرش میں ہی من لگا کر اُس
کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ یقیناً اُسے ہی پاتے ہیں۔ جو سارے جگت کو پیدا کرنے والے، چھوٹے سے چھوٹے اور سب کے پالن
کرنے والے۔ سورج کی طرح پرکاشِ وان اور پرکرتی سے پرے جو اس دیبہ رُوپ پرم پرش کا بھگتی سے یوگ بَل کے ذریعہ
مرتے وقت پرانوں کو بھر کُٹی کے بیچ اچھی طرح ٹھہرا کر دھیان کرتا ہے۔ وہ مجھ سے مل جاتا ہے۔ ہے ارجن!... جسے ناش
رہت کہتے ہیں، اور راگ ودیش یوگی جن جن کو پراپت ہوتے ہیں۔ اور جس کو جاننے کی اچھیا سے برہمچریہ ورت کا پالن کرتے
ہیں۔ اس پد کا مختصر بیان تم سے کروں گا۔ سب اندریوں کو مار کر من کو دل میں رکھ اور اپنے پرانوں کو بھر کُٹیوں کے بیچ میں
لے جا کر یوگ دھارن کرو۔ ہے ارجن! جو منشیہ شریر کو چھوڑتے وقت (اوم) اس ایک اکشر برہم کا دھیان کرتے ہوئے
میری یاد کرتے ہیں، وہ اوشیہ ہی موکش روپ پرم پَد کو پاتے ہیں۔ پارتھ! جو مجھ میں ہی چت لگا کر روزانہ لگاتار میری
یاد کرتے ہیں وہ ایکاگر چت والے یوگی جن مجھے بہت آسان طریقے سے پا لیتے ہیں۔ ہے ارجن! مجھ سے ملنے پر پرم سِدھ
مہاپرش دُکھ کے بھنڈار بار بار جنم کو نہیں جاتے۔ برہم لوک سے جتنے لوک ہیں، وہ سب بار بار جنم لیتے ہیں۔ لیکن اے کونتیہ
مجھ سے ملنے کے بعد دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ برہما کا ایک دن ہزار چوکڑی یگوں کا ہوتا ہے اور ان کی رات بھی اتنی بڑی ہوتی
ہے۔ اب ان یگوں کی مریادا سُن۔ سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا ست یگ۔ بارہ لاکھ چھیانوے ہزار کا تریتا یگ۔

آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار کا دواپر یگ اور چار لاکھ بتیس برس کا کلیُگ ہے۔ یہ چاروں ترتالیس لاکھ بیس ہزار برس کے میں یہی ایک چوکڑی ہوئی۔ ہے ارجن! کارن روپ جو ہر جگہ سمایا ہوا جو ایشور ہے اُسی سے چراچر پرانی برہما کے دن میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور رات کو اُسی میں سما جاتے ہیں۔ ہے پارتھ! پرانیوں کا سارا مجموعہ دن میں برابر پیدا ہو کر رات کے ہونے میں سما جاتا ہے اور دن کے آنے میں پھر پیدا ہوتا ہے۔ چراچر پرانیوں کا جو آواگمن ہے۔ اُس کا بھی ایشور ہی مالک ہے۔ وہ ایشور ا[illegible] کے وشے سے اگوچر اور انادی سمپورن پرانیوں کے نشٹ ہونے پر بھی نشٹ نہیں ہوتا۔ جو اگوچر اور اوناشی کہا گیا ہے۔ اُسی کو پرم گتی کہتے ہیں۔ جس کو پا کر پھر سنسار میں نہیں آتے وہی میرا پرم دھام ہے ہے پارتھا جس کے اندر چراچر پرانی ہیں۔ اور جس سے یہ سارا سنسار چل رہا ہے۔ وہ پرم پرش کٹھن بھگتی سے ملتا ہے۔ ہے بھرت سرلیشٹھ! جس کال میں یوگی جن شریر چھوڑ کر پھر نہیں آتے اور جس کال میں آتے ہیں، اس کو کہتا ہوں۔ ہے ارجن! اگنی۔ جیوتی۔ دن۔ شکل پکش اور اترائن کے چھ مہینوں میں جو برہم ودیا جن پریان کرتے ہیں، وہ پھر نہیں آتے ہیں۔ دھواں۔ رات کرشن پکش۔ دتری نائن کے چھ مہینے اور چندر جیوتی اس میں جو یوگی پریان کرتے ہیں۔ وہ سنسار میں آتے ہیں۔ کرشن پکش یہ دونوں یوگیوں کے آنے جانے کے سناتن مارگ ہیں۔ جو شکل مارگ سے جاتے ہیں وہ مکت ہو جاتے ہیں، اور جو کرشن مارگ سے جاتے ہیں، ان کا آواگمن سنسار میں لگا رہتا ہے۔ ہے ارجن! جو یوگی موکش کے مارگ۔ اور سنسار کے داتا ان دونوں

کو جانتا ہے۔ وہ موکش نہیں پاتا۔ اس لئے ہے ارجن! سدا یوگ مُکت ہو۔ وید، یگیہ، تپ، دان وغیرہ میں جو پھل کہے گئے ہیں۔ ان سے زیادہ جو یوگ سروپ ایشور یہ ہے۔ اُسے پاتے ہیں، اور اُس کو پا کر پرم پد جو سب سے اچھا ستھان ہے۔ اُس پر پہنچ جاتے ہیں۔



آٹھویں اَدھیائے کا مہاتم



ایک دفعہ وشنو جی کے قریب بیٹھی ہوئی لکشمی جی نے پوچھا۔ ہے مہا پربھو! آپ نے گیتا کے ساتویں ادھیائے کا مہاتم تو سُنایا۔ اب آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سُنائیے۔ لکشمی جی کے وچن کو سُن کر وشنو جی بولے۔ اے پریہ! آج میں تمہیں گیتا کے آٹھویں ادھیائے کا مہاتم سُناتا ہوں۔ دھیان دے کر سُنو!

ایک دفعہ متھلا پوری میں راجہ متھیلش کے یہاں بارش نہ ہونے کی وجہ سے بڑا بھاری اکال (قحط) پڑا۔ جس میں اُس اکال سے راجہ کی ساری پرجا دُکھی ہو کر ہاہا کار کرنے لگی، راجہ نے پرجا کے دُکھوں کو مٹانے کے لئے بہت سے

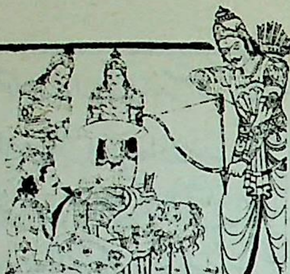
دان یگیہ کئے ۔ لیکن پرجا کا دُکھ دور نہیں ہوا ۔ اُسی دُکھ سے بے چین ہو کر راجہ نے سادھو براہمنوں کی سبھا کر کے اس کا وچار شروع کیا ، کہ میرے کون سے پاپ سے یہ اکال پڑا ہے ۔ اندر وغیرہ دیوتاؤں کی خوشی کے لئے میں نے بہت سے یگیہ کئے ۔ لیکن پھر بھی دیوتاؤں نے بارش نہیں کی ۔ اس کی کیا وجہ ہے ۔ اس وقت ایک براہمن راجہ سبھا میں آیا ۔ راجہ نے براہمن کو بہت تیجسوی جان کر سبھا سے اُٹھ کر عزت کے ساتھ بٹھایا ۔ اور اُس سے بھی وہی سوال کیا ، براہمن نے کہا ، تیرے راجیہ میں ایک براہمن کے اولاد نہیں تھی ۔ وہ براہمن اولاد کے لئے اجامیگھ یگیہ کرنے کے لئے سب سامگری اکٹھی کرنے لگا ، تو اس کو کوئی بکرا نہیں ملا ۔ تھک کر وہ براہمن ۰ دھی بکری کا بچّہ بکری سمیت مول لے کر اس کے بچّے کو ہون میں دینے لگا تب بکری بولی ۔ ہے براہمن ! تو مہا پاپی ہے ۔ جو اپنے پُتر کے لئے میرے پُتر کا ہون کرتا ہے ۔ جس راجہ کے راجیہ میں ایسا پاپی براہمن ہے وہ راجہ ساری پرجا کے ساتھ دُکھی ہووے ۔ ایسی بددعا دے کر وہ بکری بیٹے کے دُکھ میں مر گئی ۔ کچھ دنوں کے بعد وہ براہمن بھی مرا ۔ جب دھرم راج کے پاس گیا ، تب اُنھوں نے کہا یہ براہمن بڑا پاپی ہے ۔ اسے نرک میں بھیج دو ۔ اس براہمن کا نرک سے نکل کر بندر ، کتّا وغیرہ یونیوں میں جنم ہوا ہے ۔ وہ براہمن بہت سی یونیاں بھوگنے سے بڑا دُکھی ہے ۔ جب اُس کا اور بکری کا اُدھار ہو تب تیری پرجا سُکھی ہو سکتی ہے ۔ راجہ نے کہا کہ اُن کے اُدھار کا اُپائے کیا ہے ۔ سو مہربانی کر کے کہئے ۔ براہمن نے کہا ۔ کورو کشیتر میں دھرم رُوپی نام کے سنیاسی رہتے ہیں ۔ وہ بڑے

گیتا پاٹھی ہیں ۔ وہ تمھارے نگر میں آکر آٹھویں ادھیائے کے مہاتم کا پھل تمھیں دیویں تو اُس براہمن اور بکری کا اُدّھار ہو ، اور سب پر جا سکھی ہووے ۔ راجہ نے فوراً رتھ کو سجا کر سارتھی کے ساتھ کوروکشیتر میں دھرم رُوپی کو لانے کے لئے بھیجا سارتھی نے وہاں پہنچ کر راجہ کا سندیش سنیاسی سے کہہ سُنایا ۔ گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے مہاتم کے ابھیاس سے وہ سنیاسی بہت تیجوان اور پربھاؤشالی تھا ۔ راجہ کی من کی سب باتیں جان کر پہیے تو وہ بہت اُداس ہوا ، پھر یہ جان کر کہ مہاتما دوسرے کی بھلائی کے لئے ہی ہوتے ہیں ۔ رتھ پر بیٹھ متھلا میں آیا ۔ آتے ہی گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے مہاتم کے پھل سے براہمن اور بکری کا اُدّھار ہوا ۔ وہ دونوں ادھم دیہہ سے چھوٹ کر پرم پد کو پہنچے اور نگر میں خوب بارش ہوئی :



ہو جاتے ہیں ٹکریں کھا کے جو زندگی سے بیزار
اُن کی بھی بگڑی بنانے والی ہے تو !
بڑھ جاتے ہیں جب اہلِ زمان میں پاپ
اُن کی ہستی بد کو مٹانے والی ہے تو !





نواں ادھیائے (9) چونتیس شلوک

راج وِدّیا راج گوہیہ یوگ

بھگوان شری کرشن جی بولے ۔ ہے ارجن! تو میری بُرائی کرنے والا نہیں ہے ۔ اس لئے جو گُپت گُپت (نہایت پوشیدہ) گیان ہے وہ تجھے سُناتا ہوں ۔ اسے جان کر تو سنسار میں سکھی رہے گا ۔ جو گیان میں تجھے سُناتا ہوں ۔ وہ سب وِدّیاؤں کا راجہ ہے ۔ اور سب سے زیادہ گُپت رکھنے کے قابل نہایت پاکیزہ ہے ۔ جس کا جان لینا آسان ہے ۔ وہ ویدوں کا پھل ہے سُکھ پوروک سادھن کے قابل ہے ، اور نام سے الگ ہے ۔ ہے پرنتپ! جو ایسے گیان کو نہیں جانتے وہ لوگ مجھ کو نہیں ملتے اور اسی دنیا میں جنمتے مرتے رہتے ہیں ۔ یہ سارا سنسار مجھ میں سمایا ہوا ہے ۔ سب پُرانی مجھ میں نواس کرتے ہیں ، اور میں اُن میں نہیں رہتا ۔ یہ سب پرانی مجھ میں نہیں ہیں ، شاید تو ایسا کہے کہ تم پہلے کہہ چکے ہو کہ سب پرانی مجھ میں رہتے ہیں ۔ اس سے پہلے کہے ہوئے کے خلاف کہہ رہا ہوں سو ایسی بات نہیں ہے ۔ تو میرے ایشور یہ سمبندھی یوگ کی طاقت کو دیکھ ۔ پرانیوں کی پرورش کرنیوالی میری

آتما پرانیوں کی پرورش کرتی ہے ۔ لیکن اُن میں لگی نہیں رہتی ۔ یہ میرا یوگ بل ہے ۔ ہمیشہ آکاش میں رہنے والی ہوا بڑی ہے اور سب جگہ چلتی رہتی ہے ۔ لیکن آکاش میں لپت نہیں ہوتی ۔ ایسے ہی سب پرانی مجھ میں ہیں لیکن میں کسی میں لپت نہیں ہوتا ۔ ہے ارجن! قیامت کے وقت سب پرانی میری قدرت میں سما جاتے ہیں، اور ان کو میں کلپ کے شروع میں پھر چھوڑ دیتا ہوں ۔ میں اپنی قدرت کا سہارا لیکر اپنے پرادھین اس سارے پرانی سموہ (گروہ) کو باربار بناتا ہوں ۔ ہے دھننجے! میں اس سرشٹی کی بناوٹ کے کام میں لگا ہوا ہوں ۔ ہے کونتیہ! میں ہی کرنیوالا ہوں ۔ میرے حکم سے ہی قدرت چراچر پرانی ماتر کو بناتی ہے ۔ اس لئے اس سنسار میں الٹ پلٹ (تبدیلی) ہوتی رہتی ہے ۔ ہے ارجن! مُورکھ لوگ میرے اس شکتی شالی پربھاؤ کو نہیں جانتے ۔ اس لئے میں نے جو یہ منشیہ روپ بنا رکھا ہے ۔ اس کے حکم کو نہیں مانتے ۔ یہ بیوقوف لوگ اس لئے میری بے عزّتی کرتے ہیں کہ اُن کی اُمید بر نہیں آتی ۔ وہ جو اچھے کرم دان پُنیہ وغیرہ کرتے ہیں، سب بیکار ہیں ۔ دنیاوی بُرے کاموں میں اُن کا من پھنسا رہتا ہے، اور وہ پاپیوں کا آسرا رکھتے ہیں جو کہ موہ کو بڑھانیوالا ہے، ہے ارجن! دیوتاؤں جیسی پرکرتی کا آسرا رکھنے والے مہاتما جن تو مجھے سب جیووں کا پیدا کرنے والا لافانی جان کر سب طرف سے من ہٹا کر مضبوط دل سے میرا ہی بھجن کرتے ہیں بھگتی بھاؤ سے مجھے نمسکار کرتے ہیں، اور دن رات

مجھ میں دھیان لگاکر میری بھگتی کرتے ہیں کتنے ہی منشیہ ایسے ہیں جو ایک بھاؤ سے میری بھگتی کرتے ہیں۔ ہے ارجن!
پرکرتی (قدرت) بھی میں ہی ہوں۔ یگیہ بھی میں ہی ہوں۔ پتروں کا امرت میں ہوں۔ سدا رہنے والی دوا بھی میں ہوں۔
منتر میں ہوں۔ ہوم کی سامگری میں ہوں۔ ہون اگنی میں ہوں۔ آہوتی میں ہوں۔ اس سارے جگت کا ماتا پتا میں ہوں
دھارن کرنے والا میں ہوں۔ پناہ میں ہوں۔ جاننے کے قابل میں ہوں۔ پوتر (پاک) میں ہوں۔ اونکار میں ہوں
چاروں وید میں ہوں اور مالک میں ہوں۔ اس سب سنسار کی چال میں ہوں۔ سب کی پرورش کرنے والا میں ہوں۔
سب کا مالک میں ہوں۔ سب کرموں کا گواہ میں ہوں۔ سب کا ٹھکانا میں ہوں۔ سب کا سہارا میں ہوں۔ سب
کا بھلا چاہنے والا میں ہوں۔ سب کا بیج روپ میں ہوں۔ لافانی میں ہوں۔ سورج بن کر سب کو تپانے والا میں
ہوں۔ پانی برسانے والا میں ہوں۔ پرانیوں کا جیون اور موت میں ہوں۔ سچائی اور جھوٹ میں ہوں۔ رگ۔ یجُ۔ سام تینوں
ویدوں کو جاننے والے ویدوں کے کہنے کے مطابق یگیہ کرم کر کے سوم رس کو پی کر اپنے پاپوں سے چھوٹ کر پوتر سورگ
لوک میں جانے کی کامنا کرتے ہیں۔ وہ پنیہ روپ اندر لوک میں پہنچ سورگ میں رہ کر دِبیہ بھوگوں کو بھوگتے ہیں پھر
اپنے پنیہ ختم ہونے پر منشیہ لوک میں جنم لیتے ہیں۔ وید میں کہے ہوئے یگیہ وغیرہ کرموں کے کرنیوالے اپنی خواہشات کو
پورا کرنے کے کارن کبھی سورگ میں جاتے ہیں کبھی سنسار میں آتے ہیں۔ اس طرح آواگمن میں پھنسے رہتے ہیں۔

جو سچّا بھگت میرا دھیان کرتے ہوئے میری بھگتی میری یاد کرتے ہیں، ان سدا یوگیوں کو میں اس سنسار میں دھن جن ۔ پُتر وغیرہ دے کر اُن کی حفاظت کرتا ہوں، اور پھر آواگمن سے اُن کو چھڑا دیتا ہوں ۔ ہے نتیہ ۔ دیگر دیوتاؤں کے بھگت لوگ جو اُن میں شردھا کر کے اُن کی بھگتی کرتے ہیں ۔ وہ میری وِدھی ہین پُوجا ہے ۔ اس سے وہ بھگت مُکتی نہیں پاتے ۔ میں سب یگیوں کا بھوگ کرنے والا، اور سب کا مالک ہوں ۔ جو مجھ کو ایسا مالک ایشور نہیں جانتے وہ آواگمن سے نہیں چھوٹتے ہیں ۔ بھوتوں کو پُوجنے والے بھُوت لوک میں جاتے ہیں ۔ اور مجھ کو پُوجنے والے پتر لوک کو جاتے ہیں، بھُوتوں کو پُوجنے والے بھُوت لوک کو جاتے ہیں، اور مجھ کو پُوجنے والے میرے پرمانند سروپ اچل پد کو پاتے ہیں ۔ جو کوئی بھگتی بھاؤ سے پھول پھل وغیرہ شردھا سے مجھے دیتا ہے، اُن کی دی ہوئی چیزوں کو میں خوشی سے لیتا ہوں ۔ ہے کونتیہ! جو کچھ تم کرتے ہو ۔ دیتے ہو ۔ تپسیا کرتے ہو وہ مجھے سونپ دو ۔ ایسا کرنے سے کرم بندھن رُوپ اچھے بُرے پھلوں سے بچ جاؤ گے، اور سنیاس لوگ میں لگ کر مکتی کے ساتھ مجھے ضرور پاؤ گے ۔ ہے ارجن! میں سب پرانیوں میں یکساں رُوپ ہوں ۔ نہ کوئی میرا دشمن ہے نہ کوئی دوست ہے ۔ جو مجھ کو بھگتی پوروک بھجتا ہے وہی مجھ میں ہے اور میں اُس میں ہوں ۔ اگر کوئی بہت دُراچاری منشیہ اور دیوتاؤں کی پوجا نہ کر کے میری پُوجا کرتا ہے، تو وہ سچّا بھگت جلد ہی بُرے کاموں کو چھوڑ کر دھرماتما ہو جاتا ہے، اور ہمیشہ سُکھی رہتا ہے ۔ ہے پرنتپ! کوئی کیسا بھی پاپی کیوں نہ ہو ۔

چاہے کشتری ہو۔ ویش ہو یا شودر، اگر میرا سہارا لے تو اچھی حالت پا جاتا ہے۔ پھر اچھے کرموں کو کرنے والا براہمن بھگت اور راج رشی اِن کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اِس لئے ہے ارجن! "اوم نمو بھگوتے واسدیوائے" ایسا میرا بھجن سمرن کرے، میرے ساتھ وہ ایسے ملے گا، جیسے پانی کے ساتھ پانی مل جاتا ہے اسی طرح میرے ساتھ بھید مت رکھو۔ "اوم نمو نارائن"! یہ کہو۔



نویں اَدھیائے کا مہاتم



ایک دفعہ لکشمی نے پوچھا۔ ہے نارائن جی! گیتا کے نویں ادھیائے کے مہاتم کو کہو! ہماری سننے کی بہت خواہش ہے۔ بھگوان نے کہا۔ ہے لکشمی سُنو! دکشن دیش میں سوشرما نام کا ایک شودر رہتا تھا وہ شراب۔ ماس کھانے والا۔ دوسرے کی عورت سے محبت کرنے والا تھا۔ وہ ایک دن شراب پی کر سو رہا تھا کہ رات کو وہ مرگیا۔ مرنے کے بعد اسے پریت کی یونی ملی۔ اور ایک درخت پر رہنے لگا۔ اسی نگر میں ایک بھکاری براہمن بھی رہتا تھا۔ وہ دن کو بھیک مانگ کر لاتا تھا۔ اُس کی عورت بہت لالچی تھی۔ کبھی کسی کو کچھ نہ

دیتی تھی۔ وقت آنے پر براہمن اور براہمنی دونوں مر گئے، اور اُسی درخت پر یہ دونوں بھی پریت۔ پرتنیی بن کر رہنے لگے۔ بہت دنوں بعد پشاچنی نے کہا۔ ہے پشاچ! تجھے کچھ پچھلے جنم کی بھی خبر ہے۔ تب پشاچ نے کہا، میں پچھلے جنم میں براہمن تھا۔ پشاچنی نے کہا کہ تم نے ایسا کون ساکرم کیا تھا جس سے پچھلے جنم کی بات یاد ہے۔ پشاچ نے کہا، میں نے ایک براہمن سے ادھیاتم گیان کو سنا ہے۔ جس سے اپنے پچھلے جنم کو جانتا ہوں۔ پشاچنی نے کہا۔ وہ براہمن کون تھا ادھیاتم کون کرم ہے؟ پشاچ نے کہا، میں نے کوئی اور اچھا کرم نہیں کیا ہے۔ صرف گیتا کے ایک شلوک کو سنا ہے جو شری کرشن جی نے ارجن کو سُنایا تھا۔ اتنا کہہ کر وہ شلوک معنی سمیت پشاچنی کو سنانے لگا۔ اُس وقت شلوک کو سنتے ہی ایک اور پریت اس درخت سے اُتر پڑا اور کہا کہ جو باتیں تم آپس میں کہتے ہو وہ مجھ سے بھی کہو۔ براہمن پشاچ نے وہ شلوک اُسے بھی سُنایا، اس سے تینوں پریتوں کی یونی چھوٹ گئی، اور وہاں پر بیٹھ کر وشنو لوک کو گئے۔

یہ گیتا کے نویں ادھیائے کا مہاتم ہے۔ جو لوگ اس مہاتم کو بھگتی پوروک سنتے ہیں، وہ سدا بیکنٹھ میں نواس کرتے ہیں۔



ے

بیاں کیا کروں تیری عظمت میں اے گیتا
سچ ہے روتوں کو ہنسانے والی ہے تو





بیالیس شلوک (10) دسواں ادھیائے



وبھوتی یوگ!

ہے مہا باہو! میری اور اچھی اچھی باتیں سن ۔ میں تم سے بہت خوش ہوں ۔ اس لئے تمہاری بھلائی کے لئے کہتا ہوں ۔ میرے جنم کو دیوتا، رشی کوئی بھی نہیں جانتے ۔ کیونکہ میں مکمل دیوتا اور رشیوں کا پیدا کرنے والا ہوں ۔ وہ سب مجھ سے پیدا ہوئے ہیں ۔ جو مجھے اج ۔ انادی اور سب لوکوں کا ایشور جانتے ہیں وہ لوگ عقلمند ہیں اور سب پاپوں سے چھوٹ جاتے ہیں، ہے ارجن! بدھی ۔ گیان ۔ معاف کر دینا ۔ سچائی ۔ جھٹائی ۔ سکھ ۔ دکھ ۔ پیدائش جذب ہونا ۔ خوف ۔ بے خوف ۔ اہنسا ۔ ممتا ۔ صبر ۔ بے عزتی ۔ عزت یہ سب پرانیوں کے بھاؤ علیحدہ علیحدہ مجھ سے ہی ہوتے ہیں ۔ وششٹ وغیرہ سپت رشی ۔ سنک آدی چاروں منی ، اور چودہ منو یہ سب میرے من میں پرگٹ ہوئے ہیں ۔ انہی سے سب پرجا پیدا ہوئی ہے ۔ جو لوگ میری اس وبھوتی تتو کو جانتے ہیں، وہ یقیناً مکت ہوتے ہیں ۔ میں ہی سب کی پیدائش کا موجب ہوں ، اور مجھ سے ہی سب کا لگاؤ ہوتا ہے ۔ یہ جان کر گیانی لوگ میرا

بھجن کرتے ہیں۔ وہ بنا کچھ کھائے پئے مجھ میں ہی دھیان لگائے رہتے ہیں، اور اپنے پرانوں کو مجھے سونپ دیتے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے سے میرا ہی اُپدیش کرتے ہیں۔ اس طرح ہمیشہ سنتشٹ رہتے ہیں اور آنند میں مگن رہتے ہیں۔ جو اس طرح لگاتار لگے رہتے ہیں شردھا اور پریم سے بھجن کرتے ہیں، اُن کو میں ایسی عقل دیتا ہوں، جس سے وہ مجھ کو پراپت ہو دیں۔ ایسے پرشوں پر انوگرہ (مہربانی) کرنے کے لئے آتم بھاؤ میں رہنے والا جو میں ہوں سو اُن کے اگیان روپی اندھیرے کو گیان روپی دیپک کے پرکاش سے نشٹ کر دیتا ہوں۔

یہ سُنکر ارجن نے کہا! ہے شری کرشن! آپ پاربرہم ہو۔ پرم پوتر ہو۔ ہمیشہ رہنے والے ہو۔ شروع سے آخیر تک آپ ہو۔ اج ہو۔ وبھُو ہو۔ سب رشی دیورشی نارد۔ است دیول۔ وید ویاس وغیرہ آپ کو پرم پرش اج اور وُبھُو کہتے ہیں، اور آپ بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ ہے کیشو! جو کچھ آپ کہتے ہیں، اور جو کچھ یہ رشی کہتے ہیں، ان سب کو میں سچ ہی مانتا ہوں ہے بھگوان! دیوتا اور راکشش آپ کی پیدائش کے سبب کو نہیں جانتے۔ ہے پرشوتم! ہے سب کے ایشور۔ ہے پرانیوں کے محافظ۔ ہے دیووں کے دیو۔ ہے جگت پتی۔ آپ ہی اپنے کو جانتے ہیں۔ آپ کو دوسرا کوئی نہیں جانتا۔ ہے شری کرشن! آپ کی جو دیبیہ وِبھوتیاں ہیں اُن کو مجھ سے کہئے۔ جن کے ذریعے آپ اِن لوگوں میں رہتے ہوئے بھی ٹھہرے ہوئے ہو۔ ہے شری کرشن! آپ کا لگاتار دھیان

کرتا ہوا میں آپ کو کیسے جانوں ہے بھگوان! آپ کا دھیان کِن کِن حالتوں میں کرنا ٹھیک ہے۔ ہے جنار دھن! آپ کو پانے کا اپائے (طریقہ) یوگیشورا ور وِبھُوتی وستار (پھیلاؤ) پُوروک کہیئے۔ اس امرت روپی باتوں کو سنتے سنتے میرا من نہیں بھرتا۔ یہ سُن کرشری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! میری جو دبیہ وِبھُوتیاں ہیں۔ اُن میں سے بڑی بڑی تمہیں سناتا ہوں۔ کیونکہ میری سب وِبھوتیوں کا خاتمہ نہیں ہے۔ ہے ارجن! سب پرانیوں کے دل میں مَیں ہی ہوں، اُن کو پیدا کرنے والا، پرورش کرنے والا۔ اور مٹانے والا میں ہی ہوں۔ پرکاشوان (چمکیلی) چیزوں میں سُوریہ میں ہوں۔ انچاس ہواؤں میں مریچی نام کی ہوا میں ہوں۔ تاراگنوں میں چندرما۔ ویدوں میں سام وید۔ دیوتاؤں میں اِندر۔ اِندریوں میں من۔ پرانیوں میں چیتنا شکتی میں ہوں۔ رُودروں میں شنکر یکش راکششوں میں کُبیر۔ آٹھ دسوؤں اگنی۔ اور پربتوں (پہاڑوں) میں سُمیر میں ہوں۔ پروہتوں میں برہسپتی۔ سینا پتیوں میں شِوجی کا پُتر سوامی کارتک میں اور سروورں میں ساگر ہوں۔ مہرشیوں میں بھرگو۔ وانی میں ایک اکشر (اوم) یگیوں میں جپ یگیہ۔ اور پہاڑوں میں ہمالیہ میں ہوں۔ ورکشوں میں پیپل۔ دیورشیوں میں نارد۔ گندھرووں میں چتررتھ اور سدّھوں میں کپل منی میں ہوں۔ گھوڑوں میں اُچیشروا۔ ہاتھیوں میں ایراوت۔ اور منشیوں میں راجہ میں ہوں۔ ہتھیاروں میں وجر۔ گئوؤں میں کام دھینو۔ پیدا کرنے والوں میں کام دیو۔ سانپوں میں واسُوکی میں ہوں۔ ناگوں میں شیش ناگ۔ جل میں رہنے والوں

میں وُرن ۔پتروں میں آتما شاشن (حکومت) کرنے والوں میں یم میں ہوں ۔ دیتیوں میں پرہلاد ۔ نگلنے والوں میں
کال ۔مِرگوں میں شیر۔ پکشیوں (پرندوں) میں گرڑ میں ہوں ۔ صاف کرنے والوں میں ہوا ۔شستر دھاریوں میں پرشورام
میں ہوں ۔مچھلیوں میں مگرمچھ اور ندیوں میں گنگا میں ہوں ۔سرشٹی (دنیا) کا شروع ، بیچ اور آخیر میں ہوں ۔ودیاؤں
میں آدھیاتم وِدیا میں ہوں ، اور وادیوں میں سِدھانت میں ہوں ۔اکشروں میں اکار ۔سواسوں میں دوند ۔
چاروں طرف منھ والا ۔سب کا پیدا کرنے والا ۔سب کی پرورش کرنے والا اور سب کو ختم کرنے والا میں ہوں ۔
عورتوں کیرتی ۔شری' دانی ۔سمرتی ۔میدھا ۔دھریتی اور شانتی اور کشما میں ہوں ۔ سام وید کے منتروں میں
برہتام ۔ چھندوں میں گائیتری ، چھند ماسوں میں مارگ شیرش ۔ اور موسموں میں بسنت میں ہوں ۔کپٹ (دھوکا)
میں جُوا ۔تیجسیوں میں تیج ۔جیتنے والوں میں جیت ۔محنتوں میں محنت' اور سچ بولنے والوں میں سچ میں ہوں ۔ یادوں
میں واسدیو ۔ پانڈوؤں میں دھننجے ۔مُنیوں میں ویاس ۔شاعروں میں شکدیو میں ہوں ۔ ڈنڈ (سزا) جیتنے کی
خواہش کرنے والوں میں انصاف پوشیدہ رکھنے والے طریقوں میں چُپ ۔تتو گیانیوں میں گیان میں ہی ہوں ۔
۔ ہے ارجن ! سب پرانیوں کے پیدا کرنے کا بیج میں ہوں ۔چراچر پرانیوں میں ایسا کوئی بھی نہیں ہے ۔جس میں
میں نہیں ہوں ۔ ہے پرنتپ ! میری دِبیہ وِبھوتیوں کا خاتمہ نہیں ہے ۔اور نہ کوئی اُن کو بیان کر سکتا ہے ۔میں

سب جگہ موجود ہوں۔ یہ مختصراً میں نے بتایا ہے۔ یہ مختصراً ایک برہمانڈ کہا ہے۔ ویسے یہ بے شمار ہیں۔ یہ ساری دُنیا میرے پرکاش سے پیدا ہوئی جان۔ اِن سب کو الگ الگ جاننے سے تیرا کیا مقصد پُورا ہوگا، تو اِتنا ہی جان لے کہ میں نے اس سارے جگت کو اپنے ایک ذرّے بنایا ہوا ہے۔



دسویں ادھیائے کا مہاتم



شری بھگوان جی بولے۔ لکشمی جی! اب دسویں ادھیائے کا مہاتم کہتا ہوں۔ سُن! کاشی نگر میں ایک دھیرج نامی دھرماتما ایشور بھگت براہمن تھا۔ ایک دن وہ وشویشور مہادیو جی کے درشن کو گیا۔ گرمی کا موسم تھا۔ وہ دھوپ سے بے چین ہوکر چکّر کھا کر مندر کے پاس گر پڑا۔ اِتنے میں بھرنگی نامی گن آیا، اُس نے دیکھا کہ براہمن بے ہوش پڑا ہے۔ اُس نے جاکر شوجی سے کہا۔ مہادیو جی سُن کر چُپ ہو رہے۔ اُس گن نے پھر جاکر کہا۔ اے مالک! یہ بات میں نے دیکھی ہے۔ اُس نے کونسا دھرم کیا جس سے اتنی اچھی جگہ موت پائی۔

اس کی چاروں باتیں اچھی ہوئی ہیں ۔ ایک تو کاشی نگر ۔گنگاجی کا اشنان ۔سنتوں کا یعنی وشویشورجی
کا درشن ! اناج کا چھوڑنا ۔ ایکادشی کا دن ۔مہربانی کر کے یہ بتاؤ کہ اُس نے کون سا پنیہ کیا تھا ۔ تب
مہادیوجی نے کہا ، ہے بھرگو اس کے جنم کا حال کہتا ہوں ۔ سو سُنو ! ایک دن کیلاش پہاڑ پر پاروتی اور
ہم بیٹھے تھے ۔ ایک ہنس میرے درشن کو آیا ، وہ ہنس برہما کا واہن تھا ۔ برہم لوک سے مان سرور کو جاتا
تھا ۔ اس سرور میں سُندر پھول کمل تھے ۔ وہ ایک کمل کو پار کرنے لگا ، اس کی پرچھائیں پڑی ۔ وہ ہنس
ایک دم کالا ہو گیا ، اور بے ہوش ہو آکاش سے پرتھوی پر گر پڑا ۔ اُسی راستے میں ایک گن آیا ۔ ہنس کو
گرا دیکھ کر گن نے کہا ۔ اے مالک ! یہ آپ کے درشن کو آیا تھا ۔ کالا ہو کر گر پڑا گن میری اجازت سے ہنس کو
لے آئے ۔ میں نے پوچھا ۔ اے ہنس تو کالا کیوں ہو گیا ۔ ہنس نے کہا ۔ اے پربھوجی ! میں یہ نہیں جانتا کہ میں کیوں
کالا ہو گیا ہوں ۔ یہ سُن کر شوجی کو آکاش وانی ہوئی کہ ہے شوجی ! کملنی سے پوچھو وہ بتائے گی کملنی نے کہا
کہ میں پچھلے جنم میں پدماوتی نامی اپسرا تھی ۔ شری گنگاجی کے کنارے ایک براہمن اشنان کر کے گیتا کے دسویں
ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا ۔ ایک دن اندر کا سنگھاسن ہلا ۔ اندر نے مجھے حکم دیا کہ تو جا کر اُس براہمن کی
تپسیا بھنگ کر ۔ میں براہمن کے پاس گئی ۔ براہمن نے مجھے شراپ (بددُعا) دی کہ ہے پاپنی ! تو کملنی ہو جا ۔

براہمن کی بددعا سے میں کملنی ہوگئی۔ اب میں گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ کرتی ہوں۔ اسی سے میرا تیج ہے مجھ کو لانگھتے والا کالا ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ہنس نے کہا۔ میں کالے پن سے کیسے سفید ہوؤں اور تو کملنی کی دیہہ سے چھوٹ دیو دیہی پائے۔ تب کملنی نے کہا، کوئی گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ سنا دے تب ہمارا تمہارا دونوں کا اُدّھار ہوگا۔ پھر گیتا کے دسویں ادھیائے کا پاٹھ اس ہنس اور کملنی نے سنا۔ اُسی وقت اُن کا اُدّھار ہوا۔ ہنس سفید ہوا اور کملنی دیو کنیا ہوئی۔

کرم کرنے کا تجھے ادھیکار ہے!
جیون میں کیول ایک ہی تو سار ہے

پر نہ ہوا چھبا پھل کرم کرنے میں ذرا
وہ ہی یوگی برہم کا اوتار ہے

مرتے ہیں جو عمل سے میدان جنگ میں
رکھتے ہوں دھرم لیکن وہ اپنے سنگ میں

ہر گردشِ ایّام میں جن کا بول بالا ہو
ہوتا قیام بہشت ان کا اپنے رنگ میں





پچپن شلوک (11) گیارہواں اَدھیائے



وِشوروپ درشن یوگ!

بھگوان کی وِبھوتیوں کے حال کو سُن کر ارجن نے کہا، ہے کرشن جی! آپ نے مجھ پر کرپا کر کے جو مہا گُوڑھ تتوگیان (آدھیاتم گیان) سنایا ہے۔ اس سے موہ دُور ہو گیا ہے۔ میں نے پرانیوں کی پیدائش، اور خاتمے کا حال آپ کے منہ سے تفصیل کے ساتھ سُنا، اور آپ کا امر مہاتم بھی سُنا۔ ہے پرشوتم! میں گیان۔ شکتی۔ طاقت۔ ایشوریہ۔ ویریہ اور تیج اِن چھ اوصاف والے آپ کے روپ کا درشن کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہوں کہ میں آپ کا وہ رُوپ دیکھ سکتا ہوں۔ تو ہے یوگیشور! آپ مجھے اپنے اُس اوناشی (لافانی) روپ کا درشن دیجئے۔ ارجن کی بات سن کر شری بھگوان جی بولے۔ ہے ارجن! تو میرے سینکڑوں ہزاروں رُوپوں (شکلوں) کو دیکھ۔ یہ میرے بلشمار دِبیہ رُوپ ہیں، اور بیشمار چہرے اور بناوٹ ہیں۔

ہے ارجن! میرے جسم میں سورج۔ وسُو۔ رودر۔ اشونی کمار اور مردگنوں کو دیکھ۔ اور اُن تعجب خیز باتوں کو دیکھ جو تو نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اس میرے شریر میں چراچر سارے جگت کو ایک ہی جگہ پر اکٹھا دیکھ لے، اور بھی جن جن باتوں کو تو دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ سب ہی دیکھ۔ تو اپنے ان نیتروں سے میرے روپ کو نہ دیکھ سکے گا۔ اس لئے میں تجھے دبیہ نیتر دیتا ہوں۔ اس سے تو میرے چھ گنوں والے روپ کو دیکھ۔ دھرت راشٹر سے سنجے نے کہا، ہے ارجن! ایسا کہہ کر مہایوگیشور شری کرشن نے ارجن کو اپنا پرم ایشور یہ یکت وِراٹ روپ دکھایا۔ اُس رُوپ میں بیشمار منھ۔ اور آنکھیں ہیں۔ عجیب درشن ہیں اور بیشمار طرح کے زیورات ہیں۔ کئی طرح کے دبیہ ہتھیار ہیں۔ ہے دھرت راشٹر! وہ روپ دبیہ مالا اور دبیہ وستر دھاری ہے انیک پرکار کے چندن وغیرہ خوشبو دار چیزیں لگی ہوئی ہیں۔ وہ سب طرح سے حیرانی پیدا کرنے والا درشن ہے اور اس کا کچھ آخیر نہیں۔ اُس روپ میں چاروں طرف منھ ہیں۔ آکاش میں ہزاروں سوریوں (سورج) کا پرکاش ایک ساتھ ہو جائے تو بھی اُس وِشوُروپ بھگوان کی روشنی کی برابری نہیں کر سکتا۔ ارجن نے اُس دیو شریر میں ایک ہی جگہ پر کئی طرح آباد سارے جگت کو دیکھا۔ وشوُروپ کا درشن کرکے ارجن کو بڑی حیرانی ہوئی۔ اُس کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور وہ سر جھکا کر ہاتھ جوڑ کر شری کرشن جی سے کہنے لگے۔ ہے پربھوجی! میں

آپ کے جسم میں سب دیوتاؤں کو سب پرانیوں کو۔ کمل پر آسن مارے ہوئے برہما کو۔ سب رشیوں کو اور سب
دبیہ سانپوں کو دیکھتا ہوں۔ ہے وشویشور! آپ کے جسم میں سب جگہ مجھے بیشمار ہاتھ۔ پیٹ۔ منھ۔ بیشمار آنکھیں
اور اننت روپ دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کا شروع، بیچ یا آخیر کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
آپ کریٹ۔ گدا اور چکر دھارن کر رہے ہیں۔ آپ تیج سے بھرے ہوئے ہیں۔ چاروں طرف سے روشن ہیں
آپ کا اگنی اور سُوریہ کے سمان ایسا تیج ہے، کہ دیکھنے میں آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں۔ آپ کے رُوپ کی کوئی
حد نہیں ملتی۔ ہے کرشن! آپ ہی ایک اکشر برہم ہو، اس سنسار کی بنیاد اور سناتن دھرم کے رکشک (محافظ)
آپ ہی ہو۔ آپ کا ناش نہیں، اور آپ ہی سناتن پرش ہو۔ آپ کا شروع۔ بیچ۔ آخیر کچھ نہیں ہے۔
آپ کا پراکرم (طاقت) بیشمار ہے۔ آپ کی بھجائیں بہت ہیں۔ سُوریہ۔ چندرما آپ کے نیتر ہیں۔ جلتی ہوئی
آگ کی طرح آپ کا مُنھ ہے۔ آپ کے اس بھیانک رُوپ کو دیکھ کر تینوں لوک ڈرتے ہیں۔ ہے مہاتمن!
آکاش اور پرتھوی کے درمیان جو یہ بڑا بھاری کھمبا ہے اس سب میں آپ اکیلے سما رہے ہیں۔ ہے کرشن!
دیوتاؤں کے جھُنڈ خوف کے مارے آپ کے شرن آئے ہیں۔ کتنے ہی ڈر کر دُور سے ہی ہاتھ جوڑ کر آپ کی
پرارتھنا کرتے ہیں۔ یہ مہرشی اور سنتوں کے جھُنڈ انیک پرکار سے ستُوتی کر رہے ہیں۔ ہے کرشن! ایکادشی رُودر

دُوادش آدتیہ اشٹ دشو۔ سادھیہ نامی دیوتا۔ وِشوے دیوا۔ اشونی کُمار۔ انچاس مروت۔ اوشمپا نامی پِتا اور گندھرو یگیہ دیوتا۔ سِدّھوں کے گروہ، یہ سب حیران ہو کر تمہیں دیکھتے ہیں۔ ہے مہابا ہو! آپ کے بیشمار منہہ اور نیتر ہیں۔ آپ کی بیشمار اور بھُجائیں۔ گنگا اور چرن ہیں۔ آپ کے بیشمار پیٹ ہیں۔ بیشمار داڑھوں سے آپ کا رُوپ وِکرال دکھائی دیتا ہے۔ اس رُوپ کو دیکھ کر سب لوگ ڈر گئے ہیں۔ اور میں ڈر کے مارے بے چین ہو رہا ہوں۔ یہ آپ کا جسم اتنا بڑا ہے، کہ آکاش کو چھُو رہا ہے۔ بڑا روشن ہے۔ بیشمار چیزوں سے بھرپُور ہے۔ اس میں بڑا بھاری منہہ ہے۔ بڑے بڑے نیتر ہیں۔ اس روپ کو دیکھ کر میں بہت بے چین ہو رہا ہوں۔ اور کسی طرح سے بھی حوصلہ و ہمت نہیں بندھتی۔ دانتوں سے بھیانک قیامت کی آگ کی طرح آپ کا منھ دیکھ کر اتنا ڈر گیا ہوں کہ مجھے دشاؤں کا بھی گیان نہیں رہا ہے۔ نہ مجھے شانتی ملتی ہے۔ اس لئے ہے بھگوان! آپ مجھ پر خوش ہوئیے۔ ہے کرشن! دھرت راشٹر کے سب بیٹے سب راجاؤں کے ساتھ آپ کے منہ میں داخل ہوتے دکھائی دیتے ہیں اور بھیشم۔ درونا چاریہ۔ شکھنڈی۔ دھرشٹ دُمن وغیرہ بھی آپ کے منہ میں داخل ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سب آپ کے داڑھ والے منہ میں جلدی جلدی جا رہے ہیں۔ ان میں سے کتنوں کے سر پِس گئے ہیں۔ اور یہ آپ کے دانتوں میں اُلجھ رہے ہیں۔ جیسے ندیوں کی بہت سی شاخیں

سمندر کی ہی طرف دوڑتی ہیں، ویسے ہی یہ بہادر لوگ آپ کے آگ والے منہ کی طرف داخل ہو رہے ہیں۔
ہے کرشن! جیسے نہایت تیز پتنگا اپنی بربادی کے لئے بڑی تیزی سے جلتی ہوئی آگ میں گھس جاتا ہے ایسے
ہی یہ سب لوگ اپنے ناش کے لئے آپ کے منہ میں گھسے چلے جا رہے ہیں۔ ہے کرشن! آپ اپنے جلتے
ہوئے منہ میں سب دنیا کو چاروں طرف سے چاٹتے ہوئے کھا لیتے ہو۔ اور آپ کی تیز روشنی سارے جگت
کو صبر دے رہی ہے۔ ہے کرشن! تم ایسے عجیب رُوپ والے کون ہو سو کہو! میں آپ کو بار بار نمسکار کرتا ہوں۔
میں آپ کی عادت نہیں جانتا ہوں۔ اس لئے آپ کو جاننا چاہتا ہوں۔ ہے دیوتاؤں میں سریشٹھ! کرپا
کر کے مجھے بتلائیے۔ شری کرشن جی بولے ہے ارجن! اس وقت ان لوگوں کا کال میں ہوں۔ میں اس دنیا
کو ختم کرنے کے لئے تیار ہوا ہوں۔ یہ بڑے بڑے یودھا جو سینا میں کھڑے ہیں۔ ان کو تو نہیں مارے گا۔
تو بھی یہ تو مریں گے ہی۔ اس لئے ہے ارجن! تو کمر باندھ کر کھڑا ہو جا۔ اور دشمنوں کو جیت کر شہرت حاصل
کر۔ اس وشال راجیہ کو بھوگ۔ یہ سب تو پہلے ہی میں نے مار رکھے ہیں۔ تو تو صرف ذریعہ بنے گا۔
درون بھیشم۔ جے دھرتھ۔ کرن وغیرہ بڑے بڑے یودھا مجھ سے مارے ہوئے ہیں۔ تو ان کو مار۔
اس میں دکھی ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ تو لڑائی میں دشمنوں کو ضرور جیتے گا۔ سنجے نے دھرت راشٹر

سے کہا۔ راجن! کیشو کی ایسی باتیں سُن کر ارجن کانپنے لگا، اور ہاتھ جوڑ کر بار بار نمسکار کرنے لگا۔ اور ڈر سے بے چین ہو کر رُکے ہوئے گلے سے شری کرشن جی سے کہنے لگا ہے رشی کیش! آپ کا پربھاؤ بہت عجیب اور آپ کی بڑائی لاثانی ہے۔ اس سے یہ ساری دنیا خوش ہوتی ہے۔ اور آپ میں پیار کرتی ہے۔ راکشش خوف کے مارے دِشاؤں میں بھاگے پھرتے ہیں۔ سب سِدّھوں کے گروہ آپ کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے مہاتمن۔ ہے اننت! ہے دیویش۔ جگت نواس! تم کو سب لوگ نمسکار کیوں نہ کریں۔ کیونکہ آپ تو برہما سے بھی بڑے اور سب کو پالن کرنے والے ہو ستیہ (سچّائی) اور استیہ (جھوٹ) کی بنیاد لافانی ہیں۔ اس لئے سب کا آپ کو نمسکار کرنا ہی ٹھیک ہے۔ آپ سرو سریشٹھ اور پراتن پُرش ہو۔ یہ سارا سنسار آپ میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ سارے سنسار کے جاننے والے ہو۔ جو کچھ جاننے کے قابل چیز ہے وہ آپ ہی ہو۔ مُنیوں کے پرم دھام آپ ہی ہو۔ یہ سارا جگت آپ کے رُوپ سے روشن ہے۔ ہے کرشن! وایو۔ یم۔ اگنی۔ ورن۔ چندرما۔ برہما اور برہما کے پتامہ بھی آپ ہی ہیں۔ اس لئے آپ کو ہزاروں بار نمسکار ہے۔ ہے سردیشور! آپ کو سامنے سے نمسکار ہے۔ پیچھے سے نمسکار ہے اور چاروں طرف سے نمسکار ہے۔ آپ بہت ویر اور طاقت والے ہو سب

میں سمائے ہوئے ہو۔ اسی لیے آپ سب کچھ ہو۔ میں آپ کو اپنا دوست سمجھ کر جو آپ سے ہے یادو!
ہے کرشن! ہے سکھا! یہ غلطی سے کہا کرتا تھا۔ سو میں آپ کی مہما کو نہیں جانتا تھا۔ یہ میری بھول تھی۔
محبّت کی وجہ سے میں آپ کو ایسا کہا کرتا تھا۔ ہے پربھو! کھیلنے۔ سونے۔ بیٹھنے اور کھانے کے وقت۔
اکیلے یا بہت لوگوں کے سامنے جو میں نے آپ کی ہنسی کی ہے، اور اس طرح کی ہنسی سے آپ کی بے عزتی
کی ہے۔ سو میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ کا اثر بیان نہیں ہو سکتا۔ آپ اس دنیا کو پانے والے
پتا۔ آپ ہی پوجیہ ہو، اور جہان گورو۔ تینوں لوک میں آپ کے برابر کوئی نہیں ہے۔ پھر آپ سے بڑھکر
اور کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔ اے کرشن! آپ ایشور ہو۔ تعریف کے قابل ہو۔ آپ کو شاشٹانگ ڈنڈوت
کرتا ہوں۔ آپ مجھ پر خوش ہوئیے۔ ہے دیو! آپ میرے قصور برداشت کر کے اسے معاف
کر سکتے ہیں، جیسے پتا پُتر کے۔ دوست، دوست کے، اور پتی پتنی کے اپرادھوں کو برداشت کرتا ہے
ہے کرشن! آپ کا عجیب رُوپ پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس عجیب رُوپ کو دیکھ کر میرا من بہت خوش
ہوا ہے۔ اور ڈر کے مارے من بے چین ہو رہا ہے۔ آپ مجھ کو وہی پہلا رُوپ دکھلائیے۔ ہے دیویش
ہے مالک۔ آپ مجھ پر خوش ہیں۔ ہے وشو مورتی! میں آپ کا وہی وراٹ مکٹ والا گدا دھاری

روپ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لیئے وہی پہلے کی طرح چتربھجی رُوپ دھارن کر لیجئے۔ یہ سُن کر شری بھگوان جی بولے۔ ہے ارجن! میرا یہ تیج والا رُوپ اننت اور آدی رُوپ ہے میرا یہ سروپ تیرے سوائے اب تک کسی نے بھی نہیں دیکھا ہے۔ تجھ پر بہت خوش ہو کر میں نے آتم یوگ سے تجھے دکھایا ہے۔ اگر گورو سریشٹھ! جو کوئی چاروں وید پڑھے۔ یگیہ۔ سادھن۔ دان۔ اگنی ہوتر وغیرہ کرم اور کٹھن تپ کر کے دیکھنا چاہے، تو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ ہے ارجن! میرے اس گھور رُوپ کو دیکھ کر تو کیوں دُکھی ہوتا ہے۔ بے چین مت ہو۔ اپنی بے عقلی کو چھوڑ دے۔ اور بے خوف ہو کر خوش دِلی سے میرے اس پہلے رُوپ کو پھر دیکھ۔ سنجے نے کہا۔ ہے دھرت راشٹر! شری کرشن نے ارجن سے یہ کہہ کر اپنا چتر بھج رُوپ پھر دکھایا، اور ڈرے ہوئے ارجن کو تسلی دی۔ تب ارجن نے کہا ہے جنار دھن! آپ کا یہ شانت منشیہ رُوپ دیکھ کر اب میں ٹھیک ہو گیا ہوں، اور اب میرا دل شانت ہو گیا ہے۔ سب ڈر دور ہو گیا ہے۔ سمست کھ دُور ہو گیا ہے۔ شری کرشن جی بولے۔ ہے ارجن! تو نے جو میرا یہ روپ دیکھا ہے۔ اس رُوپ کو دیکھنے کے لئے دیوتا بھی ہمیشہ ترستے ہیں میرا جو ایسا رُوپ ہے۔ اس کو منشیہ بہت بھگتی سے جان سکتے ہیں۔ دیکھ سکتے ہیں، اور تتو گیان سے اس میں سما سکتے ہیں۔ اے ارجن!

جو کوئی منشیہ میری پراپتی کے لئے دنیاوی ویدک کرم کرتے ہیں۔ مجھ کو اپنا پُرشارتھ مانتے ہیں مجھ میں بھگتی
رکھتے ہیں۔ سب دنیاوی دھندوں سے منہ موڑ چکے ہیں۔ اور سب آدمیوں سے دُشمنی وحسد
چھوڑ کر محبت کرتے ہیں۔ وہ ہی مجھ کو پراپت ہو سکتے ہیں۔



گیارہویں ادھیائے کا مہاتم



شری بھگوان جی بولے ہے لکشمی! اب گیارہویں ادھیائے کا مہاتم سُنو۔ ایک تُنگ بھدر
نام کا نگر تھا۔ جس کے راجہ کا نام سُکھانند تھا۔ وہاں ایک براہمن بڑا دھنوان و دوان اور گیانی
رہتا تھا، اور روزانہ شری لکشمی نارائن جی کے مندر میں گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا تھا
اور راجہ بھی وہاں روزانہ لکشمی نارائن جی کی سیوا کرتا تھا، اور پاٹھ بھی روزانہ سُنتا تھا۔ ایک دن کچھ
سنت تیرتھ یاترا کرتے کرتے اُس نگر میں پہنچے۔ راجہ نے باعزت طریقے سے سنتوں کو ٹھہرایا، اور

بھوجن کرایا۔بھوجن کر سنت بڑے خوش ہوئے۔ اگلے روز صبح راجہ اپنے بیٹے اور دوستوں کے ساتھ ان کے درشن کو گیا۔اور سنتوں کے مہنت جی سے دھرم کی بات چیت کرنے لگا،اور راجہ کا پتر وہیں کھیلنے لگا۔ وہاں پریت رہتا تھا،اس پریت نے راجہ کے لڑکے کو مار ڈالا۔ نوکروں نے اس بات کی راجہ کو خبر دی۔ راجہ بولا۔ہے سنت جی!آپ کے درشن کا مجھے اچھا پھل ملا۔میرا ایک بیٹا تھا وہ بھی پریت نے مار ڈالا۔راجہ۔براہمن۔مہنت سبھی پریت کے پاس گئے اور براہمن نے پریت سے کہا۔ ارے پریت!تو اس لڑکے پر مہربانی کر۔جس سے یہ جی اُٹھے۔اور تو اپنے پچھلے جنم کی بات کہہ۔تب پریت بولا۔میں جنم میں براہمن تھا۔اس گاؤں کے باہر ہل جوتتا تھا۔ وہاں ایک گھائل براہمن جس کے جسم سے خون نکل رہا تھا۔کھیت میں آ کر گر پڑا۔ایک چیل اس کا مانس نوچ کر کھانے لگی۔میں بیٹھا دیکھتا رہا۔ اتنے میں ایک اور براہمن آیا،اور اُس نے یہ حال دیکھ کر مجھ سے کہا۔اے ہل جوتنے والے براہمن! تیرے کرم۔۔۔ چنڈال جیسے ہیں۔ارے ظالم۔تیرے کھیت میں براہمن کا مانس چیل نوچ کر کھا رہی ہیں،کیا تو آنکھوں سے اندھا ہے۔جو چھڑاتا نہیں ہے۔جا تو میری بد دُعا سے پریت یونی پائے گا،تب میں نے اُس کے چرن پکڑ کر کہا کہ ہے دیو میرا اُدّھار کیسے ہو گا۔ اُس براہمن نے کہا!تجھ کو جب کوئی گیتا کے گیارہویں

ادھیائے کا پاٹھ سُنا دے گا، تب تیرا اُدّھار ہو گا۔ برہمن نے گیتا کے گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ پریت کو سُنایا، اور اُس پر جل چھڑ کا۔ تب فوراً پریت کی دیہہ چھوٹ کر اُس نے دیو دیہی پائی، اور راجہ کا مرا ہوا بیٹا بھی بھگوان کا نام لیتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ سُورگ سے وِمان آیا، اور پریت اس میں بیٹھ کر سُورگ چلا گیا۔ راجہ کا پُتر بھی پاٹھ سُننے سے بھگت ہو کر اسی وِمان میں بیٹھ کر سُورگ کو گیا۔ راجہ نے بھی گیارہویں ادھیائے کا پاٹھ سُنا۔ اس طرح وہ بھی پرم گتی کو پراپت ہوا:



میرا نام نامی وہ سوغات ہو گی
گزر جس پہ بھگتوں کی دن رات ہو گی
مِری بے مثل ذات وہ ذات ہو گی
کرشمہ سراسر ہر ایک بات ہو گی







بیس شلوک (12) بارہواں ادھیائے

بھگتی یوگ

ارجن نے پوچھا، جو بھگت سدا یوگی ہو، آپ کی بھگتی ٹھیک طریقے سے کرتے ہیں۔ اور وہ پُرش جو پاربرہم کو بھجتے ہیں۔ ان دونوں میں کون سریشٹھ ہے۔ شری بھگوان بولے۔ جو مجھ میں من لگا کر شردھا پُوروک مجھے بھجتے ہیں۔ وہ اُتم یوگی ہیں، اور جو اندریوں کو قابو میں کر کے سب میں یکساں درشٹی رکھ کر سب لوگوں کی بھلائی میں لگے ہوئے اس ناقابلِ بیان، اوجھل۔ ہر جگہ موجود رہنے والے دھرواکشر کا بھجن کرتے ہیں۔ وہ بھی مجھے پراپت ہوتے ہیں۔ سنسار میں جن کا من لگا ہوا ہے وہ زیادہ دُکھ پاتے ہیں۔ کیونکہ سنساری بھوگوں کو پرانی تکلیف سے پاتے ہیں۔ ہے پارتھ! جو پرانی اپنے سب کاموں کو میرے سپرد کر کے میری شرن میں آتے ہیں۔ میں اُن بھگتوں کا تھوڑے ہی عرصے میں سنسار ساگر سے اُدّھار کر دیتا ہوں۔ مجھ میں ہی من اور بُدّھی رکھو۔ تب تم مجھ میں ہی بسے رہوگے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ ہے دھننجے! اگر اس

طرح مجھ میں اپنے من کو لگانے کی طاقت نہیں رکھتے تو ابھیاس یوگ کے ذریعے مجھے پانے کے لئے بار بار
کوشش کرو۔ اگر ابھیاس (مشق) نہ بھی کر سکو تو میرے لئے برت کرو۔ میرے لئے تم کرم کرو گے، تب ہی تمہیں
مُکتی ملے گی۔ اگر ایسا بھی نہ کر سکو تو من کو روک کر سچّے دل سے میری شرن آؤ، اور پھل کی آشا چھوڑ کر کرم کرو۔
کیونکہ ابھیاس سے گیان۔ گیان سے دھیان اور دھیان سے بھی کرموں کا پھل چھوڑنا سریشٹھ ہے۔ تیاگ سے
فوراً شانتی ملتی ہے۔ جو کسی سے حسد نہیں کرتا۔ سب کا دوست ہے دیاوان ہے۔ ممتا اور ابھیمان جس میں نہیں ہے
جو کشما وان اور صبر والا ہے، سنتشٹ چت ہے۔ اندریوں کو قابو میں رکھتا ہے۔ پورا بھروسے والا ہے۔ مجھ میں اپنا
مَن اور بُدّھی لگائے ہوئے ہے۔ جس سے نہ لوگوں کو ڈر ہے نہ لوگوں سے جو ڈرتا ہے۔ خوشی، غمی۔ حسد اور
دشمنوں سے خوف اور جلن وغیرہ سے جو دُور ہے۔ جو کچھ ملے اُسی میں صبر کرنے والا۔ پوتّر۔ مطمئن۔ نسپکش۔ دُکھ
سے دور۔ پھل کی آشا چھوڑ کر کرم کرنے والا میرا بھگت ہے۔ وہ پیارا ہے۔ جو منافع سے خوش نہ ہو۔ کسی
سے بَیر نہ کرے۔ بھلی بُری چیز ملنے سے خوشی غمی نہیں کرتے۔ شُبھ اور اَشُبھ ان دونوں کا تیاگی ہو جیسے دوست
دشمن۔ عزّت بے عزّتی۔ سردی۔ گرمی۔ سُکھ۔ دُکھ برابر ہیں۔ خواہشات نہیں۔ جو تعریف و بُرائی کو برابر سمجھتا ہے
خاموش رہنے والا ہے جو یہ نہیں سمجھتا کہ یہ میرا گھر ہے وہ میرا پیارا ہے جو مجھ میں شردھا رکھ کر مجھے مان کر اس

امرت کے برابر کلیان کرنے والے دھرم پر عمل پیرا ہو، میرے اُپدیش کے مطابق کرتے ہیں۔ سو بھگت مجھے بہت ہی پیارے ہیں ؂



بارھویں اَدھیائے کا مہاتم !



شری بھگوان جی بولے۔ ہے لکشمی جی! اب بارھویں ادھیائے کا مہاتم سُنو۔ ! دکشن دیش میں ایک سکھانند نام کا راجہ رہتا تھا، اسی نگر میں ایک دِمت نام کا لمپٹ رہتا تھا۔ ایک ویشیا سے اُس کی محبت تھی۔ وہ دونوں ایک دیوی کے مندر میں جاکر شراب پیا کرتے اور مانس کھایا کرتے تھے۔ جو کوئی اُن سے پوچھتا کہ تم یہاں کیا کرتے ہو، تو وہ کہتے ہم یہاں دیوی کی سیوا کرتے ہیں۔ اسی مندر میں ایک براہمن بھی دیوی سیوا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے دیوی کی ستُوتی کی۔ دیوی خوش ہوئی، اور کہا ور مانگو۔ جو مانگو گے سو دوں گی اُس نے دھن۔ سنتان۔ سُکھ مانگا۔ دیوی نے کہا ہے براہمن! تم نے جو کچھ مانگا ہے۔ سو سب تمہیں دوں گی۔

لیکن پہلے ان دونوں کا اُدّھار کرے۔ تب براہمن نے نارائن جی کا تپ کیا۔ بھگوان جی خوش ہوئے اور گرڑ پر چڑھ کر آئے اور کہا، تیری کیا خواہش ہے؟ براہمن نے کہا، اس لمپٹ اور ویشیا کا اُدّھار کیسے ہو۔ نارائن جی نے کہا ہے اگیا کاری براہمن! گیتا کے بارہویں ادھیائے کا پاٹھ سُناؤ تو ان دونوں کا اُدّھار ہو گا۔ تب براہمن نے لمپٹ اور ویشیا کو بٹھا کر گیتا کے بارہویں ادھیائے کا پاٹھ سُنایا۔ سُنتے ہی ان دونوں کی دیہہ چھُوٹی۔ اور وہ دونوں بیکنٹھ کو گئے۔ دیوی خوش ہوئی اور کہا، اے براہمن! آج سے میرا نام ویشنوی دیوی ہوا۔ اس پاٹھ کو سُن کر ایسے بدظن لوگ تر گئے ہیں۔ اس لئے خوش ہو کر اس نگری کا راجیہ میں نے تجھ کو دیا۔ وہ پنڈت گھر گیا۔ اُس راجہ کے سنتان نہ تھی۔ راجہ نے اس پنڈت کو بُلا کر راجیہ دے کر تپ کرنے بن کو گیا۔ پنڈت راجیہ کرنے لگا۔ شری نارائن جی نے کہا۔ ہے لکشمی! یہ سب بارہویں ادھیائے کا مہاتم ہے:



دریا کی موجوں میں روانی تیری
بادِ صبا میں بھی جوانی تیری
نہ کہتا ہوا کہہ جاتا ہوں دوست
زبانِ خلق پر بھی کہانی تیری







چونتیس شلوک (13) تیرہواں اَدھیائے



کشتیر۔ کشتیر گیہ وبھاگ یوگ

ارجن شری کرشن جی بھگوان سے سوال کرتا ہے۔ ہے پربھو! پرکرتی (قدرت) کسے کہتے ہیں۔ اور پُرش کس کو کشتیر اور کشتیر گیہ کہتے ہیں۔ گیان اور کشتیر کسے کہتے ہیں۔ ان کو کہیئے۔ شری کرشن جی بولے۔ ہے کونتیہ! یہ شریر کشتیر کہلاتا ہے۔ اس کو جاننے والے کو کشتیر گیہ کہتے ہیں۔ سارے کشتیر میں کشتیر گیہ مجھ کو جان۔ کشتیر اور کشتیر گیہ کا جو گیان ہے۔ میرے خیال سے وہی گیان ہے۔ یہ کشتیر کیسے رُوپ کا ہے۔ اس میں کون وِچار ہوتے ہیں۔ اُن کی پیدائش کس طرح سے ہوئی۔ اور کشتیر گیہ کا کیا اثر ہے۔ یہ سب باتیں مختصراً میں کہتا ہوں سُنو! انیک رشیوں نے انیک قسم کے چھندوں میں اس کو بتایا ہے۔ ویدوں نے الگ الگ ورنن کیا ہے اور ہیت والے برہم سُوتر پدوں کو کر کے بھی یہ گیان نِشچے کیا گیا ہے۔ پنچ مہا بھوت (پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ آکاش) اہنکار۔ بُدھی۔ اویکت۔ کرتی۔ دسوں۔ اِندریاں۔ من اور پانچوں اندریوں کے وِشے یا اچھیا دویش سُکھ دُکھ

سنگھات چیتنا دھرتی ان کے سموہ سنکشیپ میں کشتیر اور کشتیر گیہ کے ہی وکار ہیں۔ عزت اور پاکھنڈ سے رہت۔
اہنسا۔ سہن شیلتا۔ سرلتا۔ گورو کی سیوا۔ پوترتا۔ اپنے مَن کا سنیم۔ اِندریوں کے وِشئے سے ورکتی۔ اہنکار رہت
اور جیون مرن۔ بڑھاپا روگ۔ دُکھ وغیرہ دوشوں کو دیکھنا پُتر استری۔ گھر وغیرہ میں مَن نہ لگانا، اور ان میں اپنے
کو سُکھی دُکھی ماننا، اور اشٹ انِشٹ وغیرہ کو پراپتی میں ہرش وِکھاد (خوشی غمی) نہ منانا۔ میری لگاتار پریم سے بھگتی۔
ایکانت میں رہنا۔ جن سُموہ (لوگوں) میں رہنے سے وِراگ۔ سدا دھیان سے لگائے رکھنا، اور یاد رکھنا کہ میں
پرماتما کا ہی انش ہوں۔ گیان پراپتی کے لئے موکش کو سب سے سریشٹھ جاننا۔ اسے ہی گیان کہتے ہیں۔ اس
سے جو خلاف ہے وہ اگیان ہے۔ اب گیئے کا سروپ بتلاتے ہیں۔ جس کو جان کر منشیہ موکش کو پراپت ہوتا
ہے۔ وہ آدی رہت بڑوں سے بڑا جس کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ وہ ایسا ہونے کے کارن ستیہ ہی
کہا جاتا ہے۔ اور نہ استیہ ہی کہا جاتا ہے۔ سب طرف اُس کے ہاتھ اور چرن ہیں۔ سب طرف آنکھیں۔
منہ اور سر ہیں۔ سب طرف کان ہیں۔ وہی جگت میں سب کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ سب اِندریوں
کے گُنوں کا پرکاش ہے۔ سب خواہشات سے دُور ہے۔ جس کو کسی سے چاہ نہیں۔ پر جو سب کا آدھار
ہے۔ جو آپ نِرگُن ہے۔ پر سب گُنوں کو بھوگتا ہے۔ جو بُھوتوں کے باہر اندر ہے۔ جو چرا اور اچر ہے۔ جو چھوٹے

سے چھوٹا ہے ۔ جانا نہیں جاتا ۔ جو دُور بھی ہے اور نزدیک ہے ۔ جس کے حصے نہیں ہوتے ۔ لیکن جو الگ الگ
بھوتوں میں منقسم برابر رہتا ہے ۔ سب بھُوتوں کا پالن ۔ ناش اور پیدا کرنے والا ہے ۔ وہی گیئے ہے ۔ وہ
اندھیرے سے پرے چمکدار چیزوں کو چمک دیتا ہے ۔ وہی گیان جاننے کے قابل گیان کے ذریعہ جاننے کے
قابل سب کے دل میں بستا ہے ۔ اسی طرح کشتیر ۔ گیان اور گیئے اِن کو مختصراً کہا ہے ۔ اس کو جان کر میرا بھگت
میرے پد کے قابل ہوتا ہے ۔ پرکرتی اور پُرش دونوں ہی انادی ہیں ۔ ان کا شروع و آخیر نہیں ۔ برائیوں
و خوبیوں کی پیدائش پرکرتی سے ہوتی ہے ۔ کاریہ (کام) اور کارن (وجہ) کو پرکرتی جنم دیتی ہے ۔ اور پُرش
سُکھ دُکھ کو بھوگتا ہے ۔ پرکرتی میں پُرش رہتا ہے ۔ پرکرتی کے گنوں کا استعمال کرتا ہے ۔ اُسی کے مطابق
اچھی یا بُری یُونی میں جنم لیتا ہے ۔ اس دیہہ میں اُسے اُپدرشٹھا ۔ انومنتا ۔ بھرتا ۔ بھوگتا ۔ مہیشوری ۔ پرماتما
اور پرم پُرش کہتے ہیں ۔ اس طرح گنوں کے ساتھ پرکرتی اور پُرش کو جو جانتا ہے ۔ اس کا رہن سہن چاہے
کیسا ہی ہو پھر نہیں جنمتا ۔ کوئی دھیان سے کوئی سانکھیہ یوگیہ سے اور کوئی کرم یوگ کے ذریعہ اپنے میں آتما
کو دیکھتے ہیں ۔ لیکن کوئی اس طرح نہ جانتے ہوئے بھی دوسروں سے سُن کر دھیان کرتے ہیں ۔ اور شردھا سے
سُن کر وہ بھی موت سے نجات پا جاتے ہیں ۔ ہے ارجن! استھاور یا جنگم سب پیدا ہوئے پرانی دیہہ (شریر)

اور جیو کے سنیوگ سے ہی پرگٹ ہیں۔ پرمیشور سب میں یکساں سمایا ہوا ہے۔ بھُوتوں کے ناش ہونے پر بھی اُس کا ناش نہیں ہوتا۔ اس طرح جو دیکھتا ہے وہی گیانی ہے۔ دُکھ کسی کو نہیں دیتا۔ سو میری پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے۔ پرکرتی مایا کی ہے۔ جو کوئی آتما کو دیکھے تو اکرتا دیکھے۔ جب وہ الگ الگ بھُوتوں کا پرمیشور کے بیچ ایک رُوپ دیکھتا ہے، اور اسی سے ان کا پھیلاؤ دیکھتا ہے۔ تب برہما کو پراپت ہوتا ہے۔ ہے کنتی نندن! انادی اور نرگُن ہونے سے پرمیشور نظر نہیں آتا۔ اس شریر میں آتما رہتی ہے۔ کچھ کرم نہیں کرتا۔ نرلیپ سب شریروں میں ہے جیسے آکاش سب جگہ ہوتے ہوئے بھی کسی سے ملتا نہیں۔ اسی طرح جسم میں ہر جگہ موجود آتما بھی اس سے میل نہیں کرتا۔ ہے بھارت! جیسے ایک ہی سُورج ساری دنیا کو چمکا دیتا ہے۔ ویسے ہی کشتیرگیہ سارے کشتیر کو روشن کر دیتا ہے۔ جو لوگ گیان کی نظر سے کشتیر اور کشتیرگیہ کا بھید، اور بھُوتوں کی پرکرتی دیکھ موکش کا اُپائے جان لیتے ہیں وہ پرم پد کو پاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔





تیرہویں ادھیائے کا مہاتم



شری نارائن جی بولے۔ ہے لکشمی جی! اب تیرہویں ادھیائے کا مہاتم سُنو۔ دکشن دیش میں
ہری نام نگر تھا۔ وہاں ایک ویشیا رہتی تھی۔ وہ مانس وشراب وغیرہ کھاتی پیتی، اور بُرے کام کرتی تھی۔
ایک دن ایک پُرش کو اُس نے وچن دیا کہ فلاں جگہ تیرے پاس آؤں گی تم وہاں چلو۔ وہ پُرش کسی
اور جنگل میں چلا گیا، اور وہ عورت اسے ڈھونڈتی ڈھونڈتی حیران ہوگئی۔ سارا دن گزر گیا۔ لیکن اُس شخص
کا پتہ نہ لگا۔ شام ہوگئی۔ وہ ویشیا پریتم کا نام لے کر پکارنے لگی۔ اتنے میں وہ شخص بھی آگیا۔ دونوں بڑے
پریم سے ملے۔ اتنے میں ایک شیر آیا۔ ویشیا ڈری۔ شیر بولا! اری ویشیا! میں تجھ کو کھاؤں گا۔ ویشیا بولی۔ تو
اپنے پچھلے جنم کی بات کہہ۔ تو کون ہے؟ تب شیر بولا۔ میں پچھلے جنم میں براہمن تھا۔ جھوٹ بولا کرتا تھا۔ بڑا
لالچی تھا۔ جوا کھیلتا تھا۔ اور دوسروں کا دھن چرا لیتا تھا۔ ایک دن علی الصباح گھر سے اُٹھ چلا۔ راستے ہی
میں شریر چھوٹ گیا۔ یموں نے پکڑ لیا۔ دھرم راج کے پاس اس براہمن کو لے جا کر یم راج کے دربار میں پیش
کر دیا۔ اس کو دیکھ کر یم راج نے حکم دیا کہ جو لوگ پاپی اور بُرے کام کرنے والے ہوں، ان کو کھا لو۔

جو سادھو وشنو۔ ہری بھگت ہوں اُن کے پاس نہ جانا، تو وبھیچارنی ویشیا پاپن ہے۔ اسی لئے تجھ کو کھاؤں گا۔
اتنا کہہ کر ویشیا کو کھالیا۔ دُوت دھرم راج کے پاس ویشیا کو لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ اِس کو چڑیل کا جنم
دو۔ شری نارائن جی کہتے ہیں۔ ہے لکشمی! ویشیا کا شریر چھوڑ چنڈالنی کا جنم پایا۔ کچھ عرصے کے بعد ایک
دِن وہ نربدا ندی کے کنارے پر چل رہی تھی۔ وہاں ایک سادھو گیتا جی کے تیرہویں ادھیائے کا پاٹھ کرتا
تھا۔ اُس نے پاٹھ سُنا۔ جب ادھیائے کا پاٹھ سُن کر اُس نے پرشاد پایا، تب چنڈالنی کے پران چھوٹ گئے
چنڈالنی نے دیو دیہی پائی۔ آکاش سے وِمان آئے اُس پر بیٹھ کر بیکنٹھ چلی۔ سادھو نے پوچھا۔ اری تو نے
کون پُنیہ کیا۔ جس کی وجہ سے بیکنٹھ کو چلی ہے۔ چنڈالنی نے کہا۔ ہے سنت جی! اس تیرے پاٹھ کو سُن کر میں
دیو لوک چلی ہوں۔ تب ویشیا نے پرشدوں سے کہا کوئی ایسا جتن کرو۔ جس شیر نے مجھے پہلے جنم میں کھالیا تھا اُسے
بھی ساتھ لے چلو۔ اس سادھو سے پرارتھنا کی کہ ہے سنت جی! گیتا کے تیرہویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل
اُس شیر کے لئے دیجئے جو اس کا اُدّھار ہووے۔ اس سنت نے پاٹھ کا پھل دیا۔ شیر کی بھی دیہہ چھوٹی اور
اُس نے دیو دیہی پائی۔ دونوں وِمانوں پر بیٹھ کر بیکنٹھ میں پرم دھام کو پراپت ہوئے۔

ظہور میں ہر جا آبادانی تیری
ہر شئے عالم میں جا ودانی تیری

آہا! کیا خوب تیرا جلوۂ قدرت
کہ تاریکی میں بھی چاندنی تیری



ستائیس شلوک (14) چودہواں ادھیائے
نِرگن وبھاگ یوگ!

شری بھگوان نے کہا۔ اب میں تم کو گیانوں میں سریشٹھ گیان بتاتا ہوں۔ جس کے جاننے سے سارے مُنی جن مُوکش رُوپ پرم سِدھی کو پراپت ہوئے ہیں۔ اس گیان کی سہائتا سے میرے سروپ کو پراپت لوگ سرشٹی کے وقت جنمتے نہیں، اور قیامت کے وقت کشٹ نہیں پاتے۔ ہے بھارت! پرم برہم میری یونی ہے۔ میں اُس میں گربھ (حمل) کو رکھتا ہوں۔ اور اُس میں بھوتوں کی پیدائش ہوتی ہے۔ ہے کونتیہ! سب گربھوں میں جو مُورتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اُن کی جائے پیدائش پرکرتی ہے۔ اور بیج دینے والا پتا ہوں ہے مہاباہو! پرکرتی سے پیدا ہوئے ستو رج۔ اور تم تینوں گُن دیہہ میں رہنے والے نِروکار آتما کو باندھ لیتے ہیں ہے انگھا

اِن میں تتو نرمل ہونے کے کارن پرکاش اور نروِیدرُوپ شریشٹھ پُرش جو پرانی کو سُکھ اور گیان کے ساتھ باندھتا ہے۔ ہے کونتیہ! روگاتمک رجوگُن سے ترشنا اور آشکتی پیدا ہوتی ہے جو منشیہ کو کرم کے ساتھ باندھتی ہے۔ تموگُن کی پیدائش اگیان سے ہے۔ یہ بھرم۔ آلسیہ (سُستی) اور نیند سے پرانی کو باندھتا ہے۔ موہ میں پھنساتا ہے ستیہ سُکھ پیدا کرتا ہے۔ رج کرم پیدا کرتا ہے۔ تم سب گیانوں کو ڈھک کر پرماد پیدا کرتا ہے۔ ستوگُن۔ رج۔ تم کو دبا کر بڑھتا ہے۔ اس طرح رج۔ ستو اور تم کو اور تم ستو اور رج کو دبا کر بڑھنا چاہتا ہے۔ شریر میں اِندریوں کے ذریعہ جب گیان کا پرکاش پیدا ہو، تب سمجھو کہ ستوگُن خاص بڑھا ہے۔ ہے بھارت! رجوگن کے بڑھنے سے لوبھ کرموں میں پرورتی کرموں کا شروع بےچینی اور خواہشات پیدا ہوتی ہیں۔ ہے مہاراج! تموگُن کی پربلتا میں ادیویک۔ انُودیم۔ پرماد اور موہ یہ سب ہوتے ہیں۔ جب جسم کو ستوگُن کے اُودے میں مرتیو پراپت ہوتی ہے۔ تو وہ گیانیوں کے پرکاش مئے لوک کو پاتا ہے۔ رجوگن کے اُودے میں مر کر کرموں میں آسکت منشیوں میں جنم پاتا ہے۔ تموگن کے اُودے میں مرا ہوا مورکھ یونی میں جنم پاتا ہے۔ ساتوک پُنیہ کرم کا پھل بھی کلنک رہت ہوتا ہے۔ راکشش کرم کا پھل دُکھ اور تامس کرم کا پھل اگیان ہے۔ ستیہ سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رج سے لوبھ اور تم سے پرماد موہ اور اگیان کی پیدائش

ہوتی ہے۔ ساتوک پُرش کو اچھے را جس کو مدھم اور ادھم تامسی لوگوں کو نیچ گتی ملتی ہے۔ درشٹا گنوں سے الگ
یعنی نرگن ساکشی ماتر آتما کو جان لیتا ہے۔ وہ میرے رُوپ کو پراپت ہوتا ہے۔ جو جسم میں پیدا ہونے والے
ستو۔ رج۔ تم اِن تینوں گنوں کو جیت لیتا ہے۔ وہ جنم مرتیو۔ بڑھاپا و روگ سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔
ارجن نے پوچھا ہے پربھو! کیسے معلوم ہو کہ ایک (فلاں) منشیہ نے تینوں گنوں کو پار کیا۔ کن اُپایوں سے وہ
اِن تینوں گنوں کو چھوڑتا ہے۔ پانڈو۔ پرکاش۔ پرورتی اور موہ ہونے سے جو دُکھی نہ ہوا ور دور ہونے پر
ان کی خواہش نہ کرے۔ اُداسین منشیہ کے برابر جیسے سُکھ دُکھ برابر ہے۔ اور گنوں کے کرم ہوتے ہی رہتے ہیں۔
یہ جان کر جو بے فکر رہتا ہے۔ کبھی وِچلت نہیں ہوتا۔ جس کو سُکھ دُکھ اور مٹی پتھر۔ سورن۔ پریہ اور اپریہ۔
بُرائی اور بھلائی برابر ہے۔ جو دھیر ہے۔ جس نے سب بکھیڑے چھوڑ دیئے۔ میں اُسے گناتیت کہتے ہیں۔ جو
گوڑھ بھگتی سے مجھے پوجتا ہے۔ وہ اِن تینوں گنوں کو اچھی طرح جیت کر برہم بھاؤ کو پاتا ہے۔ کیونکہ برہم کا
اور وِکار رہت موکش کا اور سناتن دھرم کا اور اکھنڈ سکھ کا بھنڈار میں ہی ہوں اور گن گراہی سُکھ کا سمندر
پرمانند بھگوان سب کا پیارا ہے ::



چودہویں اَدھیائے کا مہاتم



شری نارائن جی بولے ۔ اے لکشمی! شمال میں کشمیر کے سرسوتی میدان میں ایک عقلمند رہتا تھا۔ وہاں کے راجہ سوریہ ورما کی سنگل دویپ کے راجہ کے ساتھ دوستی تھی۔ ایک دفعہ سنگل دویپ کے راجہ نے جواہرات موتی۔ گھوڑے وغیرہ بہت قیمتی بھیجے ۔ تب کشمیر کے راجہ نے اپنے وزیر سے پوچھا۔ ہم کیا بھیجیں۔ منتری نے کہا۔ جو چیز وہاں نہ ہووے ۔ وہ بھیجو ۔ راجہ نے کہا، اور تو سب چیزیں وہاں ہیں ۔ ایک شکاری کتّے وہاں نہیں ہیں وہ بھیجو۔ شکاری کتے سونے کی زنجیروں میں بندھے مخملی گدیلوں کی ڈولیوں میں بٹھا کے سنگل دویپ پہنچائے گئے ۔ کتّوں کو دیکھ کر راجہ بہت خوش ہوا ۔ اور کہا کہ یہ شکاری کتّے یہاں نہیں تھے ۔ یہ میرے دوست نے بہت اچھا کیا۔ ہم شکار کھیلا کریں گے ۔ ایک دن راجہ شکار کھیلنے گیا۔ ایک اور راجہ کے ساتھ شرط باندھی ۔ سب راجاؤں نے اپنے کتّے چھوڑے ۔ ایک خرگوش نکلا۔ اس کے پیچھے کتّے دوڑے ۔ سب کتّے پیچھے رہ گئے۔ سنگل دویپ کے راجہ کے کتّے نے خرگوش کو پکڑا ۔ لوگوں نے شور کیا۔ کتّا پیچھے رہ گیا۔ خرگوش پھر بھاگا، کتّے کے دانت اس کے لگے تھے ۔ خون ٹپکتا جاتا تھا۔ بھاگتے بھاگتے جنگل میں ایک کچّا

تالاب پانی سے بھرا ملا۔ اُس کے کنارے پر کُٹیا میں ایک تپسوی رہتا تھا۔ اس تالاب میں خرگوش جاگرا، کتّا بھی اس کے پیچھے جاگرا۔ راجہ بھی گھوڑا دوڑا کر اس کے پیچھے ہی جا پہنچا۔ دیکھا تو دونوں مرے پڑے ہیں، اور دیو دیہی پائے بیکنٹھ کو جارہے ہیں۔ راجہ کو دیکھ کر دونوں نے کہا، ہے راجن! تو دھنیہ ہے۔ تیری کرِپا سے ہم نے دیو دیہی پائی ہے۔ راجہ نے پوچھا یہ کیسے؟ اُن دونوں نے کہا، ہم نہیں جانتے۔ اس پانی کے چھونے سے ہمیں دیو دیہی ملی ہے۔ راجہ نے تپسوی کو نمسکار کرکے پوچھا۔ ہے سنت جی! خرگوش و کتّا ان دونوں کا اِس پانی کے چھُونے سے اُدّھار ہوگیا۔ یہ کیسا پانی ہے؟۔

اس سنت نے کہا۔ ہے راجن! میرا گورو یہاں رہتا تھا۔ روزانہ اشنان کرکے گیتا کا پاٹھ کرتا تھا۔ راجہ نے کہا۔ دھنیہ ہو سنت جی! آپ کے ہی پرتاپ سے ایسی یونیوں کا اُدّھار ہوا ہے۔ میرے بھی دھنیہ بھاگ ہیں، جو آپ کا درشن ہوا ہے۔ سنت نے کہا ہے راجہ! یہ خرگوش پچھلے جنم کا براہمن تھا۔ یہ اپنے جنم میں بھرشٹ (ناپاک) ہوا تھا۔ یہ کتّا اس کی عورت تھی۔ عورت نے اس کو زہر دے کر مارا تھا۔ جب یم لوک کو گئے۔ تب دھرم راج نے حکم دیا کہ اس کو خرگوش کا جنم دو، اور اس کو کتّے کا جنم دو۔ تب ان دونوں نے پرارتھنا کی۔ ہمارا اُدّھار کب ہوگا۔ تب دھرم راج نے کہا، جب گیتا کے چودھویں ادھیائے کے پاٹھ

کرنے والے سنتوں کے ستھان کا پانی چھوئے گا۔ تب تمہارا اُدّھار ہوگا۔ اتنا سُن کر راجہ نے بھی گھر آکر گیتا کا پاٹھ سُنا۔ اور آخری وقت میں بیکنٹھ کو گیا۔ اِن دونوں کا دھرم راج کے گھر اُدّھار ہوا ہے۔



جو نام لے تیرا تو مِٹے پریشانی — میری بھی یہی ہے صرف شعر خوانی
نہیں زندگی میں کچھ اور سوا اِسکے — صدا یہی آتی ہے ہر شے کی زبانی



بیس شلوک (15) پندرھواں اَدھیائے

پرشوتم یوگ

شری بھگوان بولے۔ ہے ارجن! یہ سنسار ورکش (درخت) رُوپ ہے۔ جس کی پران پُرش رُوپ جڑ اُوپر ہے۔ اور چراچر شاخائیں نیچے ہیں۔ وید اس کے پتّے ہیں۔ جو یہ جانتا ہے وہی وید کا گیاتا ہے۔ اس کی شاخائیں اوپر نیچے پھیلی ہوئی ہیں ست۔ رج۔ اور تم یہ تینوں گن اس پیڑ کی ٹہنیاں ہیں۔ کرم رُوپ

میں گٹ ہونے والی اس کی جڑ نیچے منشیہ لوک میں اور بھی نیچے تک چلی گئی ہیں۔ اِس سنسار برکش کو ویراگیہ
رُوپی مضبوط ہتھیار سے کاٹ کر وہ جگہ ڈھونڈنی چاہیئے، جہاں سے پھر لوٹنا نہیں پڑتا۔ اور ساتھ ہی یہ وِچار نا
چاہیئے، کہ جس سے وہ پُراتن (پرانی) پرورتی (خیال) پیدا ہوتی ہے۔ اُسی آدی پُرش کی میں شرن ہوں
اہنکار اور موہ رہت سنگدوش کو جیتنے والے۔ آتم گیان میں لگے ہوئے، سب کامناؤں سے دور، سُکھ
دُکھ نامی دوند پدارتھوں سے مُکت ایسے گیانی پُرش پرم پد کو پاتے ہیں۔ نام روشن کرتے ہیں جیسے سُوریہ۔ چندرما یا اگنی
پرکاشت نہیں کرتے۔ وہی میرا پرم دھام ہے۔ وہاں جا کر لوٹنا نہیں ہوتا۔ میرا سناتن انش اس جیو لوک
میں جیو کا رُوپ دھر کر پرکرتی (قدرت) میں لگا ہوا پانچوں اِندریاں اور چھٹے من کو اُس سے چھڑاتا ہے
جیسے ہَوا پھول وغیرہ کی خوشبو کو دوسری جگہ میں لے جاتی ہے۔ اسی طرح یہ دیہہ سوامی شریر دھارن
کرنے کے بعد جب اس کو چھوڑتا ہے۔ تب اِندریوں اور من کو ساتھ لے جاتا ہے۔ کان۔ آنکھ۔ چمڑا،
زبان۔ ناک۔ اور من کا سہارا لے کر وہ جیو دشیوں کا بھوگ کرتا ہے۔ ایک دیہہ میں جاتے، یا ایک ہی
دیہہ میں رہتے وقت یا اِندریوں سے لگ کر وشیوں کا اُپ بھوگ کرتے ہوئے اس کو مورکھ دیکھ نہیں
سکتے۔ لیکن گیان رُوپ نیتر ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں۔ کوشش کرنے سے یوگی جن دیکھتے ہیں۔ لیکن اگیانی

کوشش کر کے بھی اِسے نہیں پاتے۔ جو روشن سُورج۔ چندرما اور اگنی میں موجود ہے اور جگت کو روشن کرتا ہے۔ اُسے میرا ہی پرکاش جانو۔ میں پرتھوی میں داخل ہو کر اپنی روشنی سے بھُوتوں کو دھارن کرتا ہوں اور ران میں بھرا ہوا چندرما بن کر میں ہی ساری دوائیوں کی پرورش کرتا ہوں۔ میں پیٹ کی آگ ہو کر پرانیوں کے دیہہ میں داخل ہوں، اور پران وِاُپان وایو سے جیم کر چاروں پرکار کے بھوجن کئے ہوئے پرانیوں کے اناج کو پچاتا ہوں۔ میں سب بھُوتوں کے ہردے کمل میں رہتا ہوں۔ مجھ سے ہی سمرتی۔ گیان اور اس کا ناش ہوتا ہے۔ سب ویدوں کے جاننے کے قابل میں ہی ہوں۔ ویدانت کا کرتا، اور وید کا گیاتا میں ہی ہوں۔ اس سنسار میں دو پرش ہیں۔ ایک ناش ہو جاتا ہے اور دوسرا لافانی رہتا ہے لیکن اُوتم پرش پرماتما وِکار رہت۔ سرو۔ نینتا۔ بُدھ۔ مُکت۔ نیتہ رُوپ۔ تینوں لوکوں میں داخل ہو کر دھارن پالن کرتا ہے۔ ان دونوں سے۔ میں کشر اکشر سے اُتکرشٹ ہوں۔ اسی وجہ سے لوک و وید میں پرشوتم نام سے مشہور ہوں ہے بھارت! جو اُوتم گیانی اس پرکار مجھ کو پرشوتم جانتا ہے۔ وہ سب کچھ جان جاتا ہے۔ اور سب پھلوں میں میرا ہی بھجن کرتا ہے۔ ہے بھارت۔ شاستر کے اس پوشیدہ راز کو میں نے کہا ہے۔ اِسے جان کر عقلمند آدمی دھنیہ ہو جاتا ہے۔



پندرہویں آدھیائے کا مہاتم



شری نارائن جی۔ ہے لکشمی جی! اب پندرہویں ادھیائے کا مہاتم سُنو! شمال میں ایک ملک میں ایک نرسنگھ نام کا راجہ تھا، اور سُبھگ نام کا اُس کا منتری تھا۔ راجہ کو منتری پر بڑا بھروسہ تھا۔ منتری کے من میں کپٹ (دھوکہ) تھا۔ منتری چاہتا تھا کہ راجہ کو مار کر یہ راجیہ میں ہی کروں۔ اسی طرح کچھ وقت گذرا ایک دن منتری نے راجہ کو مار ڈالا، اور آپ راجیہ کرنے لگا۔ کچھ عرصے کے بعد منتری بھی مر گیا۔ یم راج دُوت اُسے باندھ کر لے گئے۔ دھرم راج نے کہا۔ ہے یم دُوتو! یہ پاپی ہے۔ اسے گھور نرک میں ڈال دو۔ اس نے کئی نرک بھوگنے کے بعد دھرم راج کے حکم سے گھوڑے کی یونی میں سنگل دویپ میں جنم لیا۔ بڑے گھوڑوں کا سوداگر اُسے خرید کر اپنے دیش کو چلا۔ چلتے چلتے اپنے ملک میں آیا۔ تب وہاں کے راجہ نے سنا کہ فلاں سوداگر بہت گھوڑے لایا ہے۔ تب راجہ نے اُسے بُلایا۔ دیکھ کر گھوڑے خریدے۔ اس گھوڑے کو بھی خریدا جب اس گھوڑے کو پھرا۔ تب راجہ کو دیکھ کر اس گھوڑے نے سر پھیر لیا۔ راجہ نے کہا۔ کیا وجہ ہے جو سر پھیرا۔

پنڈتوں نے کہا، ہے راجن! اس گھوڑے نے تم کو سر جھکایا ہے۔ راجہ نے کہا۔ یہ بات نہیں ہے۔ کئی دن بعد
راجہ شکار کھیلنے کو اسی گھوڑے پر سوار ہو کر گیا۔ وہ گھوڑا جلدی چلتا تھا۔ راجہ شکار کھیلتا کھیلتا بہت دور چلا گیا۔
اُس دن راجہ نے ہاتھوں ہاتھ شکار پکڑ کر مارے۔ راجہ بہت خوش ہوا۔ دوپہر ہو گئی۔ راجہ کو پیاس لگی۔
راجہ نے اس جنگل میں ایک سادھو کٹیا میں بیٹھا ہوا دیکھا۔ پاس ہی ایک تالاب پانی سے بھرا ہوا دیکھا۔ راجہ
گھوڑے کو درخت سے باندھ کر کُٹیا میں گیا، تو دیکھا کہ سادھو نے اپنے بیٹے کو گیتا کے پندرہویں ادھیائے
کا پاٹھ سکھا رہا ہے۔ درخت کے پتّے پر شلوک لکھ دیا ہے، اور بچّہ سے کہہ دیا کہ کھیلتے پھرو، اور اس کو زبانی
یاد بھی کرو۔ جس درخت سے راجہ نے گھوڑا باندھا تھا، وہ بچّہ پتّا لے کر اُسی درخت کے نیچے شلوک یاد کر رہا
تھا اور کھیل بھی رہا تھا۔ اُس پتّے کو گھوڑے نے دیکھا، اور فوراً اُس کی دیہہ چھوٹ گئی۔ اتنے میں راجہ پانی
پی کر آیا، تو دیکھا کہ گھوڑا مرا پڑا ہے۔ راجہ نے افسوس سے کہا، کہ یہ گھوڑا کس نے مارا ہے۔ اتنے میں وہ
بولا ہے راجن! میں اِس گھوڑے کا چیتنیہ ہوں۔ دیو دیہی پا کر بیکنٹھ کو جا رہا ہوں۔ راجہ نے پوچھا، تم نے ایسا
کون سا پُنیہ کیا ہے۔ گھوڑے نے کہا۔ راجن! یہ بات رشی ور سے پوچھو۔ راجہ نے منی جی سے پوچھا۔ تو انھوں
نے کہا۔ ہے راجن! گیتا کا شلوک لکھا پتّا اس کے آگے پڑا ہے۔ گھوڑے نے اکشر دیکھے ہیں۔ اس لئے گھوڑے

کی گتی ہوئی ۔ راجہ نے پوچھا، پچھلے جنم میں گھوڑا کون تھا ؟ ۔اور گھوڑے کے سر پھیرنے کی بات بھی راجہ نے کہی منیشور نے کہا ۔ راجن! پچھلے جنم میں تو راجہ تھا، اور یہ تیرا منتری تھا ۔ اِس نے تجھے مار کر تیرا راجیہ لے لیا تھا، پھر کر دھرم راجیہ کے پاس گیا ۔ دھرم راجیہ نے دھِکار کر کہا، اِس پاپی کو گھور نرک میں ڈال دو ۔ یہ نَرک بھوگتے بھوگتے گھوڑے کے جنم میں آیا اور سنگل دویپ میں آکر تیرے پاس بِکا ۔ جب اُس نے سر ہلایا تب کہا ہے راجن! تو مجھے پہچانتا نہیں ۔ مگر میں تجھے پہچانتا ہوں ۔ یہ کہہ کر رِشی چُپ ہو گئے ۔ راجہ نے متاثر ہو کر دنڈوت کی ۔ راجہ بھی شری گیتا جی کے پندرہویں ادھیائے کا پاٹھ روزانہ کیا کرتا تھا ۔ جس کے پرشاد سے راجہ بھی پرم گتی کا ادھیکاری ہوا ۔



چوبیس شلوک (16) سولھواں آدھیائے



دیوا اُسر سمپدا وبھاگ یوگ!

شری کرشن جی بولے ۔ ہے بھارت! بے خوف ۔ شدھ ۔ ستوگنی ہونا ۔ گیان یوگ نشٹھا ۔ دان ۔ خواہشات

کا مارنا۔یگیہ۔تپ۔سرلتا۔اہنسا۔ستیہ۔غصّہ نہ کرنا۔تیاگ۔شانتی۔چغلی نہ کرنا۔سب پرانیوں پر دیا (رحم)
کرنا۔ترشنا سے بچنا۔عاجزی۔شرم۔چپلتا کا تیاگ۔تیج۔کشما۔پوترتا۔دویش رہت۔ابھیمان نہ کرنا۔
قدرتی دھن دولت کیلئے جنم دھارن کرنے والوں کو یہ سب گُن ملتے ہیں۔ہے پارتھ! دمبھ۔درپ۔
ابھیمان۔غصّہ۔کڑوا بولنا۔اور اگیان یہ سب آسُری دراکشش) سمپتی کے لئے جنم لینے والوں کو پراپت
ہوتے ہیں۔ہے پانڈو! دیوی سمپتی موکش اور آسُری سمپتی بندھن کا کارن ہوتی ہے تم افسوس نہ کرو۔
کیونکہ تم دیوی سمپتی کے بھوگ کو جنمتے ہو۔ہے پارتھ! اس لوک میں دیو اور اسُر یہ دونوں قسم کے لوگ پیدا کئے
گئے ہیں۔دیوی کا مفصّل طور سے بیان کر چکے۔اب آسری کا سُنو۔دھرم میں لگاؤ۔اور اِدھر سے دُور
رہنا۔یہ اسُر لوگ نہیں جانتے۔اُن میں نہ سوچ۔نہ آچار۔نہ سچّائی ہی ہے۔وہ سنسار کو جھوٹا۔نرا دھار
اور انیشور کہتے ہیں۔ان کے مذہب میں جگت کی پیدائش کا سبب کام سے پریرت استری پُرش کے
ملن کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ملن آتما۔کم عقل۔بُرے کام کرنے والے اس سنسار کو نشٹ کرنے کے لئے
پیدا ہوتے ہیں اور دشکرم کے سہارے ہو کر وہ دمبھی۔مانی اور مدرا (شراب) سے بھرپور لوگ نیچ کرموں
میں لگے ہوتے ہیں۔وہ موت کے دن تک فکر میں مبتلا رہتے ہیں۔بہت سی امیدوں سے بھرپور۔کام کرودھ

میں لگے ہوئے ۔کام کو بھوگنے کے لئے ظلم سے دھن دولت کو اکٹھا کرنے کی خواہش کرتے ہیں ۔میں نے آج یہ پایا ۔اس مقصد کو حاصل کروں گا ۔اور یہ دھن بھی پھر میرا ہو جائے گا ۔یہ دشمن تو میں نے مارا ۔دوسرے کو بھی ماروں گا ۔میں ایشور کو پیارا ۔سدّھ بلوان اور سُکھی ہوں ۔میں دھنی اور خاندانی ہوں ۔میرے برابر دوسرا کون ہے میں یگیہ کروں گا ، دان کروں گا ۔آنند کروں گا ۔اس طرح اگیان سے موہت ہوئے ہیں ، کئی خواہشات سے موہ روپی بندھن میں پھنسے ہوئے وِشے بھوگوں میں لگے ہوئے لوگ گھور نرک میں گرتے ہیں ۔وہ اپنی بڑائی آپ کرتے ہیں ۔دھن دھام کے گھمنڈ میں چُور رہتے ہیں ۔شاستروں کے طریقے چھوڑ کر صرف نام کے لئے یگیہ کرتے ہیں ۔وہ اہنکار ۔طاقت ۔گھمنڈ ۔کام اور کرودھ سے بھرے پڑے ہیں ۔اپنی اور دوسروں کے جسم میں موجود مجھ میں حسد رکھتے اور میری بُرائی کرتے ہیں ۔حسد رکھنے والے ظالم اور پاپیوں کو میں سنسار کی آسُری (راکششی) یونیوں میں ہی ڈالتا ہوں ۔ہے کونتیہ ! جنم جنم میں راکششی یونی پا کر وہ مُورکھ مجھ کو پائے بنا ہی دوسرے میں بُری گتی کو حاصل ہوتے ہیں ۔کام کرودھ ۔لوبھ یہ تین دروازے نرک کے ہیں ۔اس لئے ان تینوں کو چھوڑنا چاہیئے ۔ہے ارجن ! ان تینوں نرک کے دروازوں سے چھُٹا ہوا شخص اپنے کلیان کو اچھی طرح سے کرتا ہے ۔تب اچھی حالت کو پاتا ہے ۔جو شاستروں میں لکھے مطابق

ودھانوں (اصولوں) کو چھوڑ کر اپنی مرضی کے مطابق کرم کرتا ہے۔ وہ سدھی کو نہیں پاتا۔ سکھ کو نہیں پاتا اور پرم گتی کو نہیں پاتا۔ اس لئے کاریہ اور اکاریہ ان کو جاننے کے لئے ساشتر گواہ ہیں۔ جو شاستر طریقہ سے جو کچھ یگیہ، تپ دان کرتے ہیں۔ وہ پرانی سکھ شانتی پراپت کرکے بیکنٹھ کو براجمان ہوتے ہیں۔



سولہویں ادھیائے کا مہاتم



شری نارائن جی بولے۔ ہے لکشمی جی! سورٹھ دیش کے راجہ کا کھڑگ باہو تھا۔ وہ بڑا دھرماتما تھا اس کے ہاتھیوں میں ایک ہاتھی مست تھا۔ اس کی دھوم مچ رہی تھی، وہ مہاوتوں کو پاس نہ آنے دیتا تھا۔ جو مہاوت اس پر چڑھتا وہ اسے مار دیتا تھا۔ راجہ نے اس کو پکڑنے والے آدمی کو انعام دینے کے لئے حکم دیا تھا۔ ہے لکشمی! اس ہاتھی کو کسی نے نہیں پکڑا۔ ایک دن ہاتھی شہر میں کہرام مچا رہا تھا سامنے سے ایک سادھو چلا آرہا تھا۔ لوگوں نے اس سادھو سے کہا۔ ہے سنت جی! یہ ہاتھی آپ کو مار ڈالے گا۔ سادھو نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ہاتھی نے سونڈ سے سادھو کو نمسکار کیا، اور کھڑا رہا۔ تب سادھو نے

کہا ہے ہاتھی! میں تجھے جانتا ہوں، تو پچھلے جنم میں پاپی تھا۔ میں تیرا ادھار کروں گا، فکر مت کر۔ ہاتھی بار بار چرن چھوتا۔ ماتھا جھٹکاتا تھا۔ لوگوں نے دیکھ کر راجہ کو خبر دی۔ راجہ نے آ کر دیکھا کہ ہاتھی سادھو کے سامنے کھڑا ہے۔ اُس سنت نے گیتا کا پاٹھ کر کے کمنڈل میں سے پانی لے کر منہ سے کہا۔ گیتا کے سولھویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل اس ہاتھی کو دیا۔ اتنا کہہ کر جل چھڑکنے سے ہاتھی کی دیہہ چھوٹ۔ اور اس نے دیو دیہی پائی۔ اور وہاں پر چڑھ کر بیکنٹھ کو گیا۔ راجہ نے سنت کو ڈنڈوت پرنام کی، اور کہا۔ سنت جی آپ نے کون منتر کہا۔ جس سے اس نیچ دُکھ دینے والے کو اچھی حالت ملی۔ سنت نے کہا، میں نے گیتا کے سولھویں ادھیائے کا پھل اسے دیا ہے۔ روزانہ میں پاٹھ کرتا ہوں۔ راجہ نے پوچھا پچھلے جنم میں یہ ہاتھی کون تھا۔ سادھو نے کہا۔ ہے ارجن! یہ پچھلے جنم میں ایک اتیت بالک تھا۔ گورو نے وِدّیا پڑھائی۔ بڑا پنڈت ہوا۔ وہ اتیت تیرتھ یاترا کو گیا پیچھے اس کی عزّت بہت بڑھ گئی۔ اچھے اچھے ست سنگی اس کے درشن کو آنے لگے۔ بارہ برس بعد گورو جی آئے۔ وہ بہت عاجز (نمر) تھے۔ وہ بڑی سماج میں بیٹھا تھا من میں سوچا، اب ان کے استقبال کو اٹھتا ہوں تو میری عزّت گھٹے گی۔ یہ سوچ کر آنکھیں بند کر کے خاموش ہو رہا۔ گورو جی نے دیکھا، مجھے دیکھ کر اس نے آنکھیں بند کی ہیں۔ ایسا دیکھ کر شراپ (بددعا) دیا کہ اے

مُورکھ! تو اندھا ہے ۔ مجھے دیکھ کر سر بھی نہیں جھکایا ۔ اور نہ اٹھ کر دنڈوت کی ہے ۔ تو نے اپنی عزّت کا ابھیمان کیا ہے ۔ اس لئے ہاتھی کا جنم پاویگا ۔ یہ سُن کر وہ بولا ہے سنت جی ! آپ کا وچن ستیہ ہوگا ۔ گورو کو دیا آئی اور کہا " جو گیتا کے سولہویں ادھیائے کے پاٹھ کا پھل سنکلپ کر تجھے دے گا ۔ تب تیرا اُدّھار ہوگا ۔ یہ سُنکر راجہ نے بھی پاٹھ سیکھا ۔ اور سولہویں ادھیائے کا پاٹھ روزانہ کرنے لگا ۔ کچھ عرصے بعد راجہ بھی پرم گتی کو پراپت ہوا ۔

ے



آتما کی ملکیت ہے جس کو کہتے ہیں شریر !
کیا خوب ہستی رکھتی ہے اہلِ چمن میں بے نظیر
پہچان لے گر کوئی ارجن آتما ہے چیز کیا
زندگی کی ہر شے فانی سے سمجھ لے وہ چھٹا
آتما ہی امر ہے اور آتما ہی لازوال
مِل نہیں سکتی زمانے میں کبھی اس کی مثال
آگ ، پانی اور ہوا سے اس کا کچھ ناطہ نہیں





جسم کے یہ ساتھ ہے پر اور کا کھانہ نہیں
کرتا ہے بشر جس طرح نیا لباس زیب تن
اس طرح یہ بھی بناتی دیگر شریریں وطن
نہ آتما خود ہی مرتی ہے اور نہ مار سکتی ہے
یہی اہلِ پنڈتوں کے وچنوں کی شکتی ہے





اٹھائیس شلوک (17) سترہواں اَدھیائے

شردھائے وِبھاگ یوگ

ارجن نے پوچھا، ہے کرشن جی! شاستر ودھی کو چھوڑ شردھا کے ساتھ جو پرش آپ کا پوجن کرتے ہیں۔ اُن کی نِشٹھا ساتوکی ہے یا راجسی، یا تامسی ہے۔ شری بھگوان جی بولے ۔ پرانیوں کی سبھاؤ

سے ہی ساتوکی۔ راجسی اور تامسی۔ یہ تین پرکار کی شردھا ہے۔ سو سُنو۔ ہے ارجن! سب کو اپنی پرکرتی کے مطابق شردھا ہوتی ہے۔ جس کی جیسی شردھا ہوتی ہے۔ وہ ویسا ہی ہوتا ہے۔ ساتوکی پرش دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ رجوگنی یکیہ۔ راکششوں کو پوجتے ہیں۔ اور تامسی جن بھوت، پریتوں کو پوجتے ہیں۔ جو لوگ کپٹ۔ آہار۔ آلسیہ۔ اور وشئے۔ انو راگ اور ضد سے شاستر میں کہا ہوا تپ کرتے ہیں وہ بیوقوفی سے نہ صرف اپنے جسم میں موجود آتما کو بلکہ مجھے بھی کشٹ دیتے ہیں۔ انھیں یقیناً آسری جانو۔ ہر کسی کو تین قسم کی خوراک پسند ہے۔ اسی طرح یکیہ تپ۔ دان بھی تین قسم کے ہیں۔ جن کے بھید سُنو۔ عمر۔ ستو۔ طاقت۔ تندرستی۔ سُکھ اور پریت کو بڑھانے والے رس۔ گھی۔ ساتھ پرورش کرنے والے اور آنند دینے والے بھوجن ساتوکوں کو پیارے ہیں۔ کڑوے۔ کھٹے۔ میٹھے۔ نمکین۔ گرم۔ تیکھے۔ روکھے چٹپٹے اور دکھ۔ رنج اور بیماری والے بھوجن راجسی لوگوں کو پیارے ہیں۔ پہروں کا رکھا ہوا۔ بے رس۔ بدبودار۔ باسی۔ سڑا ہوا۔ گندا بھوجن۔ تامسی لوگوں کو اچھا لگتا ہے۔ یگیہ کرنا ہی ہے۔ ایسا مضبوط دل کر کے پھل کی خواہش کے بغیر طریقہ سے جو یگیہ کیا جاتا ہے۔ وہ ساتوک ہے۔ ہے ارجن! پھل کی خواہش سے اور لوگ دکھاوے کے لئے جو یگیہ کیا جاتا ہے۔ اسے راجسی جانو، اور شاستر ودھی کے خلاف۔

بغیر اناج کے دان، اور بغیر منتروں و شردھا کے کیا ہوا یگیہ تامسی کہلاتا ہے۔ دیوتا۔ براہمن۔ گورو۔ اور
وِدوان۔ ان کا پُوجن۔ پاکیزگی۔ سادہ پن۔ برہمچریہ اور اہنسا کا پالن کرنا ،جسمانی تپ ہے۔ جس بات
سے کسی کا دل نہ دُکھے۔ سچّا۔ پیارا۔ دوسروں کی بھلائی کا وچن بولنا۔ سوادھیائے کی مشق کرنا اصلی
تپ ہے۔ دِل کی خوشی۔ من کی شانتی۔ خاموشی۔ آتم نگرہ ، اور نشکپٹ رہنا ، یہ دماغی تپ ہیں۔
یہ تینوں قسم کے تپ اگر شردھا سے پھل کی خواہش چھوڑ کر اور یوگ سے کئے جائیں تو ساتوک تپ
کہلاتا ہے جو اپنی عزّت کرائے اور اپنی مانتا کرائے تو پاکھنڈی تپسیا راجسی تپسیا ہے جو ضِد سے
آتما کو دُکھ دے کر ، اور دوسرے کے ناش کے لئے کی جائے وہ تامِسی تپسیا ہے۔ پھل کی اچھیا چھوڑ۔
اچھی بدّھی۔ اچھی جگہ۔ اچھے آدمی کو بدلے میں کوئی چیز لینے کی اِچھیا کے بغیر دیا جاتا ہے۔ اسے
ساتوک دان کہتے ہیں۔ جو دان کسی پھل کی خواہش سے یا کلیش (جھگڑا) وغیرہ کر کے دیا جاتا ہے اُسے
راجسی دان کہتے ہیں۔ بے وقوف لوگوں کو بے عزّتی سے جو دان دیا جاتا ہے وہ تامسی دان ہے۔
اوم۔ تت۔ اور ست یہ تین برہم کے نام ہیں۔ انہی سے شروع میں براہمن۔ یگیہ اور وید بنے ہیں۔
اسی سے گیانی لوگ یگیہ۔ دان۔ تپ وغیرہ شاستروں میں کہی گئی کریائیں اونکار اچارن کے ساتھ کرتے

ہیں مہاپرش پھل کی اچھیا نہ کر کے تت شبد کا اُچارن کر یگیہ تپ اور دان کرتے ہیں۔ ہے ارجن! تت شبد کا اچارن اچھے خیالات اور شدھ من سے کیا جاتا ہے، اور منگلیک شادیوں وغیرہ میں بھی تت شبد کا اُچارن کرتے ہیں۔ یگیہ اور دان میں جو ست کہتے ہیں، وہ ایشور کو پانے کے لئے جو کرم ہیں، وہ بھی ست کہلاتے ہیں۔ ہے پارتھ! بغیر شردھا کے دان اور تپ جو کرم کئے جاتے ہیں وہ استیہ کہلاتے ہیں۔ وہ نہ اس لوک میں اور نہ پرلوک میں ہتکاری ہیں، اور میں انکو گرہن نہیں کرتا۔





ستارہویں ادھیائے کا مہاتم

شری بھگوان بولے۔ منڈلیک نامی دیش میں دوشاسن نام کا راجہ تھا۔ ایک اور دیش کے راجہ نے آپس میں شرط باندھی کہ ہاتھی لڑائے جاویں اور جس کا ہاتھی جیتے وہ فلاں دھن لیوے۔ دوسرے راجہ کا ہاتھی جیتا۔ دوشاسن کا ہاتھی ہارا۔ کچھ دن بعد ہاتھی مرگیا، تو راجہ دوشاسن کو بہت

فکر ہوا۔ ایک تو دھن گیا، دوسرے ہاتھی مرا، تیسرے لوگوں میں ہنسی ہوئی۔ اسی فکر میں راجہ مرگیا
یم دُوت اُسے پکڑ کر دھرم راج کے پاس لے گئے۔ دھرم راج نے حکم دیا کہ یہ ہاتھی کے موہ سے
مرگیا ہے۔ اسے ہاتھی کی یونی دو ہے لکشمی! راجہ دوشاسن سنگل دیپ میں جاکر ہاتھی ہوا۔ اس
راجہ کے بہت ہاتھی تھے، اُن میں آیا۔ پچھلے جنم کی اُسے خبر تھی۔ کچھ دِنوں میں راجہ کے پاس
ایک براہمن آیا۔ اس نے راجہ کو ایک شلوک سنایا۔ راجہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ ہے براہمن!
تمہاری جو خواہش ہو وہ مانگو۔ براہمن نے کہا، میرے پاس سب کچھ ہے۔ صرف ہاتھی نہیں ہے۔ راجہ
نے سُن کر وہی ہاتھی دیا، براہمن اُس ہاتھی کو اپنے گھر لے گیا۔ براہمن نے رات کو ہاتھی کو دانہ دیا،
لیکن ہاتھی نے دانہ نہ کھایا، اور نہ ہی جل پیا۔ ہاتھی رو کر من میں فکر کر رہا تھا کہ مجھے کوئی اس یونی
سے چھڑا دے۔ تب براہمن نے مہاوتوں کو بُلا کر پوچھا، کہ اس ہاتھی کو کیا دُکھ ہے جو کھاتا پیتا کچھ نہیں
ہے۔ مہاوت نے دیکھ کر کہا، اس کو کچھ نہیں ہے۔ تب براہمن نے راجہ سے کہا۔ راجہ اس کو دیکھنے کے
لئے آیا۔ راجہ نے اچھے وئید، اور مہاوت بُلا کر سب کو ہاتھی کو دکھایا۔ انھوں نے دیکھ کر کہا۔ ہے راجہ!
اس کو دماغی دکھ ہے۔ جسم کا دُکھ نہیں۔ تب راجہ نے کہا، کہ ہاتھی تو ہی بول۔ تجھے کیا دُکھ ہے۔ پرمیشور

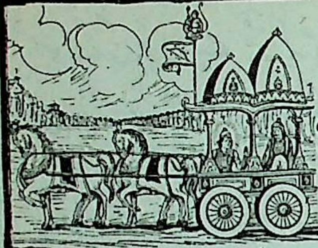
کی طاقت سے منشیوں کی زبان میں ہاتھی نے کہا۔ ہے راجن! تو بڑا دھرم وان ہے۔ یہ براہمن بھی بڑا دھرماتما ہے۔ اس کے گھر کا اناج وہ کھاوے جو بڑا دھرماتما ہو۔ مجھ جیسا پاپی کیوں کر کھا سکتا ہے۔ تب براہمن نے کہا، ہے راجن! آپ اپنا ہاتھی واپس لے لو۔ راجہ نے کہا، دان کی چیزیں پھر واپس نہیں لے سکتا۔ تب ہاتھی نے کہا، ہے براہمن! فکر مت کر۔ تو مجھے گیتا کے سترہویں ادھیائے کا پاٹھ سُنا۔ براہمن نے ایسا ہی کیا۔

ہے لکشمی! پاٹھ سنتے ہی فوراً ہاتھی کا جسم چھوٹا، اور دیو دیہی پائی۔ آکاش سے وِمان آئے وِمان پر چڑھ کر راجہ کی تعریف کی، اور کہا کہ ہے راجن! تو دھنیہ ہے۔ تیری مہربانی سے میں اس نیچ یونی سے چھوٹا ہوں۔ پھر راجہ کو اپنے پچھلے جنم کی کتھا بھی سُنائی۔



پاپ کا یہ رَن نہیں دھرم کا یہ یُدھ ہے
مارنا اور کاٹنا یہاں پر تو سب کچھ شُدھ ہے
پاپ کی کشتی ڈبونا یہی تیرا کار ہے
دھرم کی خاطر جو مرے وہ سُورگ کا ادھیکار ہے





اٹھہتّر شلوک (18) اٹھارہواں آدھیائے



موکش سنیاس یوگ

ارجن شری کرشن دیوجی سے سوال کر رہے ہیں، کہ ہے مہا باہو، رشی کیش بھگوان جی! ہے کیشی دَئیتہ کے مارنے والے! ہے پربھوجی! میں تم سے سنیاس اور تیاگ کا تتو جاننا چاہتا ہوں کہ سنیاس کس کو کہتے ہیں، اور تیاگ کس کو کہتے ہیں، سو پربھوجی، ان دونوں کا جواب الگ الگ کہو۔ ارجن کی پرارتھنا مان کر شری کرشن بھگوان بولے۔ ہے ارجن! سنسار کی خواہش کے سبھی کام تیاگ کر میری شرن میں آنا سنیاس ہے، اور میرے چرن کمل میں آکر میری بھگتی کرنا اور کسی چیز کی خواہش نہ کرنا تیاگ سنیاس ہے۔ یہ تو ہم نے اپنے مت کا سنیاس اور تیاگ کہا ہے، اب ارجن جیسے شاستروں کا مت ہے سُن۔ ایک شاستر تو یہ کہتے ہیں، کہ بھلے، اور بُرے دونوں کرم چھوڑیئے۔ کیونکہ بھلے کرم کا پھل سُکھ اور بُرے کرم کا پھل دُکھ بھوگنا ہے۔ بھلا کرم چرنوں میں

سونے کی بیڑی ہے۔ بُرا کرم چرنوں میں لوہے کی بیڑی ہے۔ اس سے بھلے بُرے کرم دونوں بندھن پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا تیاگ کرنا ہی بہتر ہے ہے ارجن! ایک شاستر یہ کہتا ہے کہ یگیہ، دان، تپسیا، شنان۔ ایسے ستیہ کرم نہیں تیاگنے چاہئیں۔ یہ پاکیزگی دیتے ہیں۔ یہ کرم کرنے سے جسم پوتر ہوتا ہے۔ ہے بھرت ونسی ارجن! اب نشچے کر میرے مت کا تیاگ سُن۔ تیاگ تین قسم کے ہیں۔ اول تو میرا مت یہ ہے کہ یگیہ۔ دان، تپسیا اور شنان (غسل) یہ انسان کو پوتر (پاک) کرتے ہیں۔ گیانی پرش اِن کا تیاگ نہیں کرتے۔ جو بھلے وِدیکی پُرش ہیں، یہ ستیہ کرم کرنے ان کو اچھے لگتے ہیں۔ اچھے کرم کر کے ان کا پھل نہیں چاہتے۔ اسی لئے میرے مت میں یہ بات بھلی ہے سب باتوں میں یہ بات بھلی ہے کہ اچھے کرم کے پھل کو نہ چاہے۔ یہ نہایت عمدہ بات ہے۔ اور جو اگیان سے سُستی کرے۔ ستیہ کرم چھوڑ کر کہے ستیہ کرم سے کیا ہوتا ہے۔ جو پرانی مایا کے چکر میں پھنس کر ستیہ کرم تیاگے، سو یہ راجسی تیاگ کہلاتا ہے جو شخص جسم کے دُکھ کے ڈر سے ستیہ کرم تیاگے کہ اشنان کرنے سے مجھے سردی لگتی ہے۔ ہاتھ دُکھتے ہیں اس طرح کا تیاگ تامسی تیاگ کہلاتا ہے۔ اس کا پھل نہیں پاتے۔ ہے ارجن! جو اس طرح ستیہ کرموں کو کرے پہلے تو کہے۔ میرا کشتریہ براہمن

کا جنم دُرلبھ ہے ۔ اشنان وغیرہ کرم کرنے مجھ کو بھلے ہیں ۔ کرم ضرور کرے مگر اُن کے پھل کی خواہش نہ کرے ۔ ایسا سا توک تیاگ کہلاتا ہے ۔ ہے ارجن گیانی پُرش اشنان وغیرہ ستیہ کرموں کی بُرائی نہیں کرتے ہیں ، اور نہ خود ہی اِن ستیہ کرموں کو چھوڑتے ہیں نشچے سے انھیں کرتے ہیں ، اور پھل کو نہیں چاہتے ۔ ہے ارجن ! ایسے پرانیوں کی بُدّھی (عقل) نرمل (پاک) ہوتی ہے ۔ اس نرمل بُدھی سے گیان پیدا ہوتا ہے ۔ اور جونہی میری مہما کا گیان پیدا ہوا تو سنسار کے بندھن سے مکت ہو جاتا ہے ۔ اسلئے ہے ارجن ! ستیہ کرموں کا تیاگ نہ کرے ۔ جیسے سیڑھیوں کے راستے سے مندر کے اوپر جا چڑھتا ہے ۔ اسی طرح یہ ستیہ کرم کرنے بھی مکتی سیڑھیاں ہیں ، اور جتنے دیہہ دھاری ہیں ۔ سو کسی دیہہ دھاری کی شکتی نہیں ۔ سو ستیہ کرم تیاگے ہے ارجن ! جب پتا کے ویریہ سے ماتا کے پیٹ میں یہ جیو آتا ہے ، اُسی دن سے لے کر مرنے کے دِن تک کبھی یہ نِشکرمی نہیں ہوتا ، اور نہ یہ جیو تیاگی ہوتا ہے ۔ ہے ارجن ! یہ کب نشکرمی ہوتا ہے ۔ سو سُن ۔ پرانی ستیہ کرم مجھے سونپ دے ۔ کچھ پھل نہ مانگے ، تب یہ جیو نِشکرمی اور تیاگی ہوتا ہے ۔ اب جو منشیہ کو روزانہ اپنے کرم کرنے کا تین طرح کا پھل ہوتا ہے سُو سن بھلے کرم کا پھل سُکھ بُرے کا پھل دُکھ ، اور جو بُرے بھلے کرم کو مِلا جُلا کرے تو سُکھ دُکھ ملا ہوا ہوتا ہے ۔ یہ تین طرح ۔ کرم پھل

ہیں جو روزانہ سنساری منشیوں کو ہوتے ہیں۔ لیکن کن کو؟ جو سنسار کو تیاگ کر میری شرن نہیں آئے انکو
جو پرانی تیاگ کر میرے چرن کملوں کی شرن آئے اُن کے نزدیک کوئی دُکھ نہیں آتا۔ اب ارجن اور سن۔
جتنے کرم دیہہ دھاری منشیوں سے ہوتے ہیں۔ بھلے یا بُرے سو سب دیہہ اندریوں من میں ہوتے ہیں۔
آتما کیسا ہے؟ اکرتا ہے یعنی کچھ نہیں کرتا۔ صرف ایک ہی ہے۔ نرمل کا نرمل ہے۔ ہے ارجن! اس کو انھوں
نے پہچانا ہے۔ جن کی نرمل بُدّھی ہے۔ وہی آتما کو پہچانتے ہیں۔ اور دُرگتی اور بیوقوف لوگ آتما کو نہیں
دیکھ سکتے۔ اس کی اہم بُدّھی نہیں، کہ میں جو آتما ہوں اکرتا ہوں۔ کچھ نہیں کرتا۔ جو کچھ بھلا بُرا کرم ہوتا ہے۔
دیہہ۔ اندریوں اور من سے ہوتا ہے۔ جس کی ایسی بُدّھی ہے سو۔ سب لوگوں کو مارے تو اس کو کوئی
دیکھ بھی نہیں سکتا۔ کسی کرم کا ان کو بندھن نہیں۔ اب ارجن تین طرح کا گیان۔ تین طرح کا کرم اور کرتا علیحدہ
علیحدہ سُن۔ پہلے ستوگن سُن۔ جس گیان سے سب پرانیوں میں اس کو ایک ہی اونیاشی آتما نظر آتا
ہے۔ جس کو سب جگہ حاضر ناظر جان کر سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ دشمنی سے دُکھ کسی کو نہ دیوے
سُکھدائی بنے۔ یہ ساتوک گیان کہلاتا ہے، اور جب گیان ایسا ہوا جس سے کہ لوگوں کو الگ الگ
نظر سے دیکھنے لگا، اور یہ سمجھنے لگا، اور یہ سمجھنے لگا کہ یہ اور ہے اور میں اور۔ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔

ایسا راجسی گیان کہلاتا ہے ۔ اور جس گیان سے سب کوئی بُرا دکھائی دے اور سب سے دشمنی باندھے سو
ایسا تامسی گیان کہلاتا ہے ۔ اب ارجن! کرم سُن ۔ جو اس طرح کرم کرے جو کہ مجھے اچھے لگتے ہیں پھل کی اچھیا
نہ کرے ، سو ساتوک کرم کہلاتا ہے ۔ جس کرم کے کرنے سے بہت جنجال ہووے سو ایسا کرم راجسی کہلاتا
ہے ۔ جس کرم میں کوئی بندھن باندھنا ۔ کسی کو دکھانا ۔ کسی کا گھات کرنا اور ایسا کرم کرنے سے اپنا بل (طاقت)
اور بڑائی دِکھانا اس طرح مایا میں پھنسا ہوا کرم کو شروع کرے سو تامسی کہلاتا ہے ۔ اور کرم کرتا سُن ۔
جو اِس طرح کرم کرے ۔ یگیہ ۔ تہوار ۔ ہوم ۔ ہون وغیرہ جو ستیہ کرم ہیں ، ان کو کرے ۔ پھل کچھ نہ چاہوے ۔
ابھیمان سے رہت ہو کہ میرا کچھ نہیں سب کچھ پرمیشور کا ہے ۔ اور محنت سے باہر جو کچھ آسان ہو سو کرے اور
بگڑے تو دُکھ نہ پاوے ۔ جو کچھ کام سمپورن (مکمل) ہو تو خوش نہ ہو بیٹھے ۔ وہ کیا سمجھے ؟ یہی کہ میرا کچھ نہیں ۔
سب کچھ ایشور کا ہے ۔ سُکھ دُکھ سے دور ہو جو کچھ ایشور کی کرپا سے ملے سو بھوجن کرے ۔ اسطرح ساتوک کرتا کہاوے ۔
اب راجسی کرتا سُن ۔ جیووں کے دُکھانے میں جس کی عادت اور ناپاکیزگی ۔ سُکھ دُکھ مان کر جو یگیہ کرے اُس
کے پھل کی خواہش من میں کرے ۔ مجھ کو دھنیہ کہیں گے ۔ ایسا خیال کر کے خوش ہونا ، اور یہ جو گھر سے دھن
دولت خرچ ہوتی ہے ، اس وجہ سے دُکھ ہونا یہ راجسی کرنا کہلاتا ہے ۔ اب تامسی کرتا سُن ۔ شاستر کی وِدھی

(طریقہ) کو نہ سمجھے، کہ یہ ہو تو کس طریقے سے کیا جائے۔ کسی کو مستنک نہ جھکائے۔ مہا مورکھ۔ آلس۔ شرابی وغیرہ
سب کسی سے لڑائی کرے وہ تامسی کرتا ہے۔ اب ہے ارجن! تین طرح کی بدھی اور تین قسم کی دِرڑھتا
الگ الگ سُن۔ جس بُدھی سے گرہست میں بھی سُکھی رہے۔ اچھے کام کو اچھا جانے۔ بُرے کام کو بُرا جانے
اور وہ بھی سمجھے کہ اس بات سے مجھ کو مُکتی یا اس سے بندھن ہوگا۔ جس بُدھی سے یہ بات سمجھے تو ساتوک
بُدھی ہے، اور جس بدھی سے دھرم کو ادھرم۔ جو بُرے کو بھلا جانے، اور کو اور سمجھے۔ یہ راجسی نشانیاں
ہیں۔ جس بُدھی سے دھرم کو ادھرم جانے۔ یعنی جیو گھات کرنے سے پنیہ جانے، یہ بکرا میں مارتا ہوں،
پنیہ ہوگا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور باتیں سمجھے۔ ایسے دھرم کو ادھرم اُلٹے سمجھے، تو تامسی بُدھی کہلاتی ہے۔ اب
دِرڑھتا سُن۔ من میں کسی بُرائی کی نہ سوچے۔ اور اِندریاں سب قابو میں ہوویں۔ ایک پربھو کی شرن رہے
جب یہ وارتا ہو تب ساتوک دِرڑھتا جان، اور جب من اپنے دھرم میں سب طرح مضبوط۔ دھن
کے کمانے میں مضبوط اور کھانے پہننے میں مضبوطی ہو، تب تو راجسی دِرڑھتا (مضبوطی) جان۔ اور جب
مہا گھور نیند میں سو رہے، اور بہت فکر میں ڈوبا ہوا۔ کسی سے لڑائی جھگڑا، یہ تینوں نشانیاں تامسی
دِرڑھتا کی ہیں۔ ایسے نیچ بُدھی والے نیند۔ فکر۔ جھگڑا۔ تینوں بُرائیوں سے اپنے آپ کی مُکتی نہیں کر سکتے

ان کو تامسی درڑھتا جان ۔ ہے بھرت ونشی ارجن! اب تین قسم کا سکھ سُن ۔ جو سکھ کڑوا دکھاوے نہیں میٹھا سکھ دینے والا ، امرت جیسا بھوجن کرے ۔ پہلے تپ دُکھ سادھ کر تب راجیہ ۔ سورگ پھل پاوے ۔ یہ ساتوِک سکھ کہلاتا ہے ۔ اب راجسی سکھ سُن ۔ جس کا پھل دُکھ ہو ۔ پہلے سکھ کو پاکر پیچھے بُرا پھل حاصل کرے یہ راجسی کہلاتا ہے ۔ اب تامسی سکھ سُن ۔ پہلے مدہوش ۔ آلسیہ ۔ نیند میں مستی ۔ مالک کو بھول جانا ۔ سب سے دُور رہنا ۔ تامسی سکھ ہیں ۔ اب ارجن! اور سُن ۔ سورگ سے لیکر زمین کے نیچے پاتال لوک ناگ لوک تک تینوں لوک مایا سے پیدا ہوئے ہیں ۔ یہ تینوں لوکوں میں مایا کے تین گُن استعمال ہوئے ہیں ۔ ان تین ہی گنوں کے سوبھاؤ لوک میں استعمال ہوئے ہیں ۔ لوکوں میں گُن ہیں ۔ گنوں سے لوک ہیں ۔ اِسی لئے تین گنوں والی سرشٹی کہی ہے ۔ ہے ارجن! اب براہمن ۔ کشتیریہ ۔ ویش اور شُودر ۔ ان چاروں ورنوں کے سوبھائی کی پری کریا اس دیہہ کے ساتھ ہی جنمتی ہے ۔ پہلے براہمن کے سوبھاؤ کی پرکریا کہتے ہیں ۔ اِندریوں کا جیتنا ۔ من کا جیتنا ۔ ۔ ۔ تپ کرنا ۔ بھجن کرنا ۔ پوتر ۔ کشما ۔ کومل سوبھاؤ ۔ گیان اپنا اور وگیان پرمیشور کا جاننا ، اور گوبند میں تتو بُدھی پرمیشور کا جاننا ۔ یہ براہمن کے قدرتی (دھرم) اب کشتریہ کے قدرتی دھرم سُن ۔ بہادر تیجسوی ۔ راج یُدھ سے نہ بھاگنے والا ۔ بُدھیمان ۔ دانی ہونا ۔

پرمیشور ایشور کی شردھا ہونا۔ یہ کشتریہ کے قدرتی لکشن (علامات) کہے ہیں۔ اب ویش کے قدرتی دھرم سُن
کھیتی کرنا۔ تجارت بیوپار کرنا۔ گئوؤں کی سیوا کرنا، یہ ویش کے دھرم ہیں۔ اب شودر کے دھرم سُن۔
تینوں ہی ورنوں (ذاتیوں) کی سیوا کرنا۔ جو حاصل ہو اُسی میں صبر کرنا۔ یہ شودر کے دھرم ہیں۔ یہ چاروں
ورنوں کے دھرم کہے۔ پرانی اِن اپنے اپنے کرموں کے کرنے میں لگے ہوں، تو اُن کے کرنے سے
جو پھل ہوتا ہے وہ کیا ہے، سو سُن۔ پاپ برہم ساری سرشٹی کا جو کرتا سب میں رما ہوا اونیاشی
ہے اُس کو ملے گا۔ ہے ارجن! یہ چاروں ورنوں کے جو دھرم کہے ہیں۔ ان میں سب کو اپنے اپنے
دھرم پالن سے کلیان ہوتا ہے۔ اپنا دھرم دوسرے کے دھرم سے چاہے کتنا بھی بُرا کیوں نہ دکھائی
دیتا ہو، پھر بھی اپنا دھرم ہی کلیان کرنے والا ہے۔ دوسرے کا دھرم اس کی سہائتا (مدد) نہ کریگا
اپنے اپنے دھرم کرنے سے پاپ نہیں لگتا۔ اپنا دھرم مکتی داتا ہے۔ چاروں ورنوں کے دھرم کہے ہیں۔
اب تینوں پد کے لکشن (علامات) سُن۔ ہے ارجن! میرا بھجن کرنے سے چاروں اوگن (پاپ) کٹ جاتے
جاتے ہیں۔ سہج پد کو پراپت ہوتا ہے۔ ان کو چوتھا پد کہتے ہیں۔ اس کو سہج پد۔ تُری پد اور ست پد بھی
کہتے ہیں۔ جو پرانی اس پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ اُن کو کسی کرم تیاگنے کا دُکھ نہیں۔ اور ست پد کو پاکر

کسی کرم کو شروع کرے۔ اُس کو بڑا دوش ہے۔ ست پد کا درشٹانت سُن۔ جیسے بغیر دھوئیں کے نرمل اگنی جلتی ہے۔ اِس نرمل اگنی میں دھوئیں والی لکڑی ڈالدیں تو وہ نرمل اگنی کو بگاڑ دیتی ہے۔ ویسے ہی چوتھے پد والے کرم شروع کرنا دوش (پاپ) ہے۔ کرم شروع کر دینا ستیہ پد کو بگاڑ دیتا ہے اِس لئے جو نریا پد میں لین ہوا اُسے کرم کا شروع کرنا کچھ نہیں رہا۔ اب جو چوتھے پد میں لگا ہوا ہے، اُس کے لکشن سُن۔ سب سے بڑا لکشن یہ ہے کہ اسے موہ ممتا نہیں۔ سنسار کے وِشیوں سے مَن جیت رکھا ہے۔ کسی چیز کی خواہش نہیں۔ کوئی کامنا نہیں۔ وہ نشکرمی سدھ ہیں۔ ایسے سُکھ کے سامنے اور کوئی سُکھ نہیں۔ اس وجہ سے اُس کو کوئی چاہتا نہیں۔ سُو وہ کس سدّھی کو پراپت ہوا ہے۔ ہے کُنتی نندن ارجن! وہ میرے جاننے کے گیان کو مکمل طور سے پراپت ہوا ہے۔ اس کی بُدّھی نرمل ہوئی، اور مہیشور پار برہم کے لئے اُسکا درڑھ نشچے ہوا ہے اور سنساری لوگوں کی بات نہیں سُنتا، اور نہ آپ کسی سے بات کرتا ہے۔ نہ کسی کے ساتھ محبّت ہے، نہ دشمنی ہے۔ ایکانتی واشی میرے سمرن کے سُکھ کو پاکر مکمل ہو رہا ہے۔ سنسار میں جس نے تین باتیں جیت رکھی ہیں یعنی دیہہ سے سنساری منشیوں کے سنگ نہیں کرتا۔ زبان سے بات نہیں کرتا۔ من سے سنساری لوگوں کی چِنتون نہیں۔ اس طرح من، دیہہ من ساجیو یہ جیت رکھا ہے اور ہمیشہ ہر وقت میرے

دھیان میں جُٹا ہوا ہے۔ سارے سنسار سے ویراگ وان ہے۔ وہ ادم برہم کے لوک تلے شیشناگ کے لوک پرم سکھ کو تنکے کے برابر جانتا ہے۔ اس کا نام ویراگیہ ہے۔ پھر کیسا اہنکار۔ طاقت۔ گھمنڈ۔ کام کرودھ۔ اِن کا تیاگی ان میں رمتا نہیں' اور بھوجن کی زیادہ خواہش نہیں رکھتا۔ اس کا نام تیاگ ہے۔ جو چھ ہی وِکار تیاگے اور کسی چیز کے ساتھ ممتا۔ موہ نہ رکھے ایسے جو ستیہ پُرش ہیں۔ سو دیہہ ساتھ ہوتے ہوئے بھی مکت ہیں۔ پھر وہ کیسا ہوا۔ برہم بھُوت کیا کہئے۔ مایا کے تین گُن سو کاٹے گئے۔ جب تین گُن کاٹے۔ تب جیسا آتما برہم تھا۔ ویسا برہم بھُوت برہم ہی ہوا۔ اس لئے اس کو برہم بھوت ہی کہئے۔ برہم بھوت ہوا۔ تب اس کا آتما خوش ہوا۔ تب کسی گئی چیز کی چنتا (فکر) نہ کرے۔ انھونی چیز کے آنے کی خواہش نہ کرے۔ سب بھُوت پرانیوں سے ممتا درشٹی ہو یہ علامات تُریا پد کے ہیں۔ جب تُریا پد میں آدمی آتا ہے تو میری بھگتی کو فوراً پاتا ہے۔ میری بھگتی یہ ہے۔ جو میری مہما کا پرتاپ جانتا ہے سو میرا بھگت کیسا ہے۔ تُریا پد میں لین ہوا کیا برہم گیان کا پرکاش ہوا۔ سو بھگت پربھو کو جانے۔ سکل پرتاپ پربھو کلا نے۔ بڑائی مہتو تا کا برہم برہم بودھ وچار اس کو جانے۔ آگے اور مہاتم نہیں۔ اس مہما کا جاننا ہی پرم بھگتی ہے۔ سو ہر لمحے۔ ہر گھڑی رام نام کو سمرے۔ ہے ارجن! جنھوں نے میری مہما کے گیان روپی امرت کو پیا ہے۔ سو جب تک منشیہ دیہہ میں

رہے ، تب تک پرم شانتی سُکھ میں مگن رہے ۔ جب جسم چھوڑتا ہے ۔ تب میرے پرم ندھی اوناشی پد میں جالین ہوتا ہے ۔ یہ چوتھے پد تریا شانتی پد کے لکشن کہے ۔ جس کو بھجن روپی امرت کا مزہ آیا ہے ۔ اور ساتھ ہی مایا کی پرکرتی کا تیاگ کر رہے ہیں سو میری کرپا سے میرے پد کو پراپت ہوتا ہے ۔ اس لئے ہے ارجن ! تو من کا نشچل چیتا میرے میں رکھ ۔ میرے ساتھ ہی محبّت کر ۔ بُدھی کا نشچل چیتنا مجھ میں رکھنے سے سنسار کے دُکھ سے تر جاویگا اور جو اپنے اہنکار سے میری آگیا نہ مانے گا ۔ تب تیرا وناش ہو جاوے گا ۔ جو تو ابھیمان سے کہے کہ میں یُدھ نہیں کرتا سو تیرا کہنا جھوٹ ہے کیونکہ جیسی تیری پرکرتی ہے ، ویسا تجھ سے ہو رہا ہے ۔ ہے کُنتی نندن ارجن ! جیسے دیہہ دھاری جس جس عادت کے پیدا ہوئے ہیں سو سب عادات کے قابو میں ہیں ، عادات کسی کے قابو میں نہیں ۔ جو تو کنبے کے موہ میں پھنسا ہوا یہ کہے کہ میں یُدھ نہیں کرتا تو کشتری کا سوبھاؤ تجھ سے ضرور یُدھ کرائے گا ۔ ہے ارجن ! ایک ایشور کا سروپ بھوت پرانیوں میں بسا ہوا ۔ سو ضرور جیوں کو موہ کے یتر پر ہی بیٹھا کر سب کو بھرماتا ہے ۔ اس لئے ست بھاؤں سے تو ایشور کی شرن جا ۔ پرم شانتی جو کلیان پُراتن (قدیمی) ستھان ہے ۔ اس کو پراپت ہو ویگا ، ہے ارجن ! یہ پرم گُپہ (نہایت پوشیدہ) گیان میں نے تیرے لئے کہا ہے اور جتنے مارگ (راستے) تیرے سمجھانے کے تھے سب ہیں نے تجھ کو سمجھا دئے تیری بُدھی میرے چرنوں

کے ساتھ درڑھ ہے۔ اس لئے تیرے کلیان کے لئے میں کہتا ہوں، ہے ارجن! سب بھجنوں میں مجھ کو یہ بھجن عزیز ہے۔ جب تو اس بھجن میں درڑھ ہوگا تب سب بھگتوں سے تو مجھے زیادہ پیارا لگے گا۔ سب بھجنوں کا تیاگ کر میری ہی شرن آ۔ میں تجھ کو سب پاپوں سے مکت کروں گا۔ تو فکر مت کر۔ ہے ارجن! یہ گیان جو تجھ کو میں نے کہا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو مت سنا۔ جو میری بھگتی سے بمکھ ہیں جس کو سننے کی شردھا نہ ہو اور میرا پوشیدہ گیان میرے بھگتوں کو سنائے گا۔ وہ مجھے بھگتی بہت پائے گا۔ جس پرش نے میری بھگتی کی ہے۔ ایسا کوئی دوسرا شخص مجھے خوش کرنیوالا نہیں ہے۔ ایسا شخص نہ پیچھے کوئی ہوا ہے اور نہ آگے ہوگا۔ وہ مجھ کو بہت پیارا ہے۔ جس نے میرے بھگت کو گیتا کا گیان سنایا ہے۔ اس کو بہت پھل ملیگا۔ اور جو کوئی اس گیتا جی کے ایک شلوک کا بھی پاٹھ کرے گا۔ اس کا پھل سن۔ سب یگیوں میں جو سریشٹھ گیان یگیہ ہے۔ اس کا پھل دیتا ہوں۔ اور اس پاٹھ کرتا کے نزدیک جا کھڑا ہوتا ہوں جیسے کوئی کسی کا نام لیکر بلائے تو وہ فوراً بولتا ہے۔ ویسے ہی گیتا کے پاٹھ کرنیوالے کے نزدیک میں جا کھڑا ہوتا ہوں، اور جو معنی کے ساتھ سنائے، اس کی مہما (بڑائی) تعریف کچھ کہی نہیں جاتی۔ جیسے میری بڑائی، مہما زبان سے بیان نہیں کی جا سکتی، ویسے ہی گیتا کے معنی کرنیوالے کی تعریف زبان سے بیان نہیں

ہوسکتی، اور سُننے والا اُس کو سچ مان کر سُتے۔ وہ بھی جنم مرن کے بندھن سے مُکت ہوکر پرمانند اونیاشی پدکو پراپت ہوگا۔ ہے ارجن! یہ گیان تونے نہایت توجہ سے سُنا ہے۔ اس لئے تیرے میں جو اگیان موہ تھا۔ اس کا ناش ہوا۔ شری کرشن جی کے وچن سُنکر ارجن بولا۔ اے اونیاشی بھگوان! شری کرشن جی! تمہاری کرپا سے میرے موہ کا ناش ہوا۔ اور گیان بھی پایا۔ میری بدھی بھی نرمل ہوئی۔ میرے دل میں جو شک تھے وہ بھی دُور ہوئے اور آپ کے مُکھ کمل سے یدھ کرنے کی آگیا (حکم) ہوئی ہے۔ سو یدھ کرتا ہوں۔ سنجے راجہ دھرت راشٹر کو کہتا ہے۔ ہے راجن! شری بھگوان جی اور پارتھ ارجن ان دونوں کا سنواد (گفتگو) گوشٹھ گیتا کا مہاتم سُن سمجھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو ویاس جی نے مجھے دیبہ درشٹی دی ہے۔ سو ان کی کرپا سے گیان گوشٹھ میں نے کہا ہے جو کہ یہ پوشیدہ سے بھی نہایت گپت ہے۔ یوگیشوروں کے ایشور شری کرشن بھگوان اور ارجن کے مُکھ کمل سے جو گیان نکلا ہے۔ اُس کو وچار وچار کر بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں، اور وشور رُوپ جو شری بھگوان جی ارجن کو دکھایا ہے، اس کو دھیان میں لاکر نہایت خوشی و حیرت کو پراپت ہوا ہوں، ہے ارجن! اب میرے نشچے کی بات سُن۔ جس طرف یوگیشوروں کے ایشور شری کرشن جی اور گانڈیو دھنش دھاری ارجن ہے۔ اسی طرف لکشمی ہے۔ اس ہی کی جے ہوگی۔ میری رائے یہی ہے تو یہ

نشچے کر جان ۔ جن کی حمایت میں شری کرشن جی ہیں ۔ ایسے پرم بھاگیہ وان پانڈووُں کی جے ہوگی ۔ پانڈو جیتیں گے اور تیرے ادھرمی بیٹے ہاریں گے ۔ یہ یقیناً جان ::



اٹھارہویں ادھیائے کا مہاتم



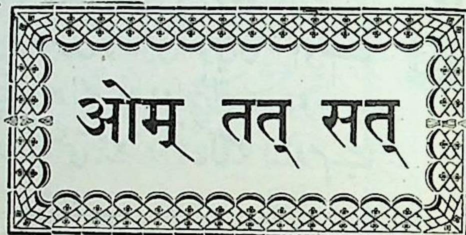
شری نارائن جی بولے ۔ ہے لکشمی ! اٹھارہویں ادھیائے کا مہاتم سُن جیسے سب ندیوں میں گنگا جی سریشٹھ ہے ۔ دیوتاؤں میں ہری ۔ سب تیرتھوں میں پُشکر راج ۔ سب پربتوں میں کیلاش پربت ۔ اور سب رشیوں میں نارد ہے ۔ سب گئوؤں میں کپلا کام دھینو گئو ۔ ویسے ہی سب ادھیاؤں میں گیتا کا اٹھارہواں ادھیائے سریشٹھ ہے ۔ اس کا پھل سُن ۔ سُمیرو پربت پر دیولوک میں اِندر اپنی سبھا لگائے بیٹھا تھا ۔ اُروشی ناچ کر رہی تھی ۔ بڑی خوشیاں منائی جا رہی تھیں ۔ اتنے میں ایک چتر بھج روپ دھاری کو پارکھد لائے ۔ اِندر کو سب دیوتاؤں کے سامنے کہا تو اُٹھ ۔ اس کو بیٹھنے دے ۔ یہ سُن کر اندر نے پرنام کیا ۔ اس نے تیجسوری کو بٹھا دیا ۔ اِندر نے اپنے گورو برہسپتی سے پوچھا ۔ گورو جی ! تم ترکال درشی ہو ۔ دیکھو اس نے کونسا پنیہ کیا ۔

جس سمے یہ اِندراسن کا ادھیکاری ہوا۔ میری سمجھ میں تو اِس نے کوئی پُنیہ۔ برت۔ یگیہ۔ دان نہیں کیا۔ کوئی خاص ٹھاکر مندر نہیں بنوایا۔ تالاب اور کنوئیں نہیں بنوائے۔ کسی کو بہت بڑا دان نہیں دیا۔ برہسپتی برہما و وغیرہ سب دیوتاؤں نے کہا۔ چلو نارائن جی سے پوچھیں۔ تب راجہ اِندر برہسپتی برہما دک وغیرہ سب دیوتا نارائن جی کے پاس گئے۔ جاکر ڈنڈوت کر پرارتھنا کر کے کہا، ہے سوامی! داس سہائک بھگت رکشک آپ کے چار پارکھدوں نے ایک چتربُھج تیجسیوی سروپ کو لاکر مجھ کو اندراسن سے اٹھاکر اُسے بٹھا دیا ہے میں نہیں جانتا کہ اُس نے کونسا پُنیہ کیا ہے۔ میں نے کئی اشومیدھ یگیہ کیے ہیں۔ تب اِندراسن کا ادھیکار آپ نے دیا ہے۔ اس نے ایک یگیہ بھی نہیں کیا۔ اس لئے مجھے بڑی حیرانی ہے۔ تب شری نارائن جی نے کہا، ہے راجیندر! تو مت ڈر۔ اپنا راجیہ کر۔ اُس نے بڑا گپت سب سے اچھا پُنیہ کیا ہے۔ اس کا پرن تھا کہ روزانہ اشنان کر شری گیتا جی کے اٹھارہویں ادھیائے کا پاٹھ کیا کرتا تھا۔ اُس کے من میں بھوگوں کی ترشنا رہی تھی۔ جب اُس نے شریر چھوڑا تب میں نے حکم دیا۔ ہے پارشدو! تم پہلے اسکو لے جاکر اندرلوک بھوگاؤ۔ جب اس کا منورتھ پُورا ہو تو میری مکتی کو پہنچاؤ۔ تم جاکر بھوگوں کی سامگری اکٹھی کر دو۔ اور کہا اِندرلوک کے سُکھ کو بھوگو۔ کچھ عرصہ اِندرلوک (اِندری پُوری) کا سُکھ بھوگ کر پھر شری بھگوان کی کرپا سے سایوجیہ مُکتی دیکر بیکنٹھ کا

ادھیکاری کیا۔ شری نارائن جی بولے ہے لکشمی، شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاروتی یہ اٹھارہویں ادھیائے کا
مہاتم ہے۔ شری نارائن جی کہتے ہیں، جو براہمن سادھو۔ ویشنو۔ یوگی اٹھارہویں ادھیائے کا پاٹھ
کرتے ہیں۔ اُن کو میں کئی اشومیدھ یگیہ کئے کا پھل دیتا ہوں۔ کئی کپلا گئو دان کئے کا۔ بیشمار چندرائن برت
کئے کا۔ اور بھی بڑے دان پنیہ کا پھل دیتا ہوں۔ جو پرانی روزانہ گیتا جی کا پاٹھ کرتے ہیں، یا پریم سے
سنتے ہیں۔ ہے لکشمی جی۔ پاک جگہ میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں، یا سُنتے ہیں۔ ہری دوار کی پیڑیوں پر گنگا جی
کے کنارے پر۔ تلسی یا پیپل کے پاس بیٹھ کر۔ ہری مندر اور جہاں جہاں اچھی جگہ ہیں، وہاں بیٹھ کر
پڑھے تو اُس پرانی کو کلیگ کے جتنے پاپ ہیں، نہیں لگتے اور دُکھ تکلیف سے چھُوٹ جاتا ہے۔ جو شخص
یہ چار کام کرے۔ گنگا شنان۔ گیتا گائتری کا پاٹھ۔ سنتوں کی سیوا۔ گوبند کا بھجن۔ اس کے پرتاپ سے
اسے کلیگ کی تکلیفات نہیں ہوں گی۔ ان پردوں میں گیتا پاٹھ کرے۔ ایکادشی۔ اماوشی۔ پورنماشی،
نو ہزار گائیں دان کرنے کا پھل ہوتا ہے پریکش میں پاٹھ کرے تو جتنے پترادھوگت گئے ہیں۔ اُن سب کا
گیتا پاٹھ کرے تو کیا کہنا ہے ایک ادھیائے یا اشلوک روزانہ پڑھے تو مکتی ملے گی۔ جو سُننے والے کو
سُناوے تو گائے دان کئے کا پھل ہو گا۔ اس جیو کا اُدھار ہو گا۔ وہ بیکنٹھ واسی ہو کر آشیرواد دینگے

اُن کی مُکتی ہوگی۔ جیواُدّھار کے چھ تین ہیں۔ گنگا شنان۔ گیتا پاٹھ۔ کپلا گئو کی سیوا۔ گائتری پاٹھ۔ تلسی پیپل میں جل دینا۔ اور گیانی سنتوں کی سیوا کرنا۔ ایکادشی برت رکھنا۔ ہے لکشمی! سروشاسترمئی گیتا سرودھرم مئی دیا۔ سروتیرتھ مئی گنگا۔ سرودیومئی ہری۔ ارجن سُنکر کرتارتھ ہوا۔ چاروں ورنوں میں جو کوئی اسے پڑھے۔ سُنے یا عمل کرے گا سو موکش پد کو پراپت کرے گا۔ اس کی اپار مہما ہے۔ کہنے سننے سے باہر ہے۔ مُکتی بھگتی کی داتا ہے ؎

صُبح و شام کے جلوے میں تو	اہلِ فرشتوں کے کلمے میں تو
ہو تا عیاں ہے ہر سُو نُور تیرا	یہاں تک کہ ہستی بلبلے میں تو



اُس نیائے شیل پرم پتا پرمیشور کی اسیم کرپا سے سوامی کشور داس کرشن داس کرتیہ شریمد بھگوت گیتا کے مکمل اٹھارہ اَدھیائے سمپُورن ہوئے۔

وِشنو بھگوان کی آرتی نِرگُن برھم کی جگدیش ہرے



اوم جے جگدیش ہرے ۔ سوامی جے جگدیش ہرے
بھگت جنوں کے سنکٹ چھن میں دُور کرے ۔ اوم جے ......

جو دھیاوے پھل پاوے دُکھ وِنشے من کا ۔ سُکھ سمپتی گھر آوے کشٹ مِٹے تن کا ۔ اوم جے ۔
مات پتا تم میرے شرن گہوں کس کی ۔ تم بن اور نہ دُوجا آس کروں جِسکی ۔ اوم جے
تم پُورن پرماتما تم انتر یامی ! پار برہم پرمیشور تم سب کے سوامی ۔ اوم جے
تم کرونا کے ساگر تم پالن کرتا ! میں مورکھ کھل کامی کرپا کرو بھرتا ۔ اوم جے
تم ہو ایک اگوچر سب کے پران پتی ۔ کِس بِدھ مِلوں گوسائیں تمکو میں کمتی ۔ اوم جے
دین بندھو دُکھ ہرتا ٹھاکُر تم میرے ۔ اپنے ہاتھ اٹھاؤ دوار پڑا تیرے ۔ اوم جے
وِشے وِکار مٹاؤ پاپ ہرو دیوا ۔ شردھا بھگتی بڑھاؤ سنتن کی سیوا ۔ اوم جے

اوم جے جگدیش ہرے سوامی جے جگدیش ہرے





شری گیتاجی کی آرتی !



کرو آرتی شری گیتاجی کی !

جگ کو تارن ہار تربینی !   سورگ دھام کی سگم نشینی !

اپر اپار شکتی کی دینی   جے جے سدا اپونیتا جی کی کرو..

گیان دیپ کی دبیہ جوتی ماں   سکل جگت کی تم بھوتیاں

موہ نشا ہت پرم پورنماں   پربل شکتی بھے بھیتاجی کی کرو.

ارجن کی تم سدا دلاری   سکھا کرشن کی پران پیاری

شوڈش کلا پورن بستاری   چھایا نمر بنیتا جی کی کرو..

شیام کا بھگتی ابھرنے والی   من کا سب مل ہرنے والی

نو امنگ نت بھرنے والی   پرم پریمکا سیتاجی کی کرو

کرو آرتی شری گیتاجی کی !









देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली ६

وِنے چھند

سنو پربھو پرمیشور سوامی | سب گھٹ کے تُم انتریامی
دیوی دیو سکل تجھ دھیاویں | تین کریں کچھ پار نہ پاویں
نیک درشٹی تے جگ اُپجائیو | پرتی پالو سنگھار کرائیو
تجھ اچھیا تے سب کچھ ہووے | آگیا بِن ترو دل نہیں ہووے
اچرج گت تُمری بھگوانا | ہری ودھ شِو آدسجا نا!
پار برہم پرشو تم اِشا | اَپر اَپار اجیت جگدیشا
جوتی سُروپ سرب پرکاشی | کارن کرن سدا ابناشی
آنند وگرہ نت پربینیاں | رُچ اچھیا تے سب کچھ کیناں

آدپرش وشو نبر دیوا
نارائن نرویاپک ایوا

شری کرشن سوئم بھو وشنو گوسائیں | بھُو تمرے ہیں تم بھوما ہیں
سدا الیپ سمان دیالا! | کرہو سب کی تم پرتی پالا
شری پت سرب سمرتھ اننتا | مہاں کال ادم بھگونتا
کہا کہوں کچھ کہن نہ آوے | شیش سہسر مُکھ پار نہ پاوے
تپت پاون ہے نام تمہارو | شرناگت کو بیگ اُبارو
ہوں پتت انی مہا وکاری | وِشے رنگ میں اتی رت دھاری
تپ برت دان نہیں کب کینا | کرم گیان مارگ نہیں چینا
بھگتی ناہیں مجھ تے بن آوے | من میرو ویراگ نہ پاوے

اگھ کرتے سب آیو بتائی
شُبھ کرموں نہیں پریت لگائی

ونے چھند

سادھن ناتھ نہیں کوئی جانوں
نپٹ اناتھ جہاں ادملینیاں
نشچے دین غریب تمہاروا
جب جب اچروں تیرا ناؤں
تم ماتا تم پتا ہمارے
چوراسی لکھ بھرم بیچ ہاریو!
جلیسوں کیسوں بالک تیرو
دیوی دیو دوار جہاں جاؤں
آدر اور نہیں کوئی دیوے
جس کو اور نہ کوئی سنبھالے

ویدن کی نہیں سار پچھانوں
وشے رنگ میں اتی شٹھ بھینال
بے خصمی کو خصم ہمارو
تجھ بن اور نہیں کوئی ٹھاؤں
سکھ داتا نت پالن ہارے
تجھ بن ناتھ نہ کسے نستاریو
تجھ بن اور نہ کوئی میرو
تجھ بن سنتوش نہ کتھوں پاؤں
سب کوئی اپنے دکھ سی پیوے
تن ویلیں کے تم پرتپالے

جو تمہری شرناگت آئے
مہاں پتت ویکنٹھ پٹھائے

اجامل آدکیتے نستارے
ہوں سن وہی بھروسہ دھاریو
ونے ہماری ویگ سنیجے
پاپ واشنا میری وناشو
درشن اپنا موہے دکھائیو!
سیوا نج مجھ تے کروئیجے!
تم جو ٹھن کا کنکا پاؤں!
نج اچھیا جیوں تیوں پرکھ کیجئے
جوں نہیں نہیں جتن کرائیو!
بگڑی میری نہیں بچارو

سنگھیا ہوں تے اپراپارے
آرت ہوئے کر تجھے پکاریوا
انوچر کو ڈوبت رکھ لیجے
اپنے گن مم ہردے پرکاشو
کر کرپا سب سکھ اپجائیوا
مانس جنم میرو سپھل کریئے
چرن دھول نج سیس چڑھاؤں
کرپا دھار کر داس جو تیجے
نج تے مجھ کو نہیں وسراؤ
کر چھایا مجھ سر پر دھارو

میری لجا ہاتھ تمہارے
جیوں بھاوے تیوں راکھ مرارے

مجھ آدھین اور نہیں کیجئے
تُمرا ایش مورے ردے بھاوے
تجھ بِن اور نہیں کوئی جانوں
موٹھی ساگ توڑ کر کھاؤں
کرونا تُمری نِدِل چاہوں
پُتی میری سیدھی مانو!
اُشبھ واشنا میری ہرو!
ترِشنا میری آپ نوارو
بُرے کرم موہے نہیں کردیجے
دُشٹن کو مکھ نہیں دکھراؤ

دھرم مورے ہردے استھر کیجئے
آسرا تمرا کبھی نہ جاوے
ایہہ نشچے ہی نت پرت مانوں
تجھ بِن سیس نہ کسے جھکاؤں
تجھ کرونا بِن ترپت آپاؤں
وامن داس اپنا ہی جانوں
کرِپا سمُدرجی کرپا کرو
کچھ اک گھٹ نہیں جانے تہارو
سدا داس ست سنگت دیجئے
کل وِشں میرے سکل جرائے

من میروا اُدویگ نہ پاوے
نیکنے بچن سدا اُبلواؤ!
کبھو ہیں میری پریت نہ ہووے
جو دھن شبھ ہو سوئی دواؤ!
دونوں لوک میرے پربھ راکھو
الپ بُدھی ہوں اتی اگیانا
دین دیال دَیا مجھ کیجئے!
برو اپنا ناتھ سنبھارو!
یم کے بھے سب نرک نوارو
مایا تجھ سے آگیا پاوے

تجھ کرونا تے سب بن آوے
شُبھ استھانو واس ودائو
تجھ پدپنکج مومن لیوے
اشبھ انش نہیں کھلاؤ
تم سُر گیہ کہاں ہوں بھاکھو
سیوا جم تن آدھ کی مانا
بھجا میری سوامی پکڑیجے
میری کرنی نہیں وِچارو
اپنے ہی چرنن تل دھارو
تجھ تے تجھ کو نہیں بھرماوے

نناتی دیو در پربھ میرے چت
کس کے ساتھ نہ ہووے اہت

کپٹ دین کی بینتی ایہی
انگی کار کرو پربھ تیہی!

جیوں اچھیا تیوں کرو مکندے | لال داس چرنن رچوندے
وِنے چھند کو وچن گاوے | سائیں کال نرانا اٹھ دھیاوے

دین ہوئے چت کو دیوے | تِس کو پربھو اپنا کرلیوے
کلمل اپنے سگل مٹاوے | لال داس سودر پد پاوے



کنول نیتر


देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

شری کنول نیتر کٹ پیتا مبرا دھر مُرلی گِردھرم
مُکٹ کنڈل کر لکوٹیا سانورے رادھے وِرم
کُول یمنا دھین آگے سکل گوپین کے من ہرم
پیت دستر گرُڑ واہن چرن سُکھ نِت ساگرم
کرت کیل کلول نِتّس دِن کُنج بھون اُجاگرم
اَچل امرا اَڈول نِشچل پرشوتم اَپرا اپرم !
دینا ناتھ دیال گردھر کنس ہرنا کِش ہرم
گل پھول مال بشال لوچن اَدِھک سُندرم کیشوم
بنسی دھر وسدیو چھلیا بلی چھلو ہری وامنم
جل ڈوبتے گج راکھ لینو لنکا چھید یو راونم

سپت دویپ نو کھنڈ چودہ بھون کینو رام جی ایکو پلم
دروپدی کی لاج راکھی کہاں لوں اُپما کرم
دینا ناتھ دیال پُورن کرونا مئے کرونا کرم
کوی دت داس بلاس نِشدِن نام چیت نِت ناگرم
پرتھم گورو کے چرن بندوں یش گیان پرکاشتم
آدو شنو جگا دی برہما سیوتے شو شنکرم
شری کرشن کیشو کرشن کیشو شری کرشن یدپتی کیشوم
شری رام رگھوبر رام رگھوبر رام رگھوبرا گھوم
شری رام کرشن گووند مادھو شری باسدیو شری وامنم
مچھ کچھ وراہ نرسنگھ یاہ رگھوپتی یادنم !

کنول نیتر (مسلسل)


देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-6

شری متھرا میں کیشو رائے برج میں گوکل میں بالمکند جی !

شری بندرابن میں مدنموہن گوپی ناتھ گوبند جی

یتر متھرا تیر گوکل جہاں شری پتی اوترے

دھنیہ یمنا کا نیر نرمل گوال بال سکھا برے

نونیت ناگر کرت نرت شو ورنچ من موہتم

کالندی تٹ کرت کریڑا بال ادبھت سُندرم

گوال بال سب سکھا دراجیں سنگ رادھے بھامنی

بنسی بٹ تٹ نکٹ یمنا مُرلی کی ٹیر سُہاونی

بھج رادھے رگھو ونش اُتم پرم راج کمار جی

سیتا کے پتی بھگت تن من جگت پران ادھار جی

جنک راجہ پرن راکھو دھنش بان چڑھا وہیں

ستی سیتا نام جا کے شری رام چندرو رپا وہیں

جنم متھرا کھیل گوکل نند کے گھر نند نم

بال لیلا پت پاون دیو کی بدیو کم !

شری کرشن کلی مل ہرن جا کے جو بھجے ہری چرن کو

بھگتی اپنی دیہو مادھو بھوساگر کے ترن کو

جگن ناتھ جگدیش سواجی شری بدری ناتھ وشمبرم

دوار کا جی کے ناتھ شری پتی کیشوم پرنما مہم

شری کرشن اشٹ پد پڑھئی نشدن وشنو لوک سکھ چھتے

شری گورو راما نند اوتار سواجی کوی دت داس سُبھو بھا شتے

ستوتر ہری ہر

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-6

پرتھم گنپتی جی کا لیجئے جو نام   جو ہوویں سبھی کام پورن تمام
کرے بینتی داس دھر سر کا دھیان   جو کرپا کری آپ گردھر ہری
ترا نام ہے دکھ ہرن دینا ناتھ   جو برسن لگا اندر غصے کے ساتھ
رکھا تم گوالوں کو دیکر کے ہاتھ   وہاں نام اپنا رکھا گردھری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   مری بار کیوں دیر اتنی کری
اسر نے جو باندھا تھا پرہلاد کو   وہ کرتا تھا نسدن تری یاد کو
کیا شاد درشن دے ناشاد کو   نرسنگھ ہو اس کی پیڑا ہری!
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   مری بار کیوں دیر اتنی کری
گج کو گراہ نے تھا گھیرا جبھی   لیا نام اس نے نہ تھا گو کبھی
مشکل بنی شرن آیا تبھی!   سدرشن سے تم نے تھی رکشا کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   مری بار کیوں دیر اتنی کری
اجامل ادھارے نہ کینی ہے دیر   چکھے پریم سے جوٹھے بھیلنی کے بیر

دکھ دور کرتے نہ کینی ہے دیر   سداما کے سب دکھ درد ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   مری بار کیوں دیر اتنی کری
کورو ظلم جب کمانے لگے   دروپدستا کو ستانے لگے
زبردستی چیر اتروانے لگے   رکھی شرم اس کی نگن نہ کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   مری بار کیوں دیر اتنی کری
اہلیا کو گوتم نے دی بد دعا   اسی وقت وہ بن گئی تھی سلا
پڑی راہ میں رہی بے گناہ   چھو کر چرن مکت اس کی کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری   مری بار کیوں دیر اتنی کری
راون اسر جب سیا لے گیا   جا کے اسے وہاں بہت دق کیا
اسے مار کر مکت تم نے کیا   سیا پھر لے آئے ایودھیا پوری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری

ستوتر ہری ہر

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

پڑھا جس وقت رُکمنی کا پیام پہنچے تُرت آپ عالی مقام
دِیا اُس کے دل کو تھا جا کے آرام رُکم باندھ رُکمن کو لائے ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مِری بار کیوں دیر اتنی کری
نرسی بھگت ایک ہُنڈی کری سانول شاہ کے اوپر دُوارکا پوری
پھریں سادھو ڈھونڈتے گوچی گلی سانول رُوپ ہو اُس کی ہنڈی بھری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مِری بار کیوں دیر اتنی کری
جو سنکٹ بنا ایک نامے کو آ کہے بادشاہ مردہ گئے جلا
ناماشرن آپ کی تب پڑا گھڑی سات میں گئے زندہ کر
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مِری بار کیوں دیر اتنی کری
جو دھنے بھگت بانگ ٹھا کر لیا ترلوچن مشر ہنس کے بٹہ دیا
بھگت کا درڑھ نشچہ دیکھا ہری بھوجن کیا دھرتی ہوئی تھرتھری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مِری بار کیوں دیر اتنی کری

دُرواسا گیا شش لے پانڈوں کے پاس بھوجن جھکن کی جو کینی تھی آس
تب راجہ چھکاون کی اچھیا کری وہاں ناتھ پانڈونکی بپتا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مِری بار کیوں دیر اتنی کری
تِرا انت سوامی جی آدے کہاں مادھو داس کو جاڑا لاگا جہاں
چھپر بند ہو کر کے پہنچے وہاں! چھپر باندھ کر اُس کی رکھشا کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مِری بار کیوں دیر اتنی کری
ماتا کا اُپدیش دُھرو نے سُنا چلے گھر سے بن کا ٹھا رسنہ لیا دُھرو
اِک پاؤں پر تپ وہ کرنے لگا کیا داس اُس کو گلے لا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مِری بار کیوں دیر اتنی کری
ساری عمر کنس دُشمن رہا! پلک میں تھا اُس کا اُدھار کیا
اگرسین کو راج متھرا دیا سندیپن کا بیٹا جو آیا ہری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مِری بار کیوں دیر اتنی کری

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली ६

ستوتر ہری ہر

پکڑ راجہ نے زہر قاتل دیا میراں نے ترا نام لے کر پیا
گھبرائی نہ وہ نہ ڈولا یا جیا اُسی وِش سے جا اسکو امرت کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مری بار کیوں دیر اتنی کری

دینا ناتھ ہے نام ترا ہوا یہی جان ہوں شرن میں میں پڑا
اپنے نام کی لاج راکھو ہری مرے دُکھ سبھی کاٹ راکھو ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مری بار کیوں دیر اتنی کری

مری عرض سُن لیجئے گوپال جی ہوا سخت ابتر امیرا حال جی
کرو مجھ کو دُنیا میں خوشحال جی ترے بِن میرا کون ہے ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مری بار کیوں دیر اتنی کری

توہی ہے جگت بیچ تارن ترن توہی سکل سرشٹی کا کارن کرن
پڑا تیری جو ناتھ دل سے شرن سدا تو نے اُسکی ہے رکھشا کری

ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری

کرے بنتی داس سُن لیجئے کرو دُور دُکھ سُکھ دیجیے !
طرف داس کی تم نظر کیجئے تو کرپال ہے سب جگت کا ہری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مری بار کیوں دیر اتنی کری

کرشن داس کی بنتی ہر سُنی سرب سُکھ دیئے تم سرب کے دھنی
آنند ہوا اُستت کینی گھنی ! بھگت اپنے کی اونچی اُستت کری
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری مری بار کیوں دیر اتنی کری

ستوتر پڑھے پریم سے شخص جو
سُپھل جنم اس کا ترلوکی میں ہو
دیو پوری میں جاوے بھگت سو
اِندر اور یم اس کی مہما کری !
ہری ہر ہری ہر ہری ہر ہری
مری بار کیوں دیر اتنی کری



گجیندر موکش



देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

ٹیک :- ناتھ کیسے گج کے پھند چھڑایو
یہ آچرج موہے آیو۔

گج اور گراہ لڑت جل بھیتر، لڑت لڑت گج ہارو
شوری کے بیر، سُدا ملکے تندل رُچ رُچ بھوگ لگایو
بیٹھ پاتال کالی ناگ ناتھو، پھن پر نرت کرایو
اگھاسُر مارو، بکاسُر مارو، وا پانل پان کرایو
اجامل گنج گنگا تاری، دروپدی کے چیر بڑھایو
کوروپانڈو کو یدھ رچایو، کورو مار ہٹایو۔
سب سکھیاں مل کنگن باندھو، ریشم گانٹھ بندھایو
جوگی کا جو دھیان دھرت ہیں، دھیان دھرت نہیں آیو

جو بھر سُونڈ رہی جل باہر تب ہری نام پُکارو۔ ناتھ ۔۔۔۔
دریودھن کے میوا تیاگو ساگ بِدر گھر کھایو۔ ناتھ ،،،،
گِر گوردھن کر دھارن کرنند گھر لال کہایو۔ ناتھ ،،،،
کھمب پھاڑ ہرناکش مارو، نرسنگھ نام دھرایو۔ ناتھ ،،،،
اپنی کِرپا سے پُوتنا ماری جا کے رُوپ بنایو۔ ناتھ ،،،،
دریودھن کا مان گھٹایو، موہے بھروسو نہ آیو۔ ناتھ ،،،،
چھُٹے نہیں رادھا جی کی کنگن، کیسے گوردھن اٹھایو۔ ناتھ ،،،،
سُور شیام تمہارے ملنے کو، یشودا کی دھین چرایو۔ ناتھ ،،،،

ناتھ کیسے گج کے پھند چھڑایو، یہ آچرج موہے آیو


देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली ६


देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली ६

ناگ لیلا

گنبد کے پیچ کو دیمنا جل میں اُترے پربھوجی دھائیکے
کہت پربھوجی کو شنکھ پدمنی جا ورے بالک بھاگ کے
کہت پربھوجی شنکھ پدمنی اب بھاگیا کیسے بنے
کیا رے بالک پنتھ بھولیا کیا ویری بھرمایا
نہ ری پدمنی پنتھ بھولیو نہ وَیری بھرمایا
کون تمہارا دیش کہیئے ، کون تمہارا گرام ہے
برج ہمارا دیش کہیئے گوکل ہمارا گرام ہے
آسُر راجا کنس سیتی راڑ باندھی کالی ناگ ناتھن آیا
لیؤ بالک گل پھُول مالا ، سوا لکھے کیئاں بوریاں
کیا کروں تیریاں پھُول مالاں سوا لکھے کیئاں بوریاں

جتھے ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کرشن جی اُترے جائیکے
تیرا رُوپ دیکھ من دیا جوا پچُ مست ناگ باری جاگ کے
جیہڑی ہونی سی ہو رہی ہے سُن رِی ناگن پدمنے !
کیا تیرے من کرودھ اُپجیو کیا گرہ نار ستایا !
نہ میرے من کرودھ اُپجیو نہ گرہ نار ستایا !
کون تمہاری مات پتا اور کیا تمہارو نام ہے
نند یشودھا مات پتا سری کرشن ہمارو نام ہے
راجا کنس سیتی راڑ باندھی کالی ناگ ناتھن آیا !
اینیئی لے گھر جا ورے بالک دیواں میں ناگاں سے چوریاں
بندرابن میں جھُول ہنڈولا پاواں میں ناگ وِریاں ڈوریاں

شری کنول جمنا دھین آگے جل ملیں بیٹھے پربھو جی آن کے
ناگنی کہتی سنو رے بالک جاؤ تم یہاں سے بھاگ کے
کِس کا بالک پُتر ہے تو کون تمہارا گام ہے !
واسدیو کا پُتر کہیئے گوکل ہمارا گام ہے !
لیلے بالک ہاتھوں کے کنگن کانوں کے کنڈل سوا لاکھ کی بوریاں
کیا کراں تیرے ہاتھوں کے کنگن کانوں کے کنڈل سوا لاکھ کی بوریاں
کیا رے بالک وید برہمن کیا مریا توں تاں جا ہونا ایں
نہ رے پدمنی وید برہمن نند جی کا میں بال کا ! !
پیر چوہے، بھجا مروڑے ناگنی ناگ جگایا !
اٹھیا رے اٹھیا برہمنڈی کا راجہ اندر و وانگ گرجایا
بھجا کابل سوا جی کھینچ لیجو جھمیا کابل پربھو رہن پایا
بنسی سیتی کالی نتھیا پھن پھن نرت کر آیا !
بھگت بہت پربھو جنم لے کر لنکا میں راون مار دیا
سمپت دیپ تو کھنڈ چوون سبھی تیرو ہے پسارا

ناگ ناگنی دونوں بیٹھے شری کرشن جی پہنچے آن کے
تیری صورت دیکھ کر دیا من اُپجی ناگ مارنے کا جاگ کے
کس کے گھر تم جمیا رے بالک کیا تمہارا نام ہے
شری مات دیو کی جمیا میں ہوں شری کرشن ہمارا نام ہے
اتنا روپیہ لیجا رے بالک دیاں ناگاں کو یوں چوریاں
شری مات یشودھے دہی بلووے یاواں تیرے ناگا دیاں دوریاں
ناگ پل میں آن پہنچو اب کیسے گھر جاؤ نا ایں !
شری ماتا یشودھا دہی بلووے نیترا مانگے کالے ناگ کا
اُٹھو رے اُٹھو بلونت جودھے بالک نتھنے کو آیا
بانکے مکٹ پر جھپٹ کیتی شری کرشن جی مکٹ بچایا
ہتھ جوڑ کے ناگنی ایہوں جے کہندی ہن پیا جی تیرو کہاں پل گیا
پھول کھول متھرا کی نگری دیو کی منگل گایا
کالی پر ہلا دنا گ نتھیا متھرا میں کنس پچھاڑ دیا
سور داس پربھو تیرے یش گاوے تیرے چرناں توں بلہاریا

آرتی شری گنیش جی

جے گنیش جے گنیش جے گنیش دیوا
مات تیری پاروتی پتا مہادیوا
ایک دنت دیا ونت چار بھجا دھاری
مستک سندھور سوہے موش کی سواری جے گنیش
اندھن کو آنکھ دیت۔ کوڑھن کو کایا!
بانجھن کو پُتر دیت۔ نِردھن کو مایا! جے گنیش
مودک کا بھوگ لگت سنت کرِت سیوا
ہار چڑھیں پھول چڑھیں اور چڑھے میوا جے گنیش
دینن کی لاج راکھ شمبھو سُتر واری!
منورتھ کو پورا کرو جاؤں بلہاری جے گنیش

ترِگن آرتی شوجی کی!

جے شوا اونکارا۔ ہر شوا ونکارا
برہما دِشن سدا شوا ردھنگی دھارا
جے شوا ونکارا

ایکانن چترانن پنچانن راجے۔ ہنسانن گرڑ آسن برکھ باہن ساجے۔ جے شِو
دو بھج چار چترُبھج دش مُکھ تے سوہے۔ ترِگن روپ نرکھتا ترِبھوون جن موہے "
اکھش مالا بن مالا مُنڈ مالا دھاری۔ چندن مرگ مد چند ابھالے شُبھ کاری "
شوتیامبر پیتامبر باگھمبر انگے۔ برہمادک سنکادک بھوتادک سنگے "
کر کے مدھیہ کمنڈل چکر ترشول دھرتا جگ کرتا جگ بھرتا سنگھارن کرتا "
برہما وِشنو سدا شِو جانت ادویکا۔ پران وا اکھشر کے مدھیے یہ تینوں ایکا "
ترِگن سوامی جی کی آرتی جو کوئی گاوے کہت برج موہن سُکھ مُکھ سمپت پاوے "

دُرگا جی کی آرتی


देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

جے امبے گوری میّا جے امبے گوری !
مانگ سِندُھور وراجت ٹیکو مرگ مدکو !
کنک سمان کلیور رکتامبر راجے !
کیہر واہن راجت کھڑگ کھپّر دھاری
کانن کنڈل شوبھت ناساگرے موتی !
شُمبھ نشُمبھ بڈارے سکھاسُر گھاتی !
چونسٹھ یوگنی گاوت نرت کرت بھیروں !
بُھجا چار اتی شوبھت کھڑگ کھپّر دھاری !
کنچن تھال وراجے اگر کپور باتی ! !
یہ امبے کی آرتی جو کوئی نر گاوے !

تم کو نش دن دھیاوت ہر برہما شوری ۔ جے امبے گوری
اُستّا آنجل سے ودینا ۔ چندر بدن نیکو ۔ ”
رکت پُشپ کی مالا کنٹھن پر ساجے ۔ ”
سُر نرمنی جن سیوت تن کے دُکھ ٹاری ۔ ”
کوٹن چندر دواکر سم راجت جیوتی ۔ ”
دھوم ولوچن ناشک نندن مائی ۔ ”
باجت تال مِردنگا اور باجت ڈُمرو ۔ ”
من وانچھت پھل پاوت سیوت نرناری ۔ ”
شری مال کنٹھ بیں راجت کوٹ رتن جیوتی ۔ ”
کہت برج موہن سوامی سُکھ سمپتی پاوے ۔ ”

آرتی شری کرشن جی

آرتی جگل کشور کی کیجئے۔ تن من دھن نیوچھاور کیجئے۔ آرتی جگل
روی ششی کوٹ بدن کی شوبھا۔ تاہ نرکھ میراسن لوبھا ،،
گورشیام مکھ نرکھت رتیجھے۔ پربھو کو روپ نین بھر پیجے ،،
کنچن تھال کپور کی باتی۔ ہری آئے شتیل بھئی چھاتی ،،
پھولن سیج پھولن کی مالا۔ رتن سنگھاسن بیٹھے نندلالہ ،،
مور مکٹ کر مرلی سوہے نٹ درویش دیکھ من موہے ،،
آدھا نیل پیت پٹ ساڑھی۔ کنج بہاری گوردھاری ،،
شری پرشوتم گوردھاری۔ آرتی کرت سکل برجاری ،،
نندن نندن برکھ بھان دلاری
مانند سوامی اوچل جوری ،،

آرتی شری لکشمی جی

جے لکشمی ماتا۔ جے لکشمی ماتا!
تم کو نشدن سیوت ہر وشنو ودھاتا
تو برہمنی کملا تو ہی جگ ماتا۔ سوریہ چندرما دھیاوت نارد رشی گاتا جے لکشمی ،،
درگا روپ نرنجن سکھ سمپت داتا۔ جو کوئی تمکو دھیاوت ہر دھ سدھ پاتا ،،
تو ہی ہے پاتال بسنتی تو ہی شبھ داتا۔ کرم پربھاؤ پرکاشک جگ ندھی سے ترا تا ،،
جس گھر تھارو باسو ہی میں گن آتا۔ کرنہ سکے سوئی کر لے من نہیں دھڑکا تا ،،
تم بن یگیہ نہ ہوئے وستر نہ ہائے آتا۔ کھان پان کو ویبھو تم بن گن داتا ،،
شبھ گن سندر مکت چھیر ندھی جاتا۔ رتن چتردش تا کو کوئی نہیں پاتا ،،
آرتی لکشمی جی جو کوئی نر گاتا۔ اُر آنند اتی امنگے پاپ اتر جاتا ،،
استھر چر جگت بچاوے کا پر لیاتا۔ رام پرتاپ ماتا کی شبھ درشٹی چاہتا ،،



آرتی شری ست نارائن جی!



جے لکشمی رمنا۔ شری جے لکشمی رمنا
ستیہ نارائن سوامی جن پاتک ہرنا

رتن جڑت سنگھاسن اوبھت چھب راجے — بھاؤ بھگتی کے کارن چھن چھن روپ دھریو۔
نارد کہت نرنجن گھنٹہ دھونی باجے !!! جے لکشمی — شردھا دھارن کینی تن کو کاج سریو... جے لکشمی رمنا
پرگٹ بھئے کلی کارن دوج کو درش دیو " — گوال بال سنگ راجہ بن میں بھگتی کری ! "
بوڑھے برہمن بن کے کنچن محل کیو !!! " — من وانچھت پھل دینو دین دیال ہری "
دُربل بھیل کرال جن پر کرپا کری !!! " — چڑھت پرساد سوایا کدلی پھل میوا ! "
چندر چوڑ اک راجہ تن کی وپد ہری " — دھوپ دیپ تلسی سے راجی ست دیوا "
ویش منورتھ پاکر شردھا تج دینی !!! " — شری ست نارائن جی کی آرتی جو کوئی گاوے "
سوپھل بھوگیو پربھو جی پھر استت کینی ! " — بھنت داس سُکھ سمپت من وانچھت پاوے "

آرتی درگا جی کی

منگل کی سیواسُن میری دیوا ہاتھ جوڑ تیرے دوار کھڑے
سُن جگدمبا نہ کرو لمبا ۔ سنتن کو بھنڈار بھرے
بُدھی ودھاتا تو جگ ماتا ۔ میرا کارج سِدّھ کرو
جب جب بھیڑ پڑی سنتن پر تب تب آپ سہائے کرے
بار بار توسب جگ موہیا شرن روپ انوپ دھرے
سنتن سُکھدائی سدا سہائی سنت کھڑے جے جیکار کرے
برہما وشن مہیش سہیش پھل لئے بھینٹ تیرے دوار کھڑے
کر سنیچر کُم کُم ورنوں ۔ جب لو کنٹھ پر حکم کرے
شُبھ نشُمبھ پچھاڑیو ماتا مہکھاسُر کو پکڑ ڈولے
کوپ ہوئے کر دانو مارے چند منڈ سب چور کرے
سو میہ سو بھاؤ دھرو گوری ماتا اُن کی عرض قبول کرے
درشن پاویں منگل گاویں سدھ سادھ بھینٹ دھریں
اِندر کرشن تیری کریں آرتی چنور کو چرڈلائے رہیں
پان سُپاری دھوجا کھوپرا لے جوالا تیری بھینٹ کرے
سنتن پر تپالی سدا کشاتی ۔ جے کالی کلیان کرے
چرن کمل کا لیا آشرا ۔ شرن تمہاری آن پڑے
منگل کی سیواسُن میری ....
ماتا ہو کر تبر کھلاؤ ۔ اور بھار یا ہو کر بھوگ کرے
منگل کی سیواسُن میری ....
اٹل سنگھاسن بیٹھی ماتا سر سونے کا چھتر پھریں منگل
کھڑگ کھپر ترسول ہاتھ لئے رکت بیج کو بھسم کرے
آدت وار آد کا راجت اپنے جن کو کشٹ ہرے "
تب تم دیکھو دیا روپ ہو پل میں سنکٹ دور کرے "
سنگھ پیٹھ پر چڑھی بھوانی اٹل بھون میں راج کرے "
برہما وید پڑھیں تیرے دوارے شوشنکر جی دھیان کریں
جے جننی جے مات بھوانی اٹل بھون میں راج کریں "

آرتی شری گنگا جی کی!

جو جن گنگا کہے ۔ جنم جنم کے کوٹ پاٹ سب نشن باہہ دے ۔ جو جن گنگا
سنان کرت جو من وانچھت پھل تت شن سیوک آن کہے ،،
اور کچھ پدم نواسنی ۔ جے جے سیوک باہہ کہے ،،
جگ جیون جگد میاجی کو ہری ہر دھیان دھرے ،،
دیون عرض کرت نت دھیاوت ہر موڑھ کی ترن چہے ،،
برج تپی کی پیاری سنگت بہہ سکھ دین چہے !

سمرپن منتر

تو میئو ماتا پتا تو میئو — تو میئو بندھو چہ سکھا تو میئو
تو میئو ودیا ورونم تو میئو — تو میئو سردم حم دیو دیو

آرتی شری کرشن جی کی!

اوم جے شری کرشن ہرے
پربھو جے شری کرشن ہرے
بھگتن کے دکھ سارے پل میں دور کرے، جے شری کرشن ہرے
پرمانند مراری، موہن گردھاری۔ جے رس راس بہاری جے گردھاری اوم
کرنگن کٹی کنگن شرتی کنڈل بالا۔ مور مکٹ پیتمبر سوہے بن مالا اوم
دین سدا ماتارے دارو دکھ تارے۔ گج کے پھند چھڑائے بھو ساگر تارے ،،
ہرن کشپ سنگھارے نرہری روپ دھرے۔ پاہن سے پربھو کے جن بیچ پڑے ،،
کیشی کنس بدارے نل کوبیر تارے۔ دامودر چھب سندر بھگتن رکھوارے ،،
کالی ناگ نتھیا نٹور چھب سوہے۔ پھن پھن نت کرنتے ناگن من موہے ،،
راج بھبھیکن تھاپے سیتا شوک ہری۔ دروپد ستاپت راکھی کرو ناج بھری ،،



آرتی گنپتی جی کی



گنپت کی سیوا منگل میوہ سیوا سے سب وگھن ٹریں
تین لوک تینتیس دیوتا دوار کھڑے سب عرض کریں

ردھ سدھ دکشن وام وراجیں آنند سوں چنور چھریں؟
گڑ کے مودک بھوگ لگت ہیں موشک باہن چڑھیو سریں
بھادوں ماس شکل چترتھی دوپارا بھرپور پڑیں
آن ودھاتا بکیھیو آسن اندر اپسرا نرتیہ کریں!
ایک دنت گج بدن ونائک وتین روپ انوپ دھریں!
دے شاپ شری چندر دیو کو کلا ہین نت کال کریں!
شری شنکر کو آنند اپجیو نام لئے سب وگھن ٹریں!
گنپت کی پوجا پہلے کرے کام سبھی نروگھن سریں!

دھوپ دیپ اور لئے آرتی بھگت سب عرض کریں گنپت
سوم روپ سیوا گنپتی وگھن دکھ سب دور پریں۔۔۔ ″
لئے جنم گنپت پربھو جی نے درگا من آنند کریں۔۔۔ ″
ویدا اور برہما وگھن وناشن گنپتی جی کا نام دھریں۔۔۔ ″
یگ کھمیا سا اور لیسٹ ہی دیکھ چندر ماہاسیہ کریں۔۔۔ ″
چودھ لوک میں پھریں گنپتی تین بھون میں راج کریں۔۔۔ ″
اُٹھا پربھات جب آرتی گاویں جا کے سر لش چھر پھریں۔۔۔ ″
شری پرتاپ گنپتی جی کی ہاتھ جوڑا ستت کریں۔۔۔ ″

آرتی تلسی جی کی

تُلساں مہارانی نمو نمو
ہر کی پٹ رانی نمو نمو

جان کے درس پرس انبا شی مہاں وید پُران بکھانی !
نمو نمو تُلساں ۔۔۔۔۔

سُندر تپر لکھو من منجر ! ہری چرن کمل لپٹانی
نمو نمو تُلساں ۔۔۔۔

جے جے کار کرت بر ہماک دھیان دھر نارد مُن گیانی
نمو نمو تُلساں ۔۔۔۔

پریم پریت میا ہری بس کینو سانوری صورت من بھانی
نمو نمو تُلساں ۔۔۔۔

شری گنگا جی کی آرتی

اوم جے گنگے ماتا ۔ شری جے گنگے ماتا
جو نر تم کو دھیاتا من وانچھت پھل ماتا ۔۔۔ اوم جے گنگے ماتا
چندر سی جیوتی تمہاری جل نرمل آتا
شرن پڑے جو تیری سو تر و جاتا ۔۔۔ " "
پُتر سگر کے تارے سب جگ کو گیاتا
کرپا درشٹی تمہری تربھون سُکھ داتا ۔۔۔۔ " "
ایک ہی بار جو تیری شرن گتی آتا
یم کی ترِاس مٹا کر پرم گتی کو پاتا ۔۔۔ " "
آرتی مات تمہاری جو جن نت گاتا
داس وہی سہج میں مکتی کو پاتا ۔۔۔ " "

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی

اُٹھ جاگ مُسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے جو پاوت ہے جو سُووت ہے سو کھووت ہے
اُٹھ نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے پربھُو سے دھیان لگا
پریت کرن کی ریت نہیں پربھُو جاگت ہے تو سووت ہے
اُٹھ جاگ . . . .

جو کل کرنا ہے آج کر لے جو آج کرنا ہے اب کر لے!
جب چڑیَن نے چُگ کھیت لیا پھر پچھتائے کیا ہووت ہے
نادان بھگت کرنی اپنی ۔ اے پاپی پاپ نیں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھری سیس دھری پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے
اُٹھ جاگ . . . .





بھجن

تم ہو پربھُو چاند میں ہوں چکورا — تم ہو کنول پھول میں رس کا بھنورا
جیوتی تمہاری کا میں ہوں پتنگا — آدو گھن تم ہو میں بن کا مورا
جیسے ہے چمبک سے لوہے کی پریتی — ایسے کھینچتا ہے مجھے پریم تورا
پانی بنا جیسے ہو مین ویاکل!! — ترپائے مجھے ایسے تیرا وچھوڑا

ایک بوند جل کا ہوں میں پیاسا
کرو امرت ورشا ہرو تاپ مورا

آرتی رادھاور کی کیجئے
رتن جڑت ہاٹک کی آرتی
کر سرُج سے ماتا اُترت
آرتی رادھاور کی کیجئے!

یُگل سروپ نین بھر پیجئے
سبھرم گھرت سُگندھ من بھاوتی
ننیہ برشٹی امرت سو بھیجے
یُگل سروپ نین بھر پیجئے




بھجن

پربھو میرے شرن تیری میں آیا
بھجن بنا جیوں جنم ورتھا گنوایا
تو ہی سوامی تو ہی جگدیش میرا
کرد کرپا میں لڑ پھڑ یا ہے تیرا
بنا تیرے نہیں کوئی سہارا
تو ہی سوامی تو ہی پریتم پیارا
نہ کوئی بہین نہ بھائی ہے میرا
پیالہ پریم کا مجھ کو پلا دو!
حکم سارے بجالاویں تمہارا
سپھل جیون تبھی ہووے ہمارا
چاروں ویدوں کو گھر گھر پھیلاویں
پربھو میرے ....




بھجن

نربل کے پران پکار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
سواسوں کے سور جھنکار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
آکاش ہمالیہ ساگر میں پرتھوی پاتال چراچر میں
یہ مدھر بول گنجار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
جب دیا درشٹی ہو جاتی ہے
جلتی کھیتی ہریالی ہے
اس ساسن پہ جن اچار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے
سکھ دکھوں کی چنتا ہے ہی نہیں وشواش میرا جائے کہیں
ٹوٹے نہ لگا یہ تار رہے جگدیش ہرے جگدیش ہرے
تم ہو کرونا کے دھام سدا
سیوک ہے رادھے شیام سدا
بس اتنا سدا ابچار رہے
جگدیش ہرے جگدیش ہرے

(درمیانی بند: بھروسہ مجھ کو ہے کیول ہی تیرا / پتا پتر مجھے سچا بنا دو / یہ مارگ موکش کا سب کو بتاویں)




بھجن

سُنا ہے تارے ہیں تم نے لاکھوں
ہمیں جو تارو تو ہم بھی جانیں

اُبارا گجراج گراہ سے ہے
ہمیں اُبارو تو ہم بھی جانیں
نشاچروں کو سنگھارا تم نے
اُتارو پرتھوی کا بھار تم نے
ہمارے سر پر بھی ہے بوجھ بھاری
اِسے اُتارو تو ہم بھی جانیں
بھرا اہلیا کا شاپ تم نے
مِٹایا شوری کا شاپ تم نے
ہمارا بھی پاپ ہے بھگوان
اگر نوارو تو ہم بھی جانیں




بھجن

جِدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے !
کہ ہر شے میں جلوہ ترا ہو بہو ہے

میں سنتا ہوں ہر وقت تیری کہانی
ذِکر تیرا ہی ہو رہا کُو بکو ہے !
چمن میں سرو پر وہ گاتی ہے قمری
تُو ہی تُو ہی تو ہے تُو ہی تو ہی تو ہے
بِنا اس کے معبود اور کس کو بولے
زباں کو سنبھال یہ کیا گفتگو ہے
ہر ایک گُل پہ بُلبُل یہ کہتی ہی خالق
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے



بھجن

بھگوان بھگت کے بس میں ہوتے آئے

جب جب بھیڑ پڑی بھگتن پر گرڑ چھوڑ کر دھائے
بھگت نے ایسا ڈالا پھندا آپ بنے ہرنائی نندا
پریم سے چرن دبائے.... بھگوان

کیش پکڑ کر کنس پچھاڑا سادھوبن کر راون مارا
راج بھبیکشن پائے.... بھگوان

دھرو بھگت پر کرپا کینی بھاگیرتھ کو گنگا دینی!
سورگ دیئے پہنچائے.... بھگوان

دروپدی جب دشٹوں نے گھیری راکھی لاج کری نہ دیری
سبھا میں چیر بڑھائے.. بھگوان

دریودھن کے میوا تیاگے بھوک لگی جب اُٹھ کے جاگے
ساگ بدر گھر کھائے.... بھگوان

پرہلاد نے نام تہارا ہرناکش بھی سورگ سدھارا
نرسنگھ رُوپ دھرائے.... بھگوان

رام دُھن

رگھوپتی راگھو راجہ رام پتت پاون سیتا رام
رگھوپتی راگھو راجہ رام پتت پاون سیتا رام
سیتا رام سیتا رام بھج پیارے تو سیتا رام
رگھوپتی........

ایشور اللہ تیرے نام سب کو سمتی دے بھگوان
رگھوپتی راگھو راجہ رام پتت پاون سیتا رام

رام نام کی مہما

देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام
سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام
سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام
سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام	سیتارام
ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام
ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام
ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام
ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام	ہرے رام
ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن
ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن
ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن
ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن	ہرے کرشن





دروپدی وِنے

بن کاج آج مہاراج لاج گئی میری!
دشاشن ونس کٹھور مہا دُکھ دائی !
اب بھیا دھرم کا ناش پاپ نہیو چھائی
نسکنی، دریودھن، کرن کھڑے سب گھیری
تم سنتن کو سُکھ دیت دیو کی نندن
کرو دُکھ دُور، شمبھو دھن کھنڈن
کرونا ندان بھگوان کری کیوں دیری
بیٹھے یہاں راج سماج بیتی سب کھوئی
پانچوں پتی بیٹھے مون کون گتی ہوئی
کر کر دلاپ سنتاپ سبھا میں تیری

دُکھ ہرو، دوارکا ناتھ شرن میں تیری ٹیک
کر پکرت میرا چیر لاج نہیں آئی !
لکھی ادھم سبھا کی اور اور لاج نہیں کھائی
دُکھ ہرو دُوارکا ناتھ شرن میں تیری
ہے مہا اگم اپار بھگت اور چندن
اے تارن مدن گوپال مد بھنجن !
دُکھ ہرو دُوارکا ناتھ شرن میں تیری
نہیں کہت دھرم کی بات سبھا میں کوئی
بے نند نندن کو نام دروپدی روئی
دُکھ ہرو، دوارکا ناتھ شرن میں تیری



بجرنگ بلی کی آرتی



آرتی کیجئے ہنومان للّا کی دشٹ دلن رگھوناتھ کلا کی ٹیک

جاکے بل سے گرور کانپے بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے
دے بیڑا رگھوناتھ پٹھائے لنکا پر جو جائے سیا سدھ لائے
شکتی بان لگا لکشمن کے آن سنجیون لکھن جو آئے
آرتی کیجئے جیسی دھرو پرہلاد بھبھیشن جیسی!
کنچن تھال کپور سہائی آرتی کرت انجنی مائی
لنکا جلائے اُسر سب مارے
انجنی پُتر مہابل دایک!
لنکا ودھونس کری رگھورائی!
جو ہنومان جی کی آرتی گاوے

لنکا سی کوٹ سمندر سی کھائی جات پون سُت دیر نہ لائی۔ آرتی
جگمگ جوت اودھ پور راؤ گھنٹہ تال بجاوت باجا۔ آرتی
بیٹھ پاتال توڑ یم کاتر رہی راون کے بھجا اکھاڑے۔ آرتی
سُر منی آرتی اتاریں جے جے کپی راج اتارے۔ آرتی
بائیں بھجا سے اسر سنگھارے داہنی بھجا سے سنت ابارے۔ آرتی
رام چندر کے کاج سنوارے!
دیو سنت کے سدا سہائک
تلسی داس کپی آرتی گائی!!
بسے بیکنٹھ امر پد پاوے!

آرتی ہنومان جی کی!

بولو جے ہنومان وراجے بنکا جے ہنومان وراجے بنکا... جے
انجنی پتر مہابل یودھا تین بھون میں تیرا ڈنکا... جے
جلد ہی لانگھی سیا سدھ لاوٗ راکشش مار جرایو لنکا... جے
اہی راون کی بھجا اکھاڑی راون کے من بھیو شنکا... جے
راون مارو بھیشن کا نپو جے جے رام جی کی بھیولنکا... جے



شو مہا منتر
اوم نمہ شوائے

بھگوان کے دھیان کا منتر

سانتا کارم بھجنگ شینم پدم نابھم سریشم
دسوادھارم گگن سادریشم میگھ ورنم شبھانگم
لکشمی کانتم کمل نینم یوگی بھی دھیان اگیمم
بندے وشنو بھو بھے ہرم سرو لوکئی کے ناتھم

देहाती पुस्तक भण्डार, चावड़ी बाजार, दिल्ली ६

بھجن

تیرے پُوجن کو بھگوان ، بنامن مندر عالی شان

کس نے جانی تیری مایا کس نے بھید تمہارا پایا
تو ہی جل میں تو ہی تھل میں تو ہی مَن میں تو ہی بن میں
تو ہر گُل میں تو بلبل میں تو ہر ڈال کے ہر پاتن میں
تو نے راجہ رنک بنائے، تو نے بھکشک راج بٹھائے
چھوٹے جگ کی جھوٹی مایا، مُورکھ اسمیں کیوں بھرمایا؟

ہارے رِشی مُنی کر دھیان ۔ بنامن مندر عالیشان
تیرا رُوپ انوپ جہاں بنامن مندر عالیشان
تو ہر دل میں مور تمان بنامن مندر عالیشان
تیری لیلا ایسی مہان ۔ بنامن مندر عالیشان
کر کچھ جیون کا کلیان ۔ بنامن مندر عالیشان

شری رام مہامنتر

رام رامیتی رامیتی رمے رامے منورمے
سہسر نام تت تلیم رام نام ورانتے



شری کرشن مہامنتر

اوم نمو بھگوتے واسو دیوائے
اوم سری رادھا کرشنائے نمہ

देहाती पुस्तक भण्डार चावड़ी बाजार, दिल्ली-६

بھجن

شرن میں آئے ہیں ہم تمہاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
نہ ہم میں بل ہے نہ ہم میں شکتی، نہ ہم میں دھن ہے نہ ہم میں بھگتی
جو تم ہو سوامی تو ہم ہیں سیوک، جو تم پتا ہو تو ہم ہیں بالک
سنا ہے ہم انش ہیں تمہارے، تمہیں ہو سچے پربھو ہمارے
برے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے بھلے ہیں جو ہم تو ہیں تمہارے
پردان کردو مہان شکتی، بھرو ہمارے میں گیان بھگتی
نہ ہو گی جب تک کرپا کی درشٹی نہ ہو گی جب تک دیا کی برشٹی

سنبھالو بگڑی دشا ہماری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
تمہارے در کے ہیں ہم بھکاری، دیا کرو دیالو بھگون
جو تم ہو ٹھاکر تو ہم پجاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
یہ ہے تو کیوں تم نے سدھ بساری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
تمہارے ہو کر ہوں ہم دکھاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
تبھی کہاؤ گے تاپ ہاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون
نہ تم بھی تب تک ہو نیائے کاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون

ہمیں تو بس ٹیک نام کی ہے، پکار یہ رادھے شیام کی ہے
تمہاری تم جانو نرنکاری، دیا کرو ہے دیالو بھگون






देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली ६

اتھ شری ہنومان چالیسہ





دوہا

سِری گو رو چرن سروج رج نج من مکر سد ہا ر

برنو رگھو برِبمل یش جو وا ئیک پھل چا ر

بُدھی ہین تنو جان کے سمرو پون کما ر !

بل بُدھی ودّیا دیہو موہے ہرو کلیش وکا ر

چوپائی

جے ہنومان گیان گُن ساگر جئے کپشیں تہوں لوک اجاگر !

رام دوت اتولت بل دھاما انجنی پُتر پون ست نا ما !

مہاویر بکرم بجر نگی ! کومتی نوار سومتی کے سنگی

کنچن ورن وراج سو یشا ! کانن کُنڈل کُنچت کیشا !

ہاتھ دجراؤ دھجا ورا جے کاندھے مونج جنیو سا جے

شنکر سوّن کیشری نندن تیج پرتاپ مہا جگ بندن

ودّیا دان گنی اتی چاتُر رام کاج کرنے کو آتر

پربھو چرتر سُن دے کو رسیا رام لکھن سیتا من بسیا

سوکشم روپ دھر سیا دکھاوا وکٹ روپ دھر لنک جراوا
لائے سنجیون لکھن جیائے شری رگھوبیر ہرش اُرلائے
مہس بدن تمرو یش گاویں اس کہہ شری پت کنٹھ لگاویں
یم کوبیر دگپال جہاں تے کوئی کو دوکہی سکیں کہاں تے
تمرو منترو بھیشن مانا! لنکیشور بھیے سب جگ جانا
پربھو مُدر کا میل مُکھ ماہین جلدھ لانگھ گئے اچرج ناہین
رام دوارے تم رکھوارے ہوت نہ آگیا بن پیسارے
اپنا تیج ممہارو آپے تینوں لوک ہانکتے کاپے
ناشے روگ ہرے سب پیرا جپت نرنتر ہنومت ویرا
سب پر رام تپسوی راجا تن کے کاج سکل تم ساجا
چاروں یگ پرتاپ تمہارا ہے پرسدھ جگت اُجیارا
اشٹ سدھ تو ندھ کے داتا اس پر دین جانکی ماتا!

بھیم روپ دھر اسُر سنگھارے رام چندر کے کاج سنوارے
رگھوپتی کینی بہت بڑائی! تم مم پریہ بھرت سم بھائی
سنکادک برہما دی مینشا! نارد شارد سہت اہیشا!
تم اُپکار سُگریو ہنہ کینہا! رام ملائے راج پد دینا
یک سہستر یوجن پر بھانو! لیلو تاہی مُدھر پھل جانو
دُرگم کاج جگت کے جیتے! سُگم انو گرہ تمرے تیتے
سب سُکھ لہے تمہاری شرنا تم رکھشک کاہو کو ڈرنا!
بھوت پشاچ نکٹ نہیں آوے مہاویر جب نام سُناوے
سنکٹ سے ہنومان چھڑاویں من کرم بچن دھیان جو لاویں
اور منورتھ جو کوئی لاوے تاسو امیت جیون پھل پاوے
سادھو سنت کے تم رکھوارے اُسر نکندن رام دولارے
رام رسائن تمرے پاسا سدا رہو رگھوپتی کے داسا

رو بھجن رام کو بھاوے جنم جنم کے دُکھ بسراوے
اور دیوتا چت نہ دھرئی ہنومت اُسے سرب سُکھ کرئی
جئے جئے جئے ہنومان گسائیں کرپا کرو گرو دیو کی نائیں!
جو یہ پڑھے ہنومان چالیسا ہووے سِدھ ساکھی گورِیسا

انت رگھوپتی پُر جائی جہاں جنم ہر بھگت کہائی
سنکٹ ہرے مٹے سب پیرا جو سُمرے ہنومت بل ویرا
یہ شت بار پاٹھ کر جوئی چھوٹے بند مہا سُکھ ہوئی
تلسی داس سدا ہر چیرا کیجئے ناتھ ہردے مہ ڈیرا



استُوتی شری رام چندر جی کی چھند



شری رام چندر کرپال بھج من ہرن بھاجے دارنم
کندرپ اگنت ہت چھپ نو نیل نیرج سندرم
بھج دین بندھ ونیش والو دشٹ ولن نکندنم
سر مکٹ کنڈل تِلک چار داُدرانگ بھوشنم
اِت بدت تلسیداس شنکر شیش منی من رنجھم

نو کنج لوچن کنج مکھ کر کنج پد کنجارنم!
پٹ پیت مانہہ ترٹ رُچ سچ نوم جنک ستاردم
رگھونند آنند کند چند دشر تھ نندنم
آجان بھج سر چاپ دھر سنگرام چت کھردوشنم
مم ہردے کنج نواس گرنا دی کھل دل گنجنم

देहाती पुस्तक भण्डार, चावड़ी बाजार, दिल्ली ६

نِت کرم





بھگوت گیتا!!

مصنّفہ :۔ سوامی بلی ناتھ یوگیشور ٹلہ گورو گورکھ ناتھ ـــ (ضلع جہلم)

شری گنیش آئینمہ

اوم۔ ایشو۔ دین بندھو۔ دینا ناتھ۔ نیت پاون
جگت رکھشک۔ حاضر۔ ناظر۔ نرنجنگ نراکار
ساکار۔ جیوتی سروپ۔ سرد شکتیمان

آدانادی ستیہ ہے۔ بھُوت بھوشت ست!
ورتمان بھی ستیہ ہے وید کہیں یہ نت!
اوم دھرم کھشتیر کورو کھشتیر ہیں سینا بھئی اپار
کوروتے پانڈو چڑے آئے کرشن مرار

دھرت راشٹر پوچھن لگے کہو سنجے بدھیمان
کہے منتری کر جوڑ کر سُنو راج مہاراج
ارجن اب بنیتی کرے شری کرشن سوں راج
ہانکیو رتھیں سین مدھ جائے !!!
کانپت پارتھ ہیا[1] ..... بشال
بھائی بندھ ارکٹنب ابارا
ہمری کل کے بڑے ..... مہان
گورُو درون اور ان کے بھائے[3]
مار گورو کو ..... راج کمانا
کارن راج بھائی بند ماروں
چار دوس[5] کے ہیں مہمانا !

کیا ہوت کورو کھشتیر میں ہم سے کہو بکھان
پانڈو کی سینا نرکھ دریو دھن من لاج
رتھ ہمرے کو لے چلو سینا دیکھن کاج
ارجن دیکھ سینا مُرجھائے !!!!
شتھل انگ سب کانتی ..... بھال[2]
ان کو مار نہیں ..... تتارا
بھیشم جیسے ہیں گن ..... کھان
ان کو مار جگوں پھل نائے !
اس سے بھلا مانگ کر کھانا
نندا لوک پر لوک ..... بگاڑوں
ردر و گدھ نہیں بھوجن کھانا !

بم۱ دل۔ بم۲ مستک۔ بم۳ بھائی۔ بم۴ بھلائی۔ بم۵ دن۔

سورٹھا!

یہ بچار ارجن کیو دیئو دھنش کو ڈار!
لڑنے کی اچھیا تجی شری کرشن دیکھت بھئے

شری بھگوان واچ

کیا ہوت ہے یا سمے پارتھ ہو ون دھیر
ہم سیتی ورنن کرو نیں جات کیوں نیر
نین جات کیوں نیر ہوا کیوں بکل شریر
شوک گن من کیئو راکھو روے گمبھیر

ارجن واچ

ورنن کروں کیا بھگوان تم جانت ہو من کی بان

کاہے ہیت ہم یہاں پدھارے شترو کوئی نہ دیکھ ہمارے
چترنگی سینا جو آئی! ان میں ہمرے سب ناطائی
بھائی بندار چچیر پھپھیرے نانو سسر پتامے میرے
گورو اور سُت اُن کے ساتھ دیکھت جنہیں وہ ویرے[1] گات
یُدھ کہاں سوں کیجے بھائی جان کو مارا بھئے[2] ہو جائی
بھائی بندھو گورو مارے جوئے جنم جنم کشٹی تاں ہوئے
بھائی بندھو کو مارے پاپ ان کی تریا کریں دِلاپ
تجیں سناتن کل کے دھرم ورن سنکر سنتا نیں جرم[3]
پنڈ آدک کریا سب جائی پتری جائیں پری جمرائی
ایسو نیچ کرم میں جان! شٹھل گات گرے دھن بان
دریودھن ہے ہمرو بھائی ناتھ یُدھ ہم واچھا ناہیں

۱ شریر ۲ نڈر ۳ جنم ۔

شری بھگوان واچ

ارجن آج ہوئے نادانا | بچن کہت ہو ششو کی باتا[1]
ہم جانت تھے تم کو ماہر | دیکھا آج یُدھ میں کائر
شاستر وید بھلے سب تیرے | مایا موہ کئے من ڈیرے
من کو لائے شُنو مم باتا | بھرم پڑا ہے تجھ کے گاتا
کئی بار پریو پارا | کئی بار لیت سنسارا
کئی بار بھیشم ار درونا | پیدا ہوئے کیؤ پھر گونا[2]
کئی بار دریودھن ہوئی | ان سنگ تم یُدھ مچوئی
کئی بار پانڈو کل ماہے | پیدا ہوئے یدھشٹر رائے
کئی بار بھائی بندھ جان | کئی بار ماتا پت مان
کئی بار یہ ایجی سرشٹی | کئی بار پرلے کی درشٹی
کئی بار شُر انتر سموھا | کئی بار ششی سورج ہوا

کئی بار تو پیدا جان | کئی بار میں پرگٹ مہان
کون کِسی کو مارے آپ | کون کسی کو دے سنتاپ
کون کسی کا بندھو جان | کون کسی سنگ ہے ملان
اجر امر ایہہ جیو چھپانو | آجر امر نہ کایا مانو!
جیرن بستر چھوڑو جیسے | آتم تجے یہ کایا تیسے
کرم گتی سوں جاوے بھائی | دوسر[2] کا یار ہے سمائی!
کاٹے کٹے نہ جاوے جڑے[3] | سوکھے پون نہ ڈوبے مرے!
نت سدا یہ آتم جانو! | یہ وچار یدھ میں من ٹھانوا

ارجن واچ

ناش وان یہ کایا ناتھ | ناش وان سرشٹ اتپات
ناش وان یہ سبھی جھمیلے | ناش وان سب گرو اور چیلے
کاہے ہیت پھر یدھ کراؤ | کاہے ہیت موہے پاپ لگاؤ

[1] بات۔ [2] فوت ہوئے۔

[1] اُپر اپنے [2] دوسری [3] جلائے ۔ [4] جگت ۔

کاہے ہیت یہ مایا موہ — کاہے ہیت در بھ دھن کھوہ
کاہے ہیت یہ کروں پسارا — مرن کال جو ناتھ ہمارا

شری بھگوان واچ

من کی یہ کلپنا جان — من ترگن میں رہے سمان
من ہی ہنست من ہی روئے — من پرش کو جات بگوئے
من ہی کرت بڑی چترائی — من ہی جیو کو رہے بھرمائی
من ہی ستھر کرود ھنیجے — من کو باندھ کرم کے پھندے
من تے پھل کی آشا چھاڑ — من شبھ کرم لگاؤ ٹھاڑ
کرم تجے جو ہے نر موڑھ — کرم کیئے بن گیان نہ گوڑھ
کرم کیئے بن سدھ نہ ہوئے — کرم کیئے بن پاپ نہ کھوئے
کرم کیئے بن نہیں چھٹکارا — کرم کیئے بن ہوت نہ پار
کرم گنی ہے سکل جہاں — وید شرتی یہ کرے بکھان
کرم کیئے بن گیان نہ پائے — گیان پائے بن مکتی نائے

گیان مکت کی جانو سار — گیان پائے مٹے اندھیار
گیان کرم میں سرشٹ[1] اپاؤں — گیان کرم جب جوگ سکھاؤں
گیان کرم موہے روپ انیکا — گیان کرم ٹاروں ہی بھار
گیان کرم موہے روپ انیکا — گیان کرم سے رہوں وویکا
گیان کرم بستار بڑھائی — گیان کرم سو کھشم ہو جائی
گیان کرم جا کھیر[2] سماؤں — گیان کرم سب کرم چلاؤں
گیان راکھ پارتھ[3] ارماہیں[4] — کرم کرو بھلو جگ تاہیں !
کھشتری کرم ہے تمرو بھائی — دھرم راکھ اب کرو لڑائی
دھرم کرم میں ساتھی ہوئے — دھرم کیئے جس لوکیش[5] دوئے
دھرم وپر[6] کا ودیا جان — پڑے ویدا ور کرے بکھان
کھشتری دھرم سب رکھیا کر — ودیا پڑھ پن دان اُسرے[7]
دھرم ویش پن [illegible] بکھان — شودر سب کی سیوا مان

---

۱ دنیا۔ ۲ سمندر [illegible] ۴ زمین ۵ دوجہان ۶ برہمن۔
۷ کرے۔

دھرم تجے جو اپنا بیر — ملے نہ مانش تا ہے شریر
سکل لوک ہیں نندا ہوئے — نرک ملے پن دھرم کھوئے
ایسا جان کرو تم یدھ — پرہر کائرتا کی بدھ
دھرم یدھ میں جو نر مرے — بوہر چوراسی جنم نہ پڑے

ارجن واچ

من ہے چنچل یادورائے — من وش کرن کا کہوا پائے
من میں ہوت انیک ترنگ — شبھ اشبھ نہیں سوجھت انگ
من دوکھی ہے سکل جہان — بھرمت ویگ ہے پون سمان
من میرو نہیں استھر ناتھ — من کو کر چلائے ساتھ

شری بھگوان واچ

پانچ چور ہیں بھیتر تیرے — کام کرودھ موہ لوبھ بڑھیرے
پانچ پانچ کے ساتھی جان — ہاتھ پاؤں جو اندرے مان
پانچ بڑے یہ شترو بھائی — شبھ کرم نہ دیں من جائی
ان کو تیاگ کھرا من ہوئی — جیسے کنچن[1] آگ بلوئی!
پران اپان کرو پھر ایک — راکھو سوانس کو مستک ٹیک
یاں تے بدھی استھر ہوئی — مٹے کلپنا من کی دوئی
بدھی تین طرح کی جان — ساتک راجس تامس مان
بدھی جیسا کرے آہار — مدھر املی اور کٹو[2] کار!
تیسے گن آدر تے ماہیں! — شانتی تیج کرودھ اپجائیں
تین گنوں سے نیارا رہے — یوگی سوئی پرم گت لئے
یوگ سبھی تے اونچا جان — تب گیان اور یگیہ بکھان
یوگ بکت کو جانے آپ — یوگ کیئے مٹے سنتاپ
یوگ سرو یادھی کا ہرتا — یوگ سرو سرشٹی کا کرتا
یوگ ہی تیرتھ پھل اپجائے — یوگ کیئے برت نیم سماوے
یوگ کرن سب دیوی دیوا — یوگ بنا نہیں پاوت بھیوا[3]

سمہ۱ — سمہ۲ برا سمہ۳ بھید

یوگ سکل سادھن کی سار — یوگ کیئے مٹے اندھکار
یوگِ پرتھم میں بھانو[2] سکھاوا — گوڑھ بھید توہے بتاوا
اَجرامر ہوئے کایا رہے — ٹوٹے جنم مرن کا[3] بھئے

ارجن واچ

پرتھم جنم سورج گرد[4] ھاری — پاچھے اُتپت ہوئی تمھاری
پھر تم کیسے یوگ سکھاؤ — سُورج کو موہے بھید بتاؤ
یہ سنتے میرے من ماہیں — ناتھ نوارو کرپا سائیں

شری بھگوان واچ

ارجن سُن میں توہے سناؤں — گوڑھ بھید جو آپ بتاؤں
میں ہوں ایش[5] سرجگ کرتا[6] — اُتپت پالن ہوں سنگھرتا
میری مایا ہے بستار — راکھا باندھ سکل سنسار

جب یہ دھرم گھٹے جگ ماہوں — لےاوتار ہیں تاہے بڑھاؤں
سروجیویں انش مم یہ پرنگ[1] تپ جان!
تم سیتی ورنن کروں مُکھ مکھ پر دھان
اُتپت برہما جان موہے پالن وشنو رُوپ
سنگھرتا شِو جی آہوں جوتی ہیں روی[2] بھوپ
تاراگن میں ہوں ششی[3] وایو ماہیں مریخ
چتروید میں شام[4] ہوں اِندر ہوں سُرنیچ
من اندروں چیتنا دست جو سکل سریر!
دسوں ماہیں اگن ہوں یکھوں میں کُوبیر!
پربت ماہیں سمیر ہوں کرم کانڈی بھرگو جان
سیتاپتی سکندھ ہوں سرور ساگر مان
سردیانی اونکار ہیں یگوں میں جپ یگیہ
دیورشی نارد آہوں پیپل برکھ سروگیہ!

---

۲ سورج ۳ خوف ۴ شریکرشن ۵ ایشور ۶ ناش کرنے والا

۱ دن - ۲ چاند - ۳ سُورج - ۴ سام وید

گج ایراوت اُچیہ شروا سدھ کپل منی ہوئے
چترنھ گندھرب ہوں راجہ مانش ہو ہے
کام دھین نہ بھی آہوں شیش ناگ ہوں ناگ
ورن نیر پر پلاد اُسراریم پتری ناگ!
شیر مرگوں پنچھی گرڑ شستر دھاری رام
ندیوں میں گنگا آہوں ماگھ ماس میں نام
گائیتری چھندوگ میں تیج سروجگ بھوت
چندر ونش وسدیو ہوں ارجن پانڈو پوت
سرونن میں ویاس ہوں شکر کو نی مم جان
گیان جیو ہوں جگت کا بیج ہی مو ہے پچھان
کال سرو کا جان مو ہے اَنت نہ پار اوار
سکل وستو میں رہوں میرا ہی وستار
ہوئے پرسن شری کرشن جی دویہ رُوپ پرگٹائے
چکت ہوت ارجن بھیو ہاتھ جوڑ نرکھائے!

دیکھیو تا ہے سکل برہمنڈا — دیکھیو لوک الوک اکھنڈا
دیکھیو برہما کیتے رُوپ — دیکھیو سُر نر کیتے بھوپ
دیکھیو شِو کیلاش براجے — اُستت کریں ڈمرو باجے
دیکھیو اندر لوک مہان — دیکھیو کوٹ سہنسر بھان
دیکھیو رُوپ وِراٹ بشال — دیکھیو کوٹ ششی وربھال
دیکھیو دیوی دیو انو پا! — دیکھیو سکل سرشٹ کا رُوپا
دیکھیو کیت آکاش پاتال — دیکھیو کیت کھڑے جم کال
دیکھیو یوگی دھیان لگاویں — دیکھیو نارد بین بجاویں
دیکھیو کورکھشتیر کا ساج — لاکھوں یودھا گھائل راج
پارتھ من میں کری حیرانی — دو کر جوڑ یہ اُستت ٹھانی

نمستنگ کرپالنگ — نمستنگ دیا لنگ
نمستنگ بھو پالنگ — نمستنگ جوالنگ
نمستنگ انوپے — نمستنگ چتر روپے
نمستنگ نرامی — نمستنگ اکامی

نمستنگ ورائے ، نمستنگ اکھائے !
نمستنگ ابھولے ، نمستنگ اڈولے !
نمستنگ نراکارنگ، نمستنگ ساکارنگ
نمستنگ بشالنگ، نمستنگ اکالنگ
نمستنگ وشومورتے ، نمستنگ ایک صورتے
نمستنگ پرہاری ، نمستنگ ششتر دھاری
نمستنگ گیاتا ، نمستنگ دھیانا
نمستنگ پرانتنگ ، نمستنگ اکھاتنگ
نمستنگ اکاشے ، نمستنگ بھرم ناشے
جب اُستت ارجن کری خوشی ہوئے بھگوان
پرتھم رُوپ پرگٹ کیو داس اپنا جان
یگیہ ہوم تیرتھ کیئے درشن[1] نہ پاوے کوئے
دوّیہ رُوپ تم دیکھو رشی منی سب کو ترسے

مجھ کو ہی کرتا سمجھ، میرا ہی سب رُوپ
مجھ میں ہی لین ہوئیں جیوں ہی ساگر سرتا کوپ[2]
کرم کرو شبھ جگت میں ارپو میرے نام
انت سمے مکتی ملے آویں میرے دھام
سرو دھرم کو چھوڑ تو شرن ہماری آئے
جو میری شرنی پڑے تا کے دکھ نشلائے !
بھرم تجو سنشے سبھی کرو یدھ کی تان !
یودھا سب میرے ہتے لڑو پارتھ لے بان

ہاتھ جوڑ ارجن ہر کھائی ۔ گدگد بچن کہیو پربھو پائی
اب میرے سنشے سب دُور ۔ بجر پڑے جیو گرور چُورا !
آ گیا پال دھنش کو دھارو ۔ شترو سنمکھ چھن میں مارو
کِھما کرو اپرادھ ہمارا ۔ جو نہیں جانیو روپ تمہارا
اب میرے من نشچے ہوئی ۔ ناتھ سکل جگت کرتا توئی

[1] درشن

[2] کنواں (نوٹ) اس بھجن کو دو مرتبہ پڑھیں



آرتی شری رگھوبر کی

آرتی کیجئے شری رگھوبر کی — دشرتھ نندن سیتا ور کی!

آرتی کیجئے شری رگھوبر کی ......

بھگتی کا دیپک پریم کی باتی — سادھو سنت کریں دن راتی

آرتی کیجئے شری رگھوبر کی ......

دشرتھ نندن سیتا ور کی ......

آرتی ہنومت کے من بھاوے — رام کتھا نت شوجی گاوے

آرتی کیجئے شری رگھوبر کی ......

دشرتھ نندن سیتا ور کی ......

دوہا

وید شرتی کا سار یہ گیتا امرت روپ
پڑھے سنے نردھیا وتی پڑے نہ جم کے کوپ
نردھن ہی کو دھن ملے پڑھے سنے جو کوئے
نردان ہوئے جگت میں نشچے کیجئے سوئے!
روگی روگ سے رہت ہوئے نت اٹھ کیجئے دھیان
سب اچھیا پورن کرے گیتا نشچے جان
تیرتھ برت ارپن نے جو پھل پاویں لوک
پڑھے سنے گیتا مٹے دکھ روگ جائیں سوگ
انت سمے مکتی ملے پڑھے جو گیتا ناتھ!
بلی رہے سب لوک میں شری کرشن جی ساتھ

اوم شم


देहाती पुस्तक भण्डार
चावड़ी बाजार, दिल्ली ६



اب سونپ دیا



اب سونپ دیا اس جیون کا سب بھار تمہارے ہاتھوں میں
ہے جیت تمہارے ہاتھوں میں اور ہار تمہارے ہاتھوں میں
میرا نشچہ ہے بس ایک یہی۔ اِک بار تمہیں پا جاؤں میں!
ارپن کردوں دنیا بھر کا سب پیار تمہارے ہاتھوں میں
اب سونپ دیا........

جو جگ میں رہوں تو ایسے رہوں جیون جل میں کنول کا پھول رہے
میرے سارے گُن سمرپت ہوں کرتار تمہارے ہاتھوں میں
یدی مانس کا مجھے جنم ملے تو تیرے چرنوں کا میں پجاری ہوں!!
اِس پوجک کی اِک اِک رگ کا ہو تار تمہارے ہاتھوں میں
اب سونپ دیا........

جب جب سنسار کا قیدی بنوں نِشکام بھاؤ سے کرم کروں
پھر انت سمے جب پرن تجوں نِرا کار تمہارے ہاتھوں میں
اب سونپ دیا........

مجھ میں تجھ میں بس بھید یہی میں نر ہوں تم نارائن ہو!
میں ہوں سنسار کے ہاتھوں میں سنسار تمہارے ہاتھوں میں
اب سونپ دیا....

ارداس کی تشریح

ارداس ہر ایک استری پُرش مندر میں یا اپنے گھر میں
یا کسی جگہ بھی سندھیا۔ آرتی۔ کتھا کیرتن۔ نت نیم بھجن کے
بعد کیا کریں۔ جو کام کرنا ہو، پہلے ارداس کر کے کام کریں
(نوٹ) :۔ یہ ارداس شریمد بھاگوت میں سے لی گئی ہے۔
سرو شکتیمان ایشور نے جو مُکھ دس اوتار دھارن کئے تھے
ان کے نام ورنن کئے گئے ہیں۔

دوہرا

دو جل چر۔ دو بن چر۔ دو وِپر۔ دو شور
دو بن ماہیں کریں تپسیا بھگت رادھے بھرپُور
ارداس :۔ پرتھم بھگوان کو سمرئیے وراہ جی کریں سہائے
یگیہ پُرش ترنا نارائن کو دھیائیے جس ڈھٹیاں سب دکھ جائے
مچھ کچھ کو سمرئیے نرسنگھ رُوپ بسائے!
شری باون ہری کا نام لے گھر آویں نو ندھ دھیائے
شری رام چندر جی کو سمرئیے جو پرگٹ کریں سہائے
مکھ پونیت رسنا پوتر گھٹ گھٹ رہیں سمائے!
وسم اوتار شری کرشن چندر بھگوان ترلوکی آتمائے
جگت رچھپک حاضر ناظر نرنجن نراکار جوتی سُروپ!
اکھل جگت کے رچھپال سب تھائیں ہوت سہائے
سب تھائیں ہوت سہائے دھن دھن شری
گنگا ماتا ترن تارتی سب دکھ نورانی تیری مہاں کہی نہ جائے
تیری مہاں کہی نہ جائے چار دھام چوراسی اڈے
تین سو ساٹھ تیرتھوں کا دھیان دھر کر
بولو جی شری رام۔ شری رام
چار کھانی چار بانی۔ چندر، سُورج پون!
پانی دھرنی آکاش۔ پاتال تینتیس کروڑ

دیوی دیوتاؤں کا دھیان دھر!!

مل کر سب بولو شری رام

دھرو بھگت ۔ پرہلاد بھگت ۔ راجہ ہریشچندر ۔
راجہ بلی ۔ چندر رتن کی کمائی دل دھیان کر سب بولو جی شری رام
ہے دین بندھو پتیت پاون دینا ناتھ بھگوان آپ کی
کتھا کیرتن ۔ سندھیا ۔ آرتی ۔ نت نیم ۔ جپ جی کی ارداس
بھول چوک ۔ اکھشر دا دھا گھاٹا معاف ۔ بھگتوں کے کارج
راس ۔ جہاں جہاں بھگت تہاں تہاں رچھیک بھگوان
شکھا سوتر کی ٹیک ۔ گئو ماتا کی بردھی بھگت کی لاج رام
نام کا بول بالا ۔ رین دوس سب ہوت سکھالا ۔ دھرم
جے کارہ ۔ ہر ہر مہا دیو ۔

نوٹ :۔ بھگت کی لاج رکھ کر پھر جو کام یا پرشاد وغیرہ یا
صبح سندھیا کا وقت ہو ۔ اس کا نام لیکر رام نام کا بول بالا کریں

(مصنف)

شری

گائتری منتر!

اوم ۔ بھُور ۔ بھوہ ۔ سوہ تت ۔ سُوتیر ۔ ورینیم
بھرگو دیو سیہ دھی مہی دھیو یونہ پرچو دیات
ارتھ :۔ سروتر سروتھار کھشک پران آدھار
دکھ ناشک ۔ سکھ سروپ ۔ سکھ داتا وہ پرسدھ
پربھو اُپین کرنے والے کا سرب سریشٹھ شدھ
سوروپ پاپ ناشک دیو سوروپ کا ہم
دھیان کرتے ہیں ۔ جو ہماری بدھیوں کو پرریت
کر شدھ مارگ پر لگائے ۔

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار شاہ بولا دہلی

देहाती पुस्तक भण्डार, चावड़ी बाजार, दिल्ली 6



ماتا دُرگا اُستتی

جے جے جگد مبے ماتا .... جے جے

دوار تمہارے جو بھی آتا !! بن مانگے سب کچھ پا جاتا !!

تو چاہے تو جیون دے دے چاہے تو پل میں جیون لے لے

جے جے جگد مبے ماتا ...... جے جے

جنم مرن سب ہاتھ میں تیرے اے شکتی ! اے ماتا۔ جے جے

پاپی ہووے یا ہووے پجاری راجہ ہووے یا کوئی بھکاری

پھر بھی تونے جوڑا سب سے ماں بیٹے کا ناتا

جے جگد مبے ماتا ....

جب جب جس نے تجھے پکارا تونے دیا ہے بڑھ کے سہارا

ہر بھولے راہی کو تیرا پیار ہی راہ دِکھاتا

جے جے جگد مبے ماتا ....

First come first serve is our motto

ہندوؤں دھرم سنکٹ میں مت پڑو کہ الشور کے گن گاؤ ■ کیا بھروسہ ہے زندگانی کا آدمی بُلبلا ہے پانی کا
دانت گھسے کمر جھکے پیٹھ نہ بوجھا لے ■ ایسے بوڑھے بیل کو کون باندھ بھُس دے

اِس گھور کلیگ میں بھوساگر سے پار لگانے والے کچھ دھارمک گرنتھ

اُردو زبان میں چھپی کچھ دھارمک و مختلف کتب

ڈاک خرچ بذمہ خریدار مگر بھارت درش میں پندرہ سو روپیہ 1500/- کی یا اس سے زائد کی کتب ایک ساتھ منگانے پر ڈاک خرچ معاف غیر ممالک میں رہنے والے صاحبان نوٹ کریں مبلغ دو ہزار روپیہ 2000 کی کتب ایکساتھ لینی ہونگی جسپر ڈاک خرچ پانچسو روپیہ 500/- لگے گا۔ اسلئے ودیشی گراہک بذمہ مبلغ ڈھائی ہزار روپیہ 2500 کا بینک ڈرافٹ پہلے بھیجیں

نمبر	کتاب	تفصیل	قیمت
1	تُلسی رامائن	باتصویر - آٹھوں کانڈ - لوکش کانڈ سہت مجلد صفحات 892 قیمت	250/-
2	سُکھ ساگر	باتصویر (شریمد بھاگوت مہاپران) مکمل بارہ اسکند سنہری جلد - لکھت دید دیاس 572	250/-
3	شیو مہاپران	باتصویر - مکمل گیارہ کھنڈ - مجلد سفید کاغذ اسپیشل سنہری جلد صفحے 760	250/-
4	بالمیکی رامائن	باتصویر - مکمل ساتوں کانڈ - سفید کاغذ کلاتھ بائنڈنگ صفحے 560 قیمت	250/-
5	مہابھارت	باتصویر کوروؤں پانڈوؤں کے اٹھارہ دن کے یدھ کا مکمل بیان صفحے 592 قیمت	250/-
6	دُرگا سپت شتی	(چنڈی پاٹھ) بھگوتی پریمیوں کے لئے نایاب تحفہ - صفحے 192 قیمت	40/-
7	پریم ساگر	شری للو لال جی کرت کرشن لیلا۔ با آفسیٹ چھپائی - چرنوں سہت انمول رتن	125/-
8	شریمد بھاگوت گیتا	(مصنف بال گنگا دھر تلک) بڑا سائز صفحات 160 قیمت	151/-
9	اسپیڈلی	اسپیڈلی سیلف لیٹر ڈرافٹنگ کورس صفحات 360 قیمت	82/-
10	پیامِ سالک	(اشٹادر گیتا) اردو دان صاحبان کیلئے تحفہ صفحات 160	151/-
11	صنعت و حرفت کے قیمتی راز	گھریلو ادیوگ دھندوں پر ہر آدمی کو ہر فن مولا بنانے والی ذمہ دار کتاب 96	51/-
12	شریمد بھاگوت گیتا	اٹھارہ ادھیائے مہاتم سہت (آفسیٹ) بڑھیا چھپائی صفحے 192	40/-
13	لال کتاب	علم سیامدرک پامسٹری کا مکمل کورس ہندی اُردو قیمت چھ صد روپیہ	600/-
14	شریمد بھاگوت مہاپران	لکھت وید ویاس - موتی جیسی چھپائی صفحے 572 قیمت	250/-

